سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ (فوجی ٹولیاں)

تعارف

قرآن مجید کی 33 ویں سورۃ جو 21 ویں اور 22 ویں پارے میں ہے۔ اس میں 9 رکوع اور 73 آیات ہیں۔ یہ سورۃ مدنی سورۃ ہے۔

شانِ نزول

اس سورۃ کے مضامین تین اہم واقعات پر بحث کرتے ہیں۔ ایک غزوۂ احزاب جو شوال 5 ہجری میں پیش آیا۔ دوسرا غزوۂ بنی قریظہ جو ذی القعدہ 5 ہجری میں پیش آیا۔ تیسرے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نکاح جو اسی سال ذی القعدہ میں ہوا۔ ان تاریخی واقعات سے سورت کا زمانۂ نزول ٹھیک متعین ہو جاتا ہے۔

نکاح زینب رضی اللہ عنہا:

پہلا رکوع غزوۂ احزاب سے کچھ پہلے کا نازل شدہ معلوم ہوتا ہے۔ تاریخی پس منظر کو نگاہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو اس رکوع کو پڑھتے ہوئے صاف محسوس ہوتا ہے کہ اس کے نزول کے وقت حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے چکے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت ضرورت کو محسوس فرما رہے تھے کہ متبنیٰ کے بارے میں جاہلیت کے تصورات اور اوہام و رسوم کو مٹایا جائے اور آپ کو یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ لوگ منہ بولے رشتوں کے معاملے میں محض جذباتی بنیادوں پر جس قسم کے نازک اور گہرے تصورات رکھتے ہیں اور وہ اس وقت تک ہرگز نہ مٹ سکیں گے جب تک آپ خود آگے بڑھ کر اس رسم کو نہ توڑ دیں لیکن اس کے ساتھ ہی آپ اس بنا پر سخت متردد تھے اور قدم بڑھاتے ہوئے ہچکچا رہے تھے کہ اگر اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی سے نکاح کیا تو اسلام کے

خلاف ہنگامہ اٹھانے کے لیے منافقین اور یہود اور مشرکین کو جو پہلے ہی بھرے بیٹھے ہیں، ایک زبردست شوشہ ہاتھ آجائے گا۔ اس موقع پر رکوع اوّل کی آیات نازل ہوئیں۔

غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ:

رکوع دوم و سوم میں غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ پر تبصرہ فرمایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی علامت ہے کہ یہ دونوں رکوع ان لڑائیوں کے بعد نازل ہوئے ہیں۔

ازواج مطہرات کو ہدایات:

چوتھے رکوع کے آغاز سے آیت 35 تک کی تقریر دو مضامین پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج کو، جو اس تنگی و عسرت کے زمانے میں بے صبر ہو رہی تھیں، اللہ تعالیٰ نے نوٹس دیا ہے کہ دنیا اور اس کی زینت، اور خدا اور رسول اور آخرت میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لو۔ اگر تمہیں پہلی چیز مطلوب ہے تو صاف کہہ دو، تمہیں ایک دن کے لیے بھی تنگی میں مبتلا نہ رکھا جائے گا بلکہ بخوشی رخصت کر دیا جائے گا۔ اور اگر دوسری چیز پسند ہے تو صبر کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کا ساتھ دو۔

معاشرتی اصلاح کا پہلا قدم:

دوسرے حصے میں اس معاشرتی اصلاح کی طرف پہلا قدم اٹھایا گیا جس کی ضرورت اسلام کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ذہن اب خود محسوس کرنے لگے تھے۔ اس سلسلے میں اصلاح کی ابتدا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھر سے کرتے ہوئے ازواج مطہرات کو حکم دیا گیا کہ تبرج جاہلیت سے پرہیز کریں، وقار کے ساتھ اپنے گھروں میں بیٹھیں اور غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں سخت احتیاط ملحوظ رکھیں۔ یہ پردے کے احکام کا آغاز تھا۔

کفار و منافقین کا جھوٹا پروپیگنڈہ:

آیت 36 سے 48 تک کا مضمون حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح کے سلسلے میں ہے۔ اس میں تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو مخالفین کی طرف سے اس نکاح پر کیے جا رہے تھے، ان تمام شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی تھی، مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرتبہ و مقام کیا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کفار و منافقین کے جھوٹے پروپیگنڈے پر صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

طلاق کے قوانین:

آیت 49 میں طلاق کے قانون کی ایک دفعہ بیان ہوئی ہے۔ یہ ایک منفرد آیت ہے جو غالباً انہی واقعات کے سلسلے میں کسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔

نبی کریم ﷺ کے لیے نکاح کا خاص ضابطہ:

آیت 50 تا 52 میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے نکاح کا خاص ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان متعدد پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں جو ازدواجی زندگی کے معاملے میں عام مسلمانوں پر عائد کی گئی ہیں۔

معاشرتی اصلاح کا دوسرا قدم:

آیت 53 تا 55 میں معاشرتی اصلاح کا دوسرا قدم اٹھایا گیا۔ یہ حسب ذیل احکام پر مشتمل ہے: نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھروں میں غیر مردوں کی آمد و رفت پر پابندی۔ ملاقات اور دعوت کا ضابطہ۔ ازواج مطہرات کے بارے میں یہ قانون کہ گھروں میں صرف ان کے قریبی رشتہ دار آسکتے ہیں، باقی رہے غیر مرد، تو انہیں اگر کوئی بات کہنی ہو یا کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے کہیں یا مانگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج کے بارے میں یہ حکم کہ

وہ مسلمانوں کے لیے ماں کی طرح حرام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی ان میں سے کسی کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

تہمتیں اور الزامات لگانے پر تنبیہ:

آیت 56 تا 57 میں ان چہ میگوئیوں پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح اور آپ کی خانگی زندگی پر کی جارہی تھیں اور اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دشمنوں کی اس عیب چینی سے اپنے دامن بچائیں۔ نیز یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ نبی تو درکنار، اہل ایمان کو تو عام مسلمانوں پر بھی تہمتیں لگانے اور الزامات عائد کرنے سے کلی اجتناب کرنا چاہیے۔

درود و سلام کا حکم:

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

معاشرتی اصلاح کا تیسرا قدم:

آیت 59 میں معاشرتی اصلاح کا تیسرا قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس میں تمام مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو چادروں سے اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگھٹ ڈال کر نکلیں۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۱ تا ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ①

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ (فوجی ٹولیاں)

اضافی معروضی سوالات

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ (آیات ۱ تا ۸)

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ سورۃ الاحزاب کہاں نازل ہوئی؟

(الف) مدینہ میں ✓ (ب) مکہ میں

(ج) طائف میں (د) تبوک میں

2۔ سورۃ الاحزاب میں رکوع ہیں۔

(الف) 8 (ب) 9

(ج) 10 ✓ (د) 11

3۔ سورۃ الاحزاب کی کل آیات کی تعداد کیا ہے؟

(الف) 37 (ب) 63

(ج) 73 ✓ (د) 75

4۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے کہا مجھ سے ڈرتے رہنا اور کہانہ ماننا:

(الف) اپنی بیویوں کا (ب) اپنے صحابہ کا

(ج) کافروں اور منافقوں کا ✓ (د) فرشتوں کا

5۔ غصے میں اپنی بیوی کو ماں کی پشت کے مشابہ کہنا، شریعت میں کہلاتا ہے:

(الف) ظہار ✓ (ب) اظہار

(ج) ایلاء (د) خلع

6۔ اللہ تعالیٰ نے لے پالکوں کو بنایا ہے تمھارے:

(الف) دینی بھائی ✓ (ب) سوتیلے بھائی

(ج) حقیقی بیٹے (د) حقیقی بھائی

7۔ حضرت زیدؓ کا ذکر کس سورت میں آیا ہے:

(الف) بقرہ (ب) الاحزاب ✓

(ج) الانفال (د) الفیل

8۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے:

(الف) اصل والد کے نام سے پکارو ✓ (ب) دادا کے نام سے پکارو

(ج) سوتیلے باپ کے نام سے پکارو (د) ماں کے نام سے پکارو

9۔ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کی مدد کی۔

(الف) پرندوں کی فوج سے (ب) فرشتوں کی فوج سے

(ج) جنات سے (د) ہوا اور فرشتوں کے ذریعے ✓

10۔ غزوۂ احزاب میں کس قبیلے نے بدعہدی کی تھی؟

(الف) بنو نضیر (ب) بنو قریظہ ✓

(ج) بنو قینقاع

(د) ان تینوں میں سے کسی نے بھی نہیں

11۔ خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں نہیں بنائے:

(الف) تین دل (ب) دو دل ✓

(ج) چار غدود (د) دو ہاتھ

12۔ جنگ احزاب کا دوسرا نام ہے:

(الف) احد (ب) خندق ✓

(ج) تبوک (د) حنین

13۔ اَدْعِیَآءَ سے کیا مراد ہے؟

(الف) دشمن (ب) منہ بولے بیٹے ✓

(ج) حقیقی بیٹے (د) وارث

14۔ متبنّی کے بارے میں ہدایات کس سورت میں ہیں:

(الف) انفال (ب) احزاب ✓

(ج) ممتحنہ (د) کوثر

15۔ مَسْطُوْرًا سے کیا مراد ہے؟

(الف) دشمن (ب) لکھے ہوئے ✓

(ج) حقیقی بیٹے (د) وارث

16۔ پیغمبر مومنوں پر ---------- زیادہ حق رکھتے ہیں۔

(الف) ان کی اولاد سے (ب) ان کی جانوں سے ✓

(ج) ان کے مال سے (د) ان کے والدین سے

17۔ اَلْأَحْزَابُ سے مراد ہے۔

(الف) غنودگی (ب) آزمائش

(ج) گروہ ✓ (د) دنیا کے فائدے

18۔ پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

(الف) بہنیں (ب) دادیاں

(ج) مائیں ✓ (د) پھوپھیاں

19۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

(الف) آگ ✓ (ب) آزادی

(ج) قید (د) سزا

20۔ اللہ دیکھ رہا ہے جو۔

(الف) تم کر رہے ہو ✓ (ب) تم چاہتے ہو

(ج) تمہیں پسند ہے (د) تم رکھتے ہو

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: اَحْزَاب کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب: اَحْزَاب کا لفظ حِزْبٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گروہ یا جماعتیں۔

سوال نمبر 2: غزوۂ احزاب کب پیش آیا؟

جواب: غزوۂ احزاب شوال ۵ ہجری میں پیش آیا۔

سوال نمبر 3: غزوۂ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: غزوۂ احزاب کا دوسرا نام غزوۂ خندق ہے۔

سوال نمبر4: خندق کس کے مشورے پر کھودی گئی؟

جواب: خندق حضرت سلیمان فارسیؓ کے مشورے پر کھودی گئی۔

سوال نمبر5: خندق مدینے کے کس طرف کھودی گئی؟

جواب: خندق مدینے کے شمال کی طرف کھودی گئی۔

سوال نمبر6: غزوۂ احزاب کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: قریش اور اس کے اتحادی قبائل کا دس ہزار کا لشکر تقریباً ایک مہینہ مدینے کا محاصرہ کرنے کے باوجود خندق عبور نہ کر سکا اور ایک شدید سرد طوفانی رات میں مایوسی کی حالت میں مشرکین نے فرار ہونے کو ترجیح دی اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ 22 ذی القعدہ ۵ ہجری بدھ کے دن تک لشکرِ کفار میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا اور شدید مالی و جانی نقصان کے بعد ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اجازت دے دی کہ مسلمان محاذ کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو چل دیں۔

سوال نمبر7: سورۃ الاحزاب کے اہم موضوعات کیا ہیں؟

جواب: سورۃ الاحزاب کے اہم موضوعات:

1۔ حضور ﷺ کی عظمت شان اور آپ ﷺ کو کسی بھی قسم کی ایذا پہنچانے کی ممانعت۔

2۔ غزوۂ احزاب پر مکمل تبصرہ۔

3۔ بنو قریظہ کی عہد شکنی اور اس کا انجام۔

4۔ ازواج مطہراتؓ اور ان کی وساطت سے مسلم خواتین کے لیے ستر و حجاب کے احکام۔

5۔ نکاح و طلاق کے مسائل۔

6۔ حضور ﷺ پر درود و سلام اور انسان کے بار امانت اٹھانے کا تذکرہ۔

سوال نمبر8: غزوۂ احزاب میں کفار کے کون سے قبیلوں نے مسلمانوں کے خلاف سب سے زیادہ سرگرم حصہ لیا؟

جواب: بنو نضیر کے یہودیوں نے، قریش مکہ نے ان میں ابوسفیان کی قیادت میں 4000 پیدل فوجی، 300 گھڑ سوار اور 1500 کے قریب شتر سوار (اونٹوں پر سوار) شامل تھے۔ دوسری بڑی طاقت قبیلہ غطفان کی تھی جس کے 1000 سوار عینہ کی قیادت میں تھے۔ اس کے علاوہ بنی مرہ کے 400، بنی شجاع کے 700 اور کچھ دیگر قبائل کے افراد شامل تھے۔

سوال نمبر9: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کو کس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کو پیغمبر ﷺ کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔

سوال نمبر10: سورۃ الاحزاب کی ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب:

1۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔

2۔ کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

3۔ اور جو تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اُسی کی پیروی کئے جانا۔

4۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

سوال نمبر11: منہ بولے بیٹے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے بیٹے کو گود لے لے اور اس کی بیٹے کی طرح پرورش کرے تو اس بچے کو منہ بولا بیٹا کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر12: سورۃ الاحزاب میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:۔

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے (اصل) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصدِ دلی سے کرو (اسی پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر13: زمانہ جاہلیت میں لے پالک بیٹوں کے متعلق کیا قانون تھا؟

جواب: ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی رسالت سے قبل ایام جاہلیت میں بچوں کو لے پالک بنانے کا طریق معروف تھا۔ جو شخص کسی دوسرے کے بچے کو لے پالک بنالیتا تو پھر بچے کی نسبت اسی کی طرف کی جاتی، وہ اس کا وارث قرار پاتا اور اس کی بیوی اور بچیوں کے پاس بلا روک ٹوک آ جا سکتا تھا اور لے پالک بنانے والے کے لیے اس بچے کی بیوی سے نکاح حرام سمجھا جاتا تھا الغرض تمام امور و معاملات میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے ہی کی طرح سمجھا جاتا تھا۔

سوال نمبر14: سورۃ الاحزاب میں ظہار سے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تم میری ماں کے مشابہ ہے تو وہ اس کے لیے حرام ہو جاتی تھی۔ اس سورۃ میں اللہ نے فرمایا کہ:۔

ترجمہ: اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

سوال نمبر15: معنی تحریر کیجیے: جَوْفِ اور مَسْطُوْرًا

جواب: جَوْفِ: دھڑ، پہلو۔ مَسْطُوْرًا: لکھا ہوا۔

سوال نمبر16: ترجمہ کیجیے: وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا

جواب: ترجمہ: اور اس نے کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سوال نمبر17: ترجمہ کیجیے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

جواب: ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

سوال نمبر18: ترجمہ کیجیے: وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

جواب: ترجمہ: اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

سوال نمبر19: غزوۂ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: غزوہ احزاب میں عرب قبائل مل کر ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے زور دار آندھی چلائی جس نے کفار کے خیمے اکھاڑ دیئے اور ان کی ہر چیز برباد ہو گئی۔ اس کے علاوہ فرشتوں کی ایسی فوج بھی مسلمانوں کی مدد کر رہی تھی جو کسی کو بھی نظر نہ آ رہی تھی اللہ کی اس تائید و نصرت سے اہل ایمان کو کامیابی ملی۔

سوال نمبر20: سورۃ الاحزاب میں جن انبیاء کے نام ہیں ان میں سے دو تحریر کریں؟

جواب: (1) حضرت نوحؑ (2) حضرت ابراہیمؑ

سوال نمبر21: سورۃ الاحزاب میں جن چار پیغمبروں سے عہد لینے کا ذکر ہے۔ ان کے نام لکھیں۔

جواب: (1) حضرت نوحؑ (2) حضرت ابراہیمؑ

(3) حضرت موسیٰؑ (4) حضرت عیسیٰؑ

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ (آیات ۹ تا ۲۰)

سوال نمبر1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ اَلْمُعَوِّقِیْنَ سے مراد ہے جہاد میں۔

(الف) مدد دینے والا ✓ (ب) ساتھ دینے والا

(ج) رکاوٹ ڈالنے والے (د) کھانا پکانے والے

2۔ اَنْبَآءِ کا معنی ہے؟

(الف) حکایتیں (ب) خبریں ✓

(ج) مضامین (د) لطیفے

3۔ جب فوجیں تمھارے اوپر اور نیچے چڑھ آئیں تو خوف کے مارے تمھارے دل تمہارے پہنچ گئے۔

(الف) ٹخنوں تک (ب) گلوں تک ✓

(ج) گھٹنوں تک (د) منہ تک

4۔ مدینہ کا پہلا نام تھا۔

(الف) تہران (ب) یزدان

(ج) بغداد (د) یثرب ✓

5۔ اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) ۔۔۔۔۔۔ میں جا رہیں۔

(الف) مکہ (ب) مدینہ

(ج) گنواروں ✓ (د) طائف

6۔ بُیُوْتٌ کا معنی ہے:

(الف) گھر ✓ (ب) شعر

(ج) صحرا (د) راز

7۔ جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمھارے بارے میں ۔۔۔۔۔۔ کریں۔

(الف) غیبت (ب) چغل خوری

(ج) زبان درازی ✓ (د) بخل

8۔ غزوۂ خندق میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے:

(الف) ہوا بھیجی (ب) فرشتے بھیجے

(ج) انبیاء بھیجے (د) ہوا اور فرشتے بھیجے ✓

9۔ مومن کس غزوہ میں آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے؟

(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ تبوک

(ج) غزوۂ احزاب ✓ (د) غزوۂ اُحد

10۔ منافق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وعدہ ہے:

(الف) پختہ (ب) مضبوط

(ج) دھوکے کا ✓ (د) سچا

11۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر منافقین چاہتے تھے کہ:

(الف) مردانہ وار لڑیں (ب) پیچھے ہٹ جائیں

(ج) فرار ہو جائیں ✓ (د) چھپ جائیں

12۔ اللہ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر آزمایا:

(الف) مسلمانوں کو ✓ (ب) یہودیوں کو

(ج) منافقوں کو (د) کافروں کو

13۔ یہودیوں کے کس قبیلے نے قریش کو رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کی ترغیب دی:

(الف) بنی قریظہ ✓ (ب) بنو سعد

(ج) بنو ہاشم (د) بنو نضیر

14۔ جُنُوْدٌ سے کیا مراد ہے؟

(الف) قافلے (ب) گروہ ✓

(ج) ہتھیار (د) کوئی بھی نہیں

(ج) انبیاء بھیجے (د) ہوا اور فرشتے بھیجے ✓

9۔ مومن کس غزوہ میں آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے؟

(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ تبوک

(ج) غزوۂ احزاب ✓ (د) غزوۂ اُحد

10۔ منافق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وعدہ ہے:

(الف) پختہ (ب) مضبوط

(ج) دھوکے کا ✓ (د) سچا

11۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر منافقین چاہتے تھے کہ:

(الف) مردانہ وار لڑیں (ب) پیچھے ہٹ جائیں

(ج) فرار ہو جائیں ✓ (د) چھپ جائیں

12۔ اللہ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر آزمایا:

(الف) مسلمانوں کو ✓ (ب) یہودیوں کو

(ج) منافقوں کو (د) کافروں کو

13۔ یہودیوں کے کس قبیلے نے قریش کو رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کی ترغیب دی:

(الف) بنی قریظہ ✓ (ب) بنو سعد

(ج) بنو ہاشم (د) بنو نضیر

14۔ جُنُوْدٌ سے کیا مراد ہے؟

(الف) قافلے (ب) گروہ ✓

(ج) ہتھیار (د) کوئی بھی نہیں

15۔ عَوْرَۃٌ کے معنی ہیں؟

(الف) قافلے (ب) گروہ

(ج) ہتھیار (د) کھلا ✓

16۔ جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو اس چیز نے بڑھا دیا۔

(الف) طاقت و توانائی ✓ (ب) حوصلہ اور ہمت

(ج) ایمان اور طاقت (د) روح اور جسم کی طاقت

17۔ جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والے کو کہتے ہیں۔

(الف) اَلْاَحْزَابُ (ب) اَلْاَعْرَابِ

(ج) اَلْمُعَوِّقِیْنَ ✓ (د) تَمَنَّوْنَ

18۔ حِدَادٍ کا معنی ہے۔

(الف) تیز ✓ (ب) آہستہ

(ج) دوڑنا (د) تارمل

19۔ اَلْحَنَاجِرَ کے معنی ہیں۔

(الف) عورتیں (ب) مرد

(ج) گلے ✓ (د) سکارف

20۔ غزوۂ احزاب میں مومن۔

(الف) آزمائے گئے ✓ (ب) بلائے گئے

(ج) ستائے گئے (د) آزمائے گئے اور ہلائے گئے

21۔ غزوۂ احزاب میں کفار نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔

(الف) دائیں جانب سے (ب) اوپر اور نیچے سے ✓

(ج) بائیں جانب سے (د) سامنے سے

22۔ یہ کام اللہ کو ہے۔

(الف) آسان ✓ (ب) دور

(ج) مشکل (د) تھکانے والا

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: ترجمہ لکھیں: وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا۔

جواب: ترجمہ: اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن کو دیکھ رہا ہے۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کی پریشان حالی کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔ جب وہ (کفار) تمہارے اُوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور جب خوف کے مارے تمہاری آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

سوال نمبر 3: وَلَا يَأْتُوْنَ الْبَأْسَ اِلَّا قَلِيْلًا کا ترجمہ کیجیے۔

جواب: ترجمہ: اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔

سوال نمبر 4: وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا کا ترجمہ کیجیے۔

جواب: ترجمہ: اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (ج)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۲۱ تا ۲۷)

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ نَحْبَ کا کیا معنی ہے؟

(الف) نذر ✓ (ب) وعدہ

(ج) جھوٹ (د) منافقت

2۔ غزوۂ احزاب میں نامراد لوٹے۔

(الف) یہودی (ب) کفار ✓

(ج) عیسائی (د) منافقین

3۔ تم کو پیغمبر کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور۔۔۔۔۔۔ (کے آنے) کی اُمید ہو۔

(الف) روز آخرت ✓ (ب) موت

(ج) رحمت (د) غشی

4۔ مومنوں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی۔۔۔۔۔۔ سے فارغ ہو گئے ہیں۔

(الف) نمازوں (ب) اُمیدوں

(ج) نذروں ✓ (د) جنگوں

5۔ ظَاهَرُوْهُمْ سے مراد ہے؟

(الف) تم نے ان کی مدد کی (ب) جنہوں نے ان کی مدد کی ✓

(ج) ہم نے ان کی مدد کی (د) میں نے اس کی مدد کی

6۔ اللہ تعالیٰ نے اہل یہود کے دلوں میں ڈال دی:

(الف) نفرت (ب) دہشت ✓

(ج) بھلائی (د) خیر

7۔ اہل کتاب میں سے جنہوں نے کافروں کی مدد کی، اللہ نے انہیں اتار دیا:

(الف) پہاڑوں سے (ب) ان کے گھروں

(ج) ان کے قلعوں سے ✓ (د) ان کی دیواروں سے

8۔ ظَاهَرُوْا کا معنی ہے:

(الف) ظاہر ہوا (ب) مدد کی

(ج) مظاہرہ (د) انھوں نے ساتھ دیا ✓

9۔ صَيَاصِيْهِمْ کا معنی ہے:

(الف) ظاہر ہوا (ب) انکی گھڑیاں۔ ان کے قلعے ✓

(ج) ظاہری (د) مظاہرہ

10۔ زَادَ کا معنی ہے:

(الف) کھالیا (ب) ضائع ہو گیا

(ج) کم ہو گیا (د) زیادہ ہو گیا ✓

11۔ غزوۂ احزاب میں نامراد ہو کر لوٹے۔

(الف) یہودی (ب) عیسائی

(ج) کفار ✓ (د) منافقین

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: ترجمہ کیجیے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

جواب: ترجمہ: تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

سوال نمبر 2: اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کافروں کا ساتھ دیا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: مدینہ کے اندر ایک یہودی قبیلہ بنی قریظہ رہتا تھا جس کے ساتھ مسلمانوں نے امن کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ غزوۂ احزاب میں انھوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کافروں کا ساتھ دیا تھا۔ جب کافروں کے لشکر واپس چلے تو رسول ﷺ نے مسلمانوں کو ان یہودیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا اللہ نے ان کی زمین، گھروں اور مال کا مسلمانوں کو وارث بنا دیا۔

سوال نمبر 3: ترجمہ کیجیے: وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا۔

سوال نمبر 4: اَوْرَثَ اور تَاْسِرُوْنَ کے معنی لکھیں۔

جواب: اَوْرَثَ: وارث بنایا۔ تَاْسِرُوْنَ: تم اسیر بناتے ہو۔

سوال نمبر 5: ترجمہ کیجیے: وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا

جواب: ترجمہ: اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلدَّرسُ الخَامِسُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۲۸ تا ۳۴)

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ تَبَرَّجْنَ کا معنی ہے:

(الف) ناپاکی (ب) زیور

(ج) نذر (د) زینت ✓

2۔ اے عورتو! تمھارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتیں ہیں انہیں۔

(الف) فراموش کر دو (ب) بھلا دو

(ج) یاد رکھو ✓ (د) پس پشت ڈال دو

3۔ ازواج مطہرات کو رب کی طرف سے ارشاد ہوا کہ وہ پروقار طریقے سے ٹھہری رہیں:

(الف) خیموں میں (ب) مسجدوں میں

(ج) حجروں میں (د) گھروں میں ✓

4۔ اے پیغمبر کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ حرکت کرے گی، اس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سزا دی جائے گی۔

(الف) دوگنا ✓ (ب) تین گنا

(ج) چار گنا (د) پانچ گنا

5۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ------- دور کردے۔

(الف) ناپاکی ✓ (ب) مٹی

(ج) غربت (د) امارت

6۔ اے پیغمبر کی بیویو! تم جاہلیت (کے دنوں) میں جس طرح اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح ------- نہ دکھاؤ۔

(الف) زینت ✓ (ب) چہرہ

(ج) دولت (د) خوبصورتی

7۔ اَعْتَدْنَا کا معنی ہے۔

(الف) ہم نے بنا کر رکھا ہے (ب) ہم نافرمانی کرتے ہیں

(ج) ہم دیکھتے ہیں (د) ہم نے مہیا (تیار) کر رکھا ✓

8۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) ------- باتیں نہ کرو۔

(الف) اُونچی اُونچی (ب) آہستہ آہستہ

(ج) نرم نرم ✓ (د) تیز تیز

9۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو بنا کر بھیجا:

(الف) شاہد و مبشر (ب) بشیر و نظیر

(ج) سراج و منیر (د) یہ سب کچھ ✓

10۔ چھونے سے پہلے طلاق ہو جائے تو مطلقہ کی عدت ہوتی ہے:

(الف) ایک ماہ دس دن (ب) تین ماہ دس دن

(ج) چار ماہ دس دن (د) عدت نہیں ہوتی ✓

11۔ روشن چراغ سے مراد ہیں۔

(الف) حضرت آدمؑ (ب) حضرت ابراہیمؑ

(ج) حضرت محمد ﷺ ✓ (د) حضرت عیسیٰؑ

12۔ تُرْجِیْ کے معنی ہیں۔

(الف) تو مل جا (ب) تو چلا جا

(ج) تو چھپ جا (د) تو علیحدہ ہو رکھ ✓

13۔ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا کا معنی ہے۔

(الف) رات (ب) شام

(ج) صبح و شام ✓ (د) دن

14۔ اے اہل ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو صبح و شام اس کی ۔۔۔۔۔۔ بیان کرتے رہو۔

(الف) عظمت (ب) بزرگی

(ج) تعریف (د) پاکی ✓

15۔ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کا معنی ہے۔

(الف) روشن چراغ ✓ (ب) مفید چراغ

(ج) پرانا چراغ (د) مہنگا چراغ

16۔ اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! اپنے گھروں میں۔

(الف) چھپ جاؤ (ب) بیٹھی رہو

(ج) ٹھہری رہو ✓ (د) کام کرتی رہو

17۔ اے امہات المومنینؓ! فرمانبرداری کرو۔

(الف) رسول کی (ب) اللہ تعالیٰ کی

(ج) اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی ✓ (د) حکمرانوں کی

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اہل بیت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، آپ کے چچازاد اور داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

سوال نمبر 2: ترجمہ تحریر کیجیے: اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

جواب: ترجمہ: اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی (اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو۔

سوال نمبر 3: فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

جواب: ترجمہ: نرم نرم باتیں نہ کیا کرو۔

سوال نمبر 4: ترجمہ کیجیے: وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا

جواب: ترجمہ: اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔

سوال نمبر 5: نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو گھر میں ٹھہرنے کے ساتھ ساتھ کس بات کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر ﷺ کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے۔

سوال نمبر6: ترجمہ کیجیے: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

جواب: ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۳۵ تا ۴۰)

سوال نمبر1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ سورۃ الاحزاب میں کس صحابیؓ کا ذکر ہے:

(الف) حضرت زیدؓ بن حارثہ کا ✓ (ب) حضرت بلالؓ کا

(ج) حضرت علیؓ کا (د) حضرت اُسامہؓ کا

2۔ مُبْدِیْ کا معنی ہے۔

(الف) ابتداء کرنے والا (ب) ظاہر کرنے والا ✓

(ج) اختیار (د) تندرستی

3۔ محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں:

(الف) مردوں کے ✓ (ب) عورتوں کے

(ج) شخصوں کے (د) مردوں اور عورتوں کے

4۔ وہ کون سے صحابی رسول ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟

(الف) حضرت اُسامہؓ (ب) حضرت بلالؓ

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت زیدؓ بن حارثہ ✓

5۔ حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے:

(الف) حضرت زیدؓ بن حارثہ ✓ (ب) حضرت بلال

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

6۔ حضور ﷺ کی آمد سے تصور اُبھرا:

(الف) قومیت کا (ب) عالمگیریت کا ✓

(ج) ایک قوم کا (د) قبائل کا

7۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے ۔۔۔۔۔۔۔ نہیں۔

(الف) باپ ✓ (ب) بھائی

(ج) آقا (د) نبی

8۔ خاتم النبیین کس پیغمبر کو کہا جاتا ہے؟

(الف) حضرت محمد ﷺ ✓ (ب) حضرت عیسیٰؑ

(ج) حضرت موسیٰؑ (د) حضرت نوحؑ

9۔ اَلْخِیَرَۃُ کا کیا معنی ہے؟

(الف) نفع (ب) خیریت

3۔ محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں:

(الف) مردوں کے ✓ (ب) عورتوں کے

(ج) شخصوں کے (د) مردوں اور عورتوں کے

4۔ وہ کون سے صحابی رسول ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟

(الف) حضرت اُسامہؓ (ب) حضرت بلالؓ

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت زیدؓ بن حارثہ ✓

5۔ حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے:

(الف) حضرت زیدؓ بن حارثہ ✓ (ب) حضرت بلال

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

6۔ حضور ﷺ کی آمد سے تصور اُبھرا:

(الف) قومیت کا (ب) عالمگیریت کا ✓

(ج) ایک قوم کا (د) قبائل کا

7۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے ۔۔۔۔۔۔ نہیں۔

(الف) باپ ✓ (ب) بھائی

(ج) آقا (د) نبی

8۔ خاتم النبیین کس پیغمبر کو کہا جاتا ہے؟

(الف) حضرت محمد ﷺ ✓ (ب) حضرت عیسیٰؑ

(ج) حضرت موسیٰؑ (د) حضرت نوحؑ

9۔ اَلْخَیْرَۃ کا کیا معنی ہے؟

(الف) نفع (ب) خیریت

(ج) اختیار ✓ (د) تندرستی

10۔ جو کوئی خدا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے وہ:

(الف) وہ گنہگار ہوا (ب) صریح گمراہ ہوا ✓

(ج) جہنم میں گیا (د) وہ ہلاک ہوا

11۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ کا ذکر کس سورۃ میں آیا ہے؟

(الف) سورۃ الانفال (ب) سورۃ الاخلاص

(ج) سورۃ یٰسین (د) سورۃ الاحزاب ✓

12۔ پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے:

(الف) ان کے لیے مقرر کیا ہے ✓ (ب) انھیں انعام کر دیا

(ج) احسن طریقے سے بتا دیا (د) ان میں سے کوئی نہیں

13۔ رسول ﷺ نے کس صحابی کو اپنا متبنیٰ بنایا؟

(الف) حضرت اُسامہؓ (ب) حضرت بلال

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت زیدؓ ✓

14۔ کس صحابی رسول ﷺ کے ساتھ حضرت زینب کی شادی ہوئی؟

(الف) حضرت زیدؓ ✓ (ب) حضرت بلال

(ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

15۔ اَلْقٰنِتٰتِ سے مراد ہے:

(الف) فرمانبردار عورتیں ✓ (ب) نافرمان عورتیں.

(ج) چرب زبان عورتیں (د) کوئی نہیں

16۔ ظَاهَرُوْا کے معنی ہیں۔

(الف) انہوں نے ظاہر کیا

(ب) انہوں نے جھگڑا کیا

(ج) انہوں نے غلطی کی

(د) انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی ✓

17۔ منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ سے مومن کر سکتے ہیں۔

(الف) کاروبار (ب) نکاح ✓

(ج) بات چیت (د) تجارت

18۔ اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ کے معنی ہیں۔

(الف) صدقہ دینے والے ✓ (ب) انکار کرنے والے

(ج) ایمان لانے والے (د) تصدیق کرنے والے

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: سُنَّةَ اللّٰهِ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کے لفظی معنی ہیں "اللہ کی سنت یا طریقہ" اس سورت کے تناظر میں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت میں تبدیلی نہیں کرتا بلکہ پہلی قوموں کو نافرمانی کی بناء پر جو سزائیں دی گئیں ان پر بھی وہ طریقہ جاری ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر 2: معنی تحریر کیجیے: تُخْفِيْ اور مُبْدِيْ

جواب: تُخْفِيْ : تو چھپاتا ہے۔ مُبْدِيْ: ظاہر کرنے والا۔

2۔ جس روز مومن اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے تحفہ ہو گا۔

(الف) نظر کرم کا (ب) درود کا

(ج) سلام کا ✓ (د) جنت کا

3۔ رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دینے کی صورت میں اس کی عدت ہے:

(الف) ۲ ماہ (ب) ۳ ماہ

(ج) ۴ ماہ (د) ان میں سے کوئی نہیں ✓

4۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔۔۔۔۔۔ نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں:

(الف) اندھیروں سے ✓ (ب) گھروں سے

(ج) مسجدوں سے (د) قلعوں سے

5۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے ہو گا۔

(الف) بڑا کرم (ب) بڑا ثواب

(ج) بڑا اجر ✓ (د) بڑا فضل

6۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا اور ان کے تکلیف دینے پر:

(الف) غصے میں نہ آنا (ب) لڑائی نہ کرنا

(ج) ناراض نہ ہونا (د) نظر نہ کرنا ✓

7۔ مومنو! (جب مومن عورتوں سے) نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے:

(الف) گھر کے کام کرواؤ (ب) عدت پوری کراؤ ✓

(ج) گھر رکھو ✓ (د) ان سے مال واپس لو

8۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کر دے تو:

(الف) جائز نہیں ہے (ب) مہر کی ادائیگی ضروری ہے ✓

(ج) حلال ہے (د) نکاح ضروری ہے

9۔ وہ مدت جس میں عورت کے لیے نکاح کرنا ممنوع ہے کہلاتی ہے:

(الف) چہلم (ب) عدت ✓

(ج) قل خوانی (د) کچھ بھی نہیں

10۔ اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور ۔۔۔۔۔۔۔ بنا کر بھیجا ہے:

(الف) دینے والا (ب) مال دار

(ج) سردار (د) ڈرانے والا ✓

11۔ جَلَابِیْبِ کے معنی ہیں۔

(الف) کپڑے (ب) جوتے

(ج) چادریں ✓ (د) ہاتھ

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا

جواب: ترجمہ: اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہو گا۔

سوال نمبر2: قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے: وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

جواب: ترجمہ: اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

سوال نمبر3: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۵۳ تا ۵۸)

سوال نمبر1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ ایمان والوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کے گھر جا کر انتظار نہ کریں:

(الف) کھانا پکنے کا ✓ (ب) انعامات کا

(ج) کھجوروں کا (د) چائے کا

2۔ ایمان والوں کو حکم ہے کہ جب وہ کھانا کھالیں تو دل لگا کر نہ بیٹھیں:

(الف) مسجد میں (ب) پیغمبر کے گھر میں ✓

(ج) بازار میں (د) اپنے گھر میں

3۔ کھانا کھانے کے بعد پیغمبر کے گھر میں دیر تک بیٹھنے سے پیغمبر کو ہوتی ہے:

(الف) خوشی (ب) راحت

(ج) فرحت (د) اذیت ✓

4۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں سے حرام کیا ہے:

(الف) مسئلہ پوچھنا (ب) بات کرنا

(ج) نکاح کرنا ✓ (د) سلام کرنا

5۔ مومنوں کو حکم ہے جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگیں تو:

(الف) پردے کے پیچھے سے مانگیں ✓ (ب) آواز دے کر مانگیں

(ج) ادب سے جھک کر مانگیں (د) اشارے سے مانگیں

6۔ پردے کے پیچھے سے چیز مانگنا اہل ایمان اور پیغمبر کی بیویوں کے لیے ہے:

(الف) شرم کی بات (ب) مایوسی کی بات

(ج) پاکیزگی کی بات ✓ (د) ظلم کی بات

7۔ مُسْتَأْنِسِيْنَ کا معنی ہے۔

(الف) جی لگاتے ہوئے ✓ (ب) آواز لگاتے ہوئے

(ج) مال لگاتے ہوئے (د) دھیان لگاتے ہوئے

8۔ مومنو! پیغمبر ﷺ کے گھروں میں اسی صورت میں جاؤ جب تمہیں اجازت دی جائے:

(الف) اندر آنے کی (ب) کھانے کی ✓

(ج) کام کرنے کی (د) صفائی کی

9۔ اور تمہیں شایاں نہیں کہ تم پیغمبر ﷺ کو دو:

(الف) صدقہ (ب) انعام

(ج) مال (د) تکلیف ✓

10۔ مومنوں کو جائز نہیں ہے کہ پیغمبر ﷺ کی رحلت کے بعد ان کی بیویوں سے:

(الف) لین دین کریں (ب) باتیں کریں

(ج) ملاقات کریں (د) نکاح کریں ✓

11۔ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر بھیجتے ہیں:

(الف) رحمت (ب) سلام

(ج) کرم (د) درود و سلام ✓

12۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں کرتا ہے۔

(الف) لعنت ✓ (ب) مہربانی

(ج) ناراضگی (د) غصہ

13۔ خاتم النبیین ہیں۔

(الف) حضرت محمد ﷺ ✓ (ب) حضرت عیسیٰؑ

(ج) حضرت موسیٰؑ (د) حضرت ابراہیمؑ

14۔ پیغمبر ﷺ پر درود شریف بھیجو کیونکہ آپ ﷺ پر

(الف) فرشتے درود بھیجتے ہیں (ب) پرندے درود بھیجتے ہیں

(ج) شجر و حجر درود بھیجتے ہیں

(د) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ✓

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: پیغمبر ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنے کا اللہ نے کیا ادب سکھایا ہے؟

جواب: اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے ایمان والی عورتوں کو کن سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے۔ اور (اے عورتو) خدا سے ڈرتی رہو۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

سوال نمبر 3: سورۃ احزاب میں کن عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ امت کی مائیں ہیں۔

سوال نمبر 4: نبی ﷺ کو ایذا دینے والوں کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

جواب: جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سوال نمبر 5: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والی آیت کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

جواب: ترجمہ: خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

اَلدَّرسُ السَّادِسُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ (آیات ۵۹ تا ۶۸)

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ جَلَابِیْبِ سے مراد ہے۔

(الف) چادریں ✓ (ب) نقاب

(ج) برقعے (د) دوپٹے

2۔ نَارٌ کا معنی ہے۔

(الف) پانی (ب) آگ ✓

(ج) دودھ (د) تیل

3۔ کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ۔

(الف) دوست (ب) ساتھی

(ج) حمایتی ✓ (د) مددگار

4۔ کافر قیامت کے دن کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سرداروں کو عذاب دے۔

(الف) دوگنا ✓ (ب) تین گنا

(ج) چار گنا (د) دس گنا

5۔ اور تم تغیر و تبدل نہ پاؤ گے، اللہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) رحمت میں (ب) برکت میں

(ج) عادت میں ✓ (د) محبتوں میں

6۔ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ دیجیے کہ اس کا علم تو صرف ہے۔

(الف) اولیاء کو ہے (ب) فرشتوں کو ہے

(ج) رسولوں کو ہے (د) اللہ کو ہے ✓

7۔ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

(الف) سزا (ب) جزا

(ج) جہنم ✓ (د) آگ

8۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا انھوں نے ہمیں کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) راستے سے گمراہ ✓ (ب) برباد

(ج) تباہ (د) مرتد

9۔ ایمان والی عورتوں کو حکم ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو:

(الف) پردہ کریں ✓ (ب) خوشبو لگائیں

(ج) زیور پہنیں (د) بناؤ سنگھار کریں

10۔ پردہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ پہچان لی جائیں گی۔

(الف) کافر عورتیں (ب) مسلمان عورتیں ✓

(ج) یہودی عورتیں (د) عیسائی عورتیں

11۔ مدینہ میں مسلمانوں کے خلاف بری خبریں اڑایا کرتے تھے۔

(الف) حاسدین (ب) مفسدین

(ج) منافقین ✓ (د) عیسائی

12۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر مدینہ میں بری خبر پھیلانے والے منافق باز نہ آئے تو پھر وہ رہ نہ سکیں گے۔

(الف) نبی کے پڑوس میں ✓ (ب) اپنے گھروں

(ج) مکہ (د) خیبر میں

13۔ قیامت آنے کا علم ہے۔

(الف) رسول ﷺ کو (ب) اولیاء کو

(ج) فرشتوں کو (د) اللہ کو ✓

14۔ قیامت کے روز کافر کہیں گے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی۔

(الف) اپنے سردار کی (ب) اپنے علماء کی

(ج) اللہ اور اس کے رسول کی ✓ (د) حضرت عیسیٰؑ کی

15۔ اَلْمُرْجِفُوْنَ کا معنی ہے۔

(الف) خوشخبری سنانے والے (ب) افواہیں پھیلانے والے ✓

(ج) اعلان کرنے والے (د) جھوٹ بولنے والا

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: ترجمہ کیجیے: يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ

جواب: ترجمہ: لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔

سوال نمبر2: اَلْمُرْجِفُوْنَ اور یَسْتَحْیِ کے معنی لکھیں۔

جواب: اَلْمُرْجِفُوْنَ : افواہیں پھیلانے والے یَسْتَحْیِ :وہ شرماتا ہے۔

سوال نمبر3: ترجمہ کیجیے: وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

جواب: ترجمہ: اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ (ج)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۶۹ تا ۷۳)

سوال نمبر1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ عَرَضْنَا کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) سیدھی بات

(ج) ہم نے پیش کیا ✓ (د) وہ ڈر گئیں

2۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مومنو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے رنج پہنچایا۔

(الف) حضرت موسیٰؑ کو ✓ (ب) حضرت ابراہیمؑ کو

(ج) حضرت نوحؑ کو (د) حضرت عیسیٰؑ کو

3۔ مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو عیب لگا کر پہنچایا۔

(الف) عذاب (ب) ثواب

(ج) رنج ✓ (د) گناہ

4۔ اَشْفَقْنَ کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) سیدھی بات

(ج) ہم نے پیش کیا (د) وہ دوڑ گئیں ✓

5۔ قَوْلًا سَدِيْدًا کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) سیدھی بات ✓

(ج) ہم نے پیش کیا (د) وہ ڈر گئیں

6۔ حضرت موسیٰؑ اللہ کے نزدیک تھے:

(الف) نیک (ب) آبرو والے ✓

(ج) شریف (د) عزیز

7۔ مومنو! اللہ سے ڈرو اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بات کرو۔

(الف) سیدھی ✓ (ب) سچی

(ج) بات (د) صحیح

8۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر کیا چیز پیش کی؟

(الف) خلافت (ب) نبوت

(ج) قرآن کا بار امانت ✓ (د) وحی

9۔ انسان نے بارِ امانت اٹھایا بیشک وہ تھا:

(الف) ظالم و جاہل ✓ (ب) عاقل و بالغ

(ج) ان پڑھ (د) کم فہم

10۔ کس نبی کی قوم بنی اسرائیل تھی؟

(الف) حضرت عیسیٰؑ کی (ب) حضرت موسیٰؑ کی ✓

(ج) حضرت نوحؑ کی (د) حضرت ایوبؑ کی

11۔ سورۃ الاحزاب میں وَجِیْهًا کسے کہا گیا ہے۔

(الف) حضرت موسیٰؑ ✓ (ب) حضرت نوحؑ

(ج) حضرت ابرہیمؑ (د) حضرت عیسیٰؑ

12۔ بار امانت کس نے اٹھایا۔

(الف) حیوانوں نے (ب) انسان نے ✓

(ج) جنات نے (د) فرشتوں نے

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: حضرت موسیٰؑ کا اللہ کے نزدیک کیا مرتبہ تھا؟

جواب: حضرت موسیٰؑ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے۔ اور اللہ نے انہیں تمام عیبوں سے بَری کر کے عزت بخشی۔

سوال نمبر 2: حضرت موسیٰؑ کو الزام سے کس نے بے عیب ثابت کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو الزام سے بے عیب ثابت کیا۔

سوال نمبر 3: اللہ تعالیٰ نے بار خلافت کو کس کس پر پیش کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بار خلافت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔

سوال نمبر 4: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو عذاب دے گا اور کن لوگوں پر مہربانی کرے گا؟

جواب: اللہ تعالیٰ منافقین اور مشرکین کو عذاب دے گا اور مومنوں پر مہربانی کرے گا۔

سوال نمبر5: سورۃ الاحزاب میں کس نبی کا ذکر ہے جن کی قوم نے اُنہیں تکلیف پہنچائی تھی؟

جواب: سورۃ الاحزاب میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہے آپؑ کی قوم نے آپؑ کو جسمانی تکلیف اور ذہنی کوفت پہنچائی تھی جس سے اللہ نے ان کو بَری قرار دے کر عزت بخشی۔

سوال نمبر6: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا ترجمہ کیجیے۔

جواب: ترجمہ: ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔

سوال نمبر7: ترجمہ کیجیے: اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

جواب: ترجمہ: اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔

سوال نمبر8: اللہ تعالیٰ سیدھی بات کرنے والوں کو کیا انعام دیتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ بات کرنے والوں کے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

سوال نمبر9: سورۃ الاحزاب کی روشنی میں بتایئے کہ اللہ نے اپنی امانت کی پیشکش کن کن کو کی۔ یا
اللہ کی طرف سے بار امانت اُٹھانے سے کس کس نے انکار کیا اور پھر کس نے اس بار امانت اُٹھایا؟

جواب: اللہ کی طرف سے بار امانت اُٹھانے سے کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے انکار کیا اور پھر اس بار امانت کو انسان نے اُٹھایا۔

سوال نمبر10: ترجمہ کیجیے: ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

جواب: ترجمہ: ظالم اور جاہل۔

وہ مسلمانوں کے لیے ماں کی طرح حرام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی ان میں سے کسی کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

تہمتیں اور الزامات لگانے پر تنبیہ:

آیت 56 تا 57 میں ان چہ میگوئیوں پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح اور آپ کی خانگی زندگی پر کی جارہی تھیں اور اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دشمنوں کی اس عیب چینی سے اپنے دامن بچائیں۔ نیز یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ نبی تو درکنار، اہل ایمان کو تو عام مسلمانوں پر بھی تہمتیں لگانے اور الزامات عائد کرنے سے کلی اجتناب کرنا چاہیے۔

درود و سلام کا حکم:

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

معاشرتی اصلاح کا تیسرا قدم:

آیت 59 میں معاشرتی اصلاح کا تیسرا قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس میں تمام مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو چادروں سے اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگھٹ ڈال کر نکلیں۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۱ تا ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ①

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	اتَّقِ اللّٰهَ	وَلَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَالْمُنٰفِقِيْنَ
اے نبی ﷺ	آپ ﷺ سے ڈرتے رہیں	اور کہنا نہ مانیں	کافروں	اور منافقوں
اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا	
بیشک اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا	

اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔ بے شک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲

وَّاتَّبِعْ	مَا يُوْحٰٓى	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	اِنَّ اللّٰهَ
اور پیروی کریں آپ	جو وحی کیا جاتا ہے	آپ کی طرف	آپ کے رب ﴿کی طرف﴾ سے	بیشک اللہ
كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا	
ہے	اس سے جو	تم کرتے ہو	خبر دار	

اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اُسی کی پیروی کئے جانا۔ بے شک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳

وَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا
اور بھروسہ رکھیں آپ ﷺ	اللہ پر	اور کافی ہے	اللہ	کارساز

اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَيْنِ	فِيْ جَوْفِهٖ
نہیں بنائے	اللہ	کسی آدمی کے لئے	دو دل	اس کے سینے میں
وَمَا جَعَلَ	اَزْوَاجَكُمُ	الّٰٓـِٔيْ	تُظٰهِرُوْنَ	مِنْهُنَّ
اور نہیں بنایا	تمہاری بیویاں	وہ جنہیں	تم ماں کہہ بیٹھے ہو	اس سے انہیں
اُمَّهٰتِكُمْ	وَمَا جَعَلَ	اَدْعِيَآءَكُمْ	اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ
تمہاری مائیں	اور انہیں بنایا	تمہارے منہ بولے بیٹے	تمہارے بیٹے	یہ تم
قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ	وَاللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ
تمہارا کہنا	اپنے منہ ﴿جمع﴾	اور اللہ	فرماتا ہے	حق
وَهُوَ	يَهْدِي	السَّبِيْلَ		
اور	وہ	ہدایت دیتا ہے		

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآىِٕهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
اُنہیں پکار دو	انکے باپوں کی طرف	یہ	زیادہ انصاف،	اللہ کے نزدیک
فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْٓا	اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ	فِي الدِّيْنِ
پھر اگر	تم نہ جانتے ہو	ان کے باپوں کو	تو وہ تمہارے بھائی	دین میں
وَمَوَالِيْكُمْ	وَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ
اور تمہارے رفیق	اور نہیں	تم پر	کوئی گناہ	اس میں جو تم سے بھول چُوک ہو چکی
بِهٖ	وَلٰكِنْ	مَّا تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ	وَكَانَ
اس سے	اور لیکن	جو ارادے سے	اپنے دل	اور ہے
اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا		
اللہ	بخشنے والا	مہربان		

مومنو! لے پالکوں کو اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی بات درست ہے۔ اگر تم کو اُن کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں وہ تمہارے بھائی اور دوست

ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ لیکن جو قصد دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَاَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝

اَلنَّبِیُّ	اَوۡلٰی	بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ	مِنۡ	اَنۡفُسِہِمۡ
نبی ص	زیادہ ﴿حقدار﴾	مومنوں کے	سے	ان کی جانیں
وَاَزۡوَاجُہٗۤ	اُمَّہٰتُہُمۡ	وَ	اُولُوا الۡاَرۡحَامِ	بَعۡضُہُمۡ
اور میں کی بیبیاں	اُن کی مائیں	اور	قرابت دار	ان میں سے بعض
اَوۡلٰی	بِبَعۡضٍ	فِیۡ	کِتٰبِ اللّٰہِ	مِنَ
نزدیک تر	بعض	میں	اللہ کی کتاب	سے
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ	اِلَّاۤ اَنۡ	تَفۡعَلُوۡۤا	اِلٰۤی
مومنوں	اور مہاجروں	مگر یہ کہ	تم کرو	طرف ﴿ساتھ﴾
اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ	مَّعۡرُوۡفًا	کَانَ	ذٰلِکَ	فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا
اپنے دوست ﴿جمع﴾	حُسنِ سلوک	ہے	یہ	کتاب میں لکھا ہوا

پیغمبر ﷺ مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کے رُو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو۔ (تو اور بات ہے)۔ یہ حکم کتاب یعنی (قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِنَ	النَّبِيّٖنَ	مِيْثَاقَهُمْ
اور جب	ہم نے لیا	سے	نبیوں	ان کا عہد
وَمِنْكَ	وَمِنْ نُّوْحٍ	وَّاِبْرٰهِيْمَ	وَمُوْسٰى	وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
اور تم سے	اور نوحؑ سے	اور ابراہیمؑ	اور موسیٰؑ	اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ
وَاَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا	غَلِيْظًا	
اور ہم نے لیا	ان سے	عہد	پختہ	

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکا لیا۔

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸

لِّيَسْـَٔلَ	الصّٰدِقِيْنَ	عَنْ	صِدْقِهِمْ	وَاَعَدَّ
تاکہ وہ سوال کرے	سچے	سے	ان کی سچائی	اور اس نے تیار کیا

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	اَلِيْمًا		
کافروں کے لئے	عذاب	دردناک		

تاکہ سچ کہنے والوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

جَوْفِ	دھڑ، پہلو۔
تُظٰهِرُوْنَ	تم ظہار کرتے ہو۔
اَدْعِيَآءَ	منہ بولے بیٹے۔
اَفْوَاهِ	مُنہ (جمع)۔
اُدْعُوْهُمْ	انھیں پکارو۔
اَقْسَطُ	زیادہ منصفانہ بات۔
تَعَمَّدَتْ	اس (عورت) نے ارادہ کیا۔
اَوْلٰى	مقدم، زیادہ حق رکھنے والا۔
اُولُوا الْاَرْحَامِ	رشتے دار۔
مَسْطُوْرًا	لکھا ہوا۔

اَلتَّمَارِیْن (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب کی ابتدا میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: اے پیغمبر ﷺ! خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔ بے شک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کیے جانا۔ بیشک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

سوال نمبر2: سورۃ الاحزاب کی آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:۔

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے (اصل) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصدِ دلی سے کرو (اسی پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر 3 : مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے۔

(الف) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

(ب) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ

(ج) وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ

جواب۔ (الف) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

ترجمہ: پیغمبر ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر ﷺ کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔

مفہوم: پیغمبر ﷺ کا مسلمانوں سے تعلق دوسرے تمام انسانی تعلقات سے بالا تر ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپ کی ذات کو اپنے ماں باپ، اولاد، اپنی جان اور دوسرے تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز رکھیں اسی طرح آپ کی تمام ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں اور زندگی بھر ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(ب) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ

ترجمہ: خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

مفہوم: ہر آدمی کے سینے میں ایک دل ہوتا ہے دو دل ہونا ممکن نہیں۔ اسی مناسبت سے یہ بات کہی گئی کہ بیٹے تو دراصل حقیقی بیٹے ہی ہوا کرتے ہیں منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی جگہ دینا ممکن نہیں اسی طرح بعض اوقات شوہر اپنی بیویوں کو طلاق دینے کے لئے مائیں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس طرح کہنے سے حقیقی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان سے رجوع کرنے کا حق بہر حال برقرار رہتا ہے۔

(ج) وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ

ترجمہ: اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھے ہو تو تمہاری ماں بنایا۔

مفہوم: عربوں میں طلاق دینے کا ایک دستور یہ بھی تھا کہ لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے تھے اور اب وہ یہ خیال کرنے لگے کہ وہ واقعی ان کی ماں کی طرح ہیں لہذا اب سے دوبارہ رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان سے کہہ دینے سے کوئی بیوی ماں نہیں بن جاتی لہذا شوہر کفارہ کی ادائیگی کے بعد اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۹ تا ۲۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
اے	ایمان والو	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر
اِذْ جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا
جب تم پر ﴿چڑھ﴾ آئے	اور لشکر	ہم نے بھیجی	ان پر	آندھی
وَّجُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِمَا
لشکر ﴿جمع﴾	تم نے انہیں نہ دیکھا	اور ہے	اللہ	اسے جو

مفہوم: عربوں میں طلاق دینے کا ایک دستور یہ بھی تھا کہ لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے تھے اور اب وہ یہ خیال کرنے لگے کہ وہ واقعی ان کی ماں کی طرح ہیں لہذا اب سے دوبارہ رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان سے کہہ دینے سے کوئی بیوی ماں نہیں بن جاتی لہذا شوہر کفارہ کی ادائیگی کے بعد اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۹ تا ۲۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
اے	ایمان والو	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر
اِذْ جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا
جب تم پر ﴿چڑھ﴾ آئے	اور لشکر	ہم نے بھیجی	ان پر	آندھی
وَّجُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِمَا
لشکر ﴿جمع﴾	تم نے انہیں نہ دیکھا	اور ہے	اللہ	اسے جو

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا			
تم کرتے ہو	دیکھنے والا			

مومنو خدا کی اُس مہربانی کو یاد کرو جو (اُس نے) تم پر (اُس وقت کی) جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں۔ تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کئے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن کو دیکھ رہا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ⑩

اِذْ	جَآءُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْقِكُمْ	وَ
جب	وہ تم پر آئے	سے	تمہارے اوپر	اور
وَمِنْ اَسْفَلَ	مِنْكُمْ	وَاِذْ	زَاغَتِ الْاَبْصَارُ	وَبَلَغَتِ
نیچے سے	تمہارے	اور جب	کج ہوئیں	اور پہنچ گئے
الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَتَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَا
دل ﴿جمع﴾	گلے	اور تم گمان کرتے تھے		

جب وہ تمہارے اُوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪

هُنَالِكَ	ابْتُلِيَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَزُلْزِلُوْا	زِلْزَالًا	شَدِيْدًا
یہاں	آزمائے گئے	مومن ﴿جمع﴾	اور وہ ہلائے گئے	ہلایا جانا	شدید

وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

وَاِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اور جب	کہنے لگے	منافق ﴿جمع﴾	اور وہ جن کے	دلوں میں
مَّرَضٌ	مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗٓ	اِلَّا
روگ	جو ہم سے وعدہ کیا	اللہ	اور اس کا رسول	مگر ﴿صرف﴾
غُرُوْرًا				
دھوکہ دینا				

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

وَاِذْ	قَالَتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ
اور جب	کہا	ایک گروہ	ان میں سے	اے یثرب ﴿مدینہ﴾ والو

لَا مُقَامَ	لَكُمْ	فَارْجِعُوْا	وَيَسْتَاْذِنُ	فَرِيْقٌ
کوئی جگہ نہیں	تمہارے لئے	لہٰذا تم لوٹ چلو	اور اجازت مانگتا تھا	ایک گروہ
مِّنْهُمُ	النَّبِيَّ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	بُيُوْتَنَا
ان میں سے	نبی سے	وہ کہتے تھے	بیشک	ہمارے گھر
عَوْرَةٌ	ۛ وَمَا هِيَ	بِعَوْرَةٍ	اِنْ يُّرِيْدُوْنَ	اِلَّا
غیر محفوظ	حالانکہ وہ نہیں	غیر محفوظ	وہ نہیں چاہتے	مگر ﴿صرف﴾
فِرَارًا				
فرار				

اور جب اُن میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کا مقام نہیں تو لوٹ چلو۔ اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝

وَلَوْ	دُخِلَتْ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ اَقْطَارِهَا	
اور اگر	داخل ہو جائیں	ان پر	اس ﴿مدینہ﴾ کے اطراف سے	
ثُمَّ	سُئِلُوا	الْفِتْنَةَ	لَاٰتَوْهَا	وَ
پھر	اُن سے چاہا جائے	فساد	تو وہ ضرور اسے دیں گے	اور

مَا تَلَبَّثُوْا	بِهَآ	اِلَّا	يَسِيْرًا	
نہ دیر لگائیں گے	اس ﴿گھر﴾ میں	مگر ﴿صرف﴾	تھوڑی سی	

اور اگر (فوجیں) اطراف مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں پھر اُن سے خانہ جنگی کے لئے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کے لئے بہت ہی کم توقف کریں۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝۱۵

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا	اللّٰهَ	مِنْ قَبْلُ	لَا	يُوَلُّوْنَ
حالانکہ وہ عہد کر چکے تھے	اللہ	اسے سے پہلے	نہ	پھیریں گے
الْاَدْبَارَ	وَكَانَ	عَهْدُ اللّٰهِ	مَسْـُٔوْلًا	
پیٹھ	اور ہے	اللہ کا وعدہ	پوچھا جانے والا	

حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھریں گے۔ اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے اُس کی) ضرور پرسش ہوگی۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۶

قُلْ	لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ	الْفِرَارُ	اِنْ	فَرَرْتُمْ
فرمادیں	تمہیں ہرگز نفع نہ دے گا	فرار	اگر	تم بھاگے

مِنَ الْمَوْتِ	اَوِ	الْقَتْلِ	وَاِذًا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ
موت سے	یا	قتل	اور اس صورت میں	نہ فائدہ دیئے جاؤ گے
	اِلَّا قَلِيْلًا			
	مگر ﴿صرف﴾ تھوڑا			

کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارنے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ⑰

قُلْ	مَنْ ذَا	الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	اِنْ
فرمادیں	کون جو	وہ جو تمہیں بچائے	اللہ سے	اگر
اَرَادَ بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ	اَرَادَ بِكُمْ	رَحْمَةً
وہ چاہے تم سے	برائی	یا	چاہے تم سے	مہربانی
وَ	لَا يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا
اور	وہ نہ پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی دوست

وَّلَا نَصِيْرًا				
اور نہ مددگار				

کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے تو (کون اس کو ہٹا سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾

قَدْ يَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمُعَوِّقِيْنَ	مِنْكُمْ	وَالْقَآئِلِيْنَ
خوب جانتا ہے	اللہ	روکنے والے	تم میں سے	اور کہنے والے
لِاِخْوَانِهِمْ	هَلُمَّ	اِلَيْنَا	وَلَا يَاْتُوْنَ	الْبَاْسَ
اپنے بھائیوں سے	آجاؤ	ہماری طرف	اور نہیں آتے	لڑائی
اِلَّا	قَلِيْلًا			
مگر	بہت کم			

خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

اَشِحَّةً	عَلَيْكُمْ	فَاِذَا جَآءَ	الْخَوْفُ	رَاَيْتَهُمْ
بُخل کرتے ہوئے	تمہارے متعلق	پھر جب آئے	خوف	تم دیکھو گے انہیں
يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ	تَدُوْرُ	اَعْيُنُهُمْ	كَالَّذِىْ
وہ دیکھنے لگتے ہیں	تمہاری طرف	گھوم رہی ہیں	انکی آنکھیں	اس شخص کی طرح
يُغْشٰى	عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاِذَا	ذَهَبَ
غشی آتی ہے	اس پر	موت سے	پھر جب	چلا جائے
الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِاَلْسِنَةٍ	حِدَادٍ	اَشِحَّةً
خوف	تمہیں طعنے دینے لگیں	زبانوں سے	تیز	بخیلی ﴿لالچ﴾ کرتے ہوئے
عَلَى الْخَيْرِ	اُولٰٓئِكَ	لَمْ يُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ
مال پر	یہ لوگ	نہیں ایمان لائے	تو اکارت کر دیئے اللہ نے	ان کے عمل
وَكَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا	
اور ہے	یہ	اللہ پر	آسان	

(یہ اس لئے کہ) تمہارے بارے میں بُخل کرتے ہیں۔ پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) اُن کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آرہی ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں زبان

درازی کریں اور مال میں بُخل کریں۔ یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ اور یہ خدا کو آسان تھا۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝

يَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ	لَمْ يَذْهَبُوْا	وَاِنْ يَّاْتِ	الْاَحْزَابُ
وہ گمان کرتے ہیں	لشکر ﴿جمع﴾	نہیں گئے ہیں	اور اگر آئیں	لشکر
يَوَدُّوْا	لَوْ اَنَّهُمْ	بَادُوْنَ	فِي الْاَعْرَابِ	يَسْاَلُوْنَ
وہ تمنا کریں	کہ کاش وہ	باہر نکلے ہوئے ہوتے	دیہات میں	پوچھتے رہتے
عَنْ	اَنْۢبَآئِكُمْ	وَلَوْ	كَانُوْا	فِيْكُمْ
سے	تمہاری خبریں	اور اگر	ہوں	تمہارے درمیان
مَّا قٰتَلُوْٓا	اِلَّا	قَلِيْلًا		
جنگ نہ کریں	مگر	بہت کم		

(خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں۔ اور اگر لشکر آجائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں جا رہیں (اور) تمہاری خبر پوچھا کریں۔ اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

زَاغَتْ	ٹیڑھی ہو گئی۔ پھر گئی
اَلْحَنَاجِرَ	گلے
اُبْتُلِيَ	آزمائے گئے۔
عَوْرَةٌ	غیر محفوظ، کھلے
اَقْطَارِ	اطراف
مَا تَلَبَّثُوْا	انھوں نے توقف نہ کیا
يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ	وہ پیٹھ پھیرتے ہیں
تُمَتَّعُوْنَ	تمھیں فائدہ دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا
يَعْصِمُ	بچاتا ہے یا بچائے گا
اَلْمُعَوِّقِيْنَ	رکاوٹیں ڈالنے والے، منع کرنے والے۔
هَلُمَّ	آؤ
اَشِحَّةً	سخت بخیل
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ	ان کی آنکھیں گھومتی ہیں، پھر رہی ہیں۔
يُغْشٰى	غشی طاری ہوتی ہے۔
سَلَقُوْكُمْ	تم سے ملیں گے

حِدَادٍ	تیز
اَحْبَطَ	ضائع کر دیا
اَلْاَحْزَابُ	گروہ (واحد حِزب)۔
بَادُوْنَ	صحرانشین
اَلْاَعْرَابِ	بدّو
اَنْبَاءَ	خبریں (واحد: نَبَا)

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: آیات کی روشنی میں بتایئے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: غزوہ احزاب میں اللہ کی تائید و نصرت:

غزوہ احزاب میں عرب قبائل مل کر ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے زور دار آندھی چلائی جس نے کفار کے خیمے اکھاڑ دیئے اور ان کی ہر چیز برباد ہو گئی۔ اس کے علاوہ فرشتوں کی ایسی فوج بھی مسلمانوں کی مدد کر رہی تھی جو کسی کو بھی نظر نہ آ رہی تھی اللہ کی اس تائید و نصرت سے اہل ایمان کو کامیابی ملی۔

سوال نمبر2: غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل کیا تھا؟

جواب: اہل ایمان کا طرز عمل:

غزوہ احزاب کے دوران اہل ایمان کو جب کہ خوب آزمایا گیا لیکن وہ اس آزمائش پر پورے اترے۔

منافقین کا طرز عمل:

منافقین کی حالت بہت خراب تھی ان کے دل مارے دہشت کے گلوں تک پہنچ گئے اور وہ اللہ کے بارے میں بدگمانی کرنے لگے اور حیلوں بہانوں سے جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے لگے۔

سوال نمبر3: سورۃ احزاب کی آیات میں جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں (اَلْمُعَوِّقِیْن) کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والے (اَلْمُعَوِّقِیْن):

یہ لوگ دکھاوے کے لئے کبھی کبھی میدان میں آکھڑے ہوتے اور بعض اوقات سچے مسلمانوں کو بھی جہاد میں آنے سے روکتے ان کا حال یہ تھا کہ کفار سے ملنے کے وقت ان کی آنکھیں پتھرا جاتیں اور ان کے ہوش و حواس گم ہونے لگتے خوف ختم ہونے پر مسلمانوں کے خلاف زبان درازی کرتے۔ ان کا ایمان اللہ کو قبول نہیں تھا۔

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ (ج)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۲۱ تا ۲۷)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

لَقَدْ كَانَ	لَكُمْ	فِيْ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ
البتہ ہے یقیناً	تمہارے لئے	میں	اللہ کا رسول ﷺ	مثال ﴿نمونہ﴾
حَسَنَةٌ	لِّمَنْ	كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
اچھا بہترین	اس کے لئے جو	اُمید رکھتا ہے	اللہ	اور روزِ آخرت
وَذَكَرَ اللّٰهَ		كَثِيْرًا		
اور اللہ کو یاد کرتا ہے		کثرت سے		

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾

وَلَمَّا	رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ	قَالُوْا	هٰذَا
اور جب	مومنوں نے دیکھا	لشکروں کو	وہ کہنے لگے	یہ ہے
مَا وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	وَصَدَقَ	اللّٰهُ
جو ہم کو وعدہ دیا	اللہ	اور اس کا رسول ﷺ	اور سچ کہا تھا	اللہ
وَرَسُوْلُهٗ	وَمَا	زَادَهُمْ	اِلَّاۤ	اِيْمَانًا
اور اس کا رسول ﷺ	اور نہ	ان کا زیادہ کیا	مگر	ایمان
وَّتَسْلِيْمًا				
اور فرماں برداری				

اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	رِجَالٌ	صَدَقُوْا	مَا عَاهَدُوا
سے ﴿میں﴾	مومن ﴿جمع﴾	ایسے آدمی	انہوں نے یہ سچ کر دکھایا	جو انہوں نے عہد کیا
اللّٰهَ	عَلَيْهِ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	قَضٰى
اللہ	اس پر	سو ان میں سے	جو	پورا کر چکا
نَحْبَهٗ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّنْتَظِرُ	وَمَا بَدَّلُوْا
نذر اپنی	اور ان میں سے	جو	انتظار میں ہے	اور انہوں نے تبدیلی نہیں کی
تَبْدِيْلًا	کچھ بھی تبدیلی			

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾

لِّيَجْزِيَ	اللّٰهُ	الصّٰدِقِيْنَ	بِصِدْقِهِمْ	وَيُعَذِّبَ
تاکہ جزا دے	اللہ	سچے لوگ	ان کی سچائی کی	اور وہ عذاب دے
الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنْ شَآءَ	اَوْ	يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	اِنَّ اللّٰهَ
منافقوں	اگر وہ چاہے	یا	وہ ان کی توبہ قبول کرلے	بیشک اللہ

كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا		
ہے	بخشنے والا	مہربان		

تاکہ خدا سچوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے اور (چاہے) تو اُن پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۲۵

وَرَدَّ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	بِغَيْظِهِمْ	لَمْ يَنَالُوْا
اور پھیر دیا	اللہ	ان لوگوں نے کفر کیا (کافر)	ان کے غصے میں بھرے ہوئے	انہوں نے نہ پائی
خَيْرًا	وَكَفَى	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	الْقِتَالَ
کوئی بھلائی	اور کافی ہے	اللہ	مومن (جمع)	جنگ
وَكَانَ	اللّٰهُ	قَوِيًّا	عَزِيْزًا	
اور ہے	اللہ	طاقتور	غالب	

اور جو کافر تھے اُن کو خدا نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔ اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا۔ اور خدا طاقتور (اور) زبردست ہے۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝۲۶

وَاَنْزَلَ	الَّذِيْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ
اور اُتار دیا	ان لوگوں کو	جنہوں نے اُن کی مدد کی	سے	اہل کتاب

مِنْ	صَيَاصِيهِمْ	وَقَذَفَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمُ
سے	اُن کے قلعے	اور ڈال دیا	میں	اُن کے دل
الرُّعْبَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَتَأْسِرُوْنَ	فَرِيْقًا
دہشت	ایک گروہ	تم قتل کرتے ہو	اور تم قید کرتے ہو	ایک گروہ

اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے اُن کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اُتار دیا اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

وَاَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ	وَدِيَارَهُمْ	وَاَمْوَالَهُمْ	وَاَرْضًا
اور وارث بنا دیا	اُن کی زمین	اور ان کے گھر (جمع)	اور ان کے مال (جمع)	اور وہ زمین
لَّمْ تَطَئُوْهَا	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلٰي	كُلِّ شَيْءٍ
تم نے وہاں پاؤں نہیں رکھا	اور ہے	اللہ	پر	ہر چیز
قَدِيْرًا				
قدرت رکھتا ہے				

اور اُن کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

زَادَ	زیادہ ہو گیا۔
تَسْلِيْمًا	سر تسلیم خم کرنا۔ سپردگی۔
نَحْبَ	نذر۔
رَدَّ	لوٹا دیا۔ پھیر دیا
لَمْ يَنَالُوْا	حاصل نہ کر سکے۔
ظَاهَرُوْ	انھوں نے ساتھ دیا۔
صَيَاصِيْهِمْ	ان کی گھڑیاں۔ ان کے قلعے۔
قَذَفَ	پھینکا۔
تَأْسِرُوْنَ	تم اسیر بناتے ہو۔
اَوْرَثَ	وارث بنایا۔
لَمْ تَطَئُوْهَا	تم نے پامال نہ کیا۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

(الف) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(ب) فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

(ج) وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔

جواب۔ (الف) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ترجمہ: تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات اقدس کو تمام بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی شخصیت تمام کمالات وصفات کی مظہر تھی۔ اس لئے حکم دیا گیا کہ ہر معاملہ ہر حصہ اور زندگی کے تمام شعبوں میں آپ ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے کیونکہ زندگی سے تمام معاملات میں آپ ﷺ کی زندگی سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ب) فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

ترجمہ: ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں جو کہ انتظار کر رہے ہیں۔

مفہوم: غزوہ احزاب میں منافقین اپنا عہد وپیمان توڑ کر میدان جنگ سے ہٹ گئے ان کے برعکس سچے مسلمانوں نے اپنا وعدہ اور پیمان سچ کر دکھایا اور بڑی بڑی تکالیف اور سختیوں کے باوجود حضور ﷺ کی رفاقت سے ذرہ بھر پیچھے نہیں ہٹے ان میں کچھ تو اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو چکے یعنی جام شہادت نوش کر لیا جبکہ باقی ماندہ بڑے شوق سے شہادت کے خواہشمند ہیں۔

(ج) وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ۔

ترجمہ: اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہو۔

مفہوم: مومنوں کی تمام تر امیدوں کا مرکز اللہ ہونا چاہیے۔ اگر لڑائی میں مسلمان اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں تو کسی سہارے کی انہیں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ غزوہ احزاب کے موقع پر اللہ نے ہوا کا طوفان اور نہ نظر آنے والے فرشتوں کا لشکر بھیج کر مسلمانوں کی نصرت فرمائی گویا اللہ ہی کی ذات لائق اعتماد اور بھروسہ ہے جو ہر وقت کام آتی ہے۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۲۸ تا ۳۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ	كُنْتُنَّ۔
اے پیغمبر	کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اگر	تم ہو
تُرِدْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَزِيْنَتَهَا	فَتَعَالَيْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ
چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور اس کی زینت	تو آؤ	میں تمہیں کچھ دے دوں

وَ	اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا	جَمِيْلًا
اور	تمہیں رخصت کر دوں	رخصت کرنا	اچھی

اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

وَاِنْ	كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
اور اگر	تم چاہتی ہو اللہ	اور اس کا رسول	اور	عاقبت کا گھر
فَاِنَّ اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ	مِنْكُنَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا
پس اللہ	تیار کیا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لئے	تم میں سے	اجر عظیم

اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں اُن کے لئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	مَنْ يَّاْتِ	مِنْكُنَّ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ
اے پیغمبرؐ کی بیویو	جو کوئی لائے (مرتکب ہو)	تم میں سے	ناشائستہ	صریح (کھلی)

يُضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ	وَكَانَ
بڑھایا جائے گا	اس کے لئے	عذاب	دوگنا	اور ہے
ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	يَسِيْرًا	
یہ	پر	اللہ	آسان	

اے پیغمبر ﷺ کی بیویو تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو ایذا دینے کی) حرکت کرے گی۔ اس کو دوگنی سزا دی جائے گی۔ اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

وَمَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ
اور جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ کی	اور اس کے رسولؐ
وَتَعْمَلْ	صَالِحًا	نُّؤْتِهَآ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ
اور عمل کرے	نیک	ہم دیں گے اس کو	اس کا ثواب	دوگنا
وَاَعْتَدْنَا	لَهَا	رِزْقًا كَرِيْمًا		
ہم نے تیار کیا	اس کے لئے	عزت کی روزی		

اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔ اس کو ہم دوگنا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ
اے پیغمبرؐ کی بیویو	نہیں ہو تم	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر
اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ
تم پرہیز گاری کرو	تو ملائمت نہ کرو	گفتگو میں	کہ لالچ کرے	وہ جو
فِيْ قَلْبِهٖ	مَرَضٌ	وَّقُلْنَ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا
اس کے دل میں	مرض	اور بات کرو تم	بات	اچھی (معقول)

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی (اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے۔ اور ان دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

وَقَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	وَلَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ	الْجَاهِلِيَّةِ
اور ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور بناؤ سنگھار کا اظہار کرتی نہ پھرو	زینت (بناؤ سنگھار)	(زمانہ) جاہلیت
الْاُوْلٰى	وَاَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتِيْنَ	الزَّكٰوةَ
اگلا	اور قائم کرو	نماز	اور دیتی رہو	زکوٰۃ
وَاَطِعْنَ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ اللّٰهُ
اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسولؐ	اسکے سوا نہیں	اللہ چاہتا ہے
لِيُذْهِبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسَ	اَهْلَ الْبَيْتِ	وَيُطَهِّرَكُمْ
کہ دور فرمادے	تم سے	ناپاکی (کامیل کچیل)	اے اہل بیت	اور تمہیں پاک صاف رکھے
تَطْهِيْرًا				
خوب پاک				

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

وَاذْكُرْنَ	مَا يُتْلٰى	فِيْ	بُيُوْتِكُنَّ	مِنْ
اور تم یاد رکھو	جو پڑھا جاتا ہے	میں	تمہارے گھر (جمع)	سے
اٰيٰتِ اللّٰهِ	وَالْحِكْمَةِ	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	لَطِيْفًا
اللہ کی آیتیں	اور حکمت	بے شک اللہ	ہے	باریک بین
خَبِيْرًا				
باخبر				

اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بے شک خدا باریک بین اور باخبر ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

تُرِدْنَ	تم چاہتی ہو۔
تَعَالَيْنَ	تم آؤ۔
اُمَتِّعْكُنَّ	میں تمھیں کچھ مال دوں۔
اُسَرِّحْكُنَّ	میں تمھیں رخصت کروں۔
سَرَاحًا	رخصتی۔
اَعَدَّ	تیار کیا۔

ضِعْفَيْنِ	دوگنا۔
يَّقْنُتْ	فرماں برداری کرتا ہے یا کرے گا۔
اَعْتَدْنَا	ہم نے مہیا (تیار) کر رکھا ہے۔
لَسْتُنَّ	تم (مونث) نہیں ہو۔
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ	اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو۔
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ	دبی زبان سے (نرم لہجے میں) بات نہ کرو۔
قَرْنَ	تم (مونث) ٹھہری رہو۔
لَا تَبَرَّجْنَ	زینت (سج دھج) نہ دکھاتی پھرو۔
اَلرِّجْسَ	ناپاکی۔
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ	تم سے دور کرے، لے جائے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ احزاب کی آیات کے حوالے سے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی ﷺ کو کن دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے بھی چاہا کہ ہمیں مزید نان و نفقہ اور سامان دیا جائے جس سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر سکیں۔ حضور ﷺ کی ناپسندیدگی کے پیش نظر اللہ

نے فرمایا اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! اگر دنیا کی زیب و زینت اور عیش و آرام چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے کر آزاد کر دوں اور اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی چاہتی ہو تو پیغمبر کے پاس رہنے میں کمی نہیں۔ اللہ کے ہاں بڑا اجر تیار ہے۔

سوال نمبر2: سورۃ احزاب کی آیات کے حوالے سے بتایئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو کن احکام و آداب کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب: سورۃ احزاب میں ازواج مطہرات کو درج ذیل احکام و آداب کی تلقین کی گئی ہے۔

(۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔

(۲) اجنبی لوگوں سے نرمی سے باتیں نہ کرو۔

(۳) گھروں میں رہنے کی کوشش کرو۔

(۴) کسی کو اپنی زیب و زینت نہ دکھاؤ۔

(۵) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

(۶) اللہ کی آیات و حکمت کی باتیں یاد رکھو۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

(الف) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔

(ب) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔

(ج) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔

جواب۔ (الف) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔

ترجمہ: اے پیغمبر کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

مفہوم: اس آیت مبارکہ میں ازواج مطہرات کی فضیلت کا ذکر ملتا ہے ان سے فرمایا گیا کہ تم اور عورتوں کی طرح ہرگز نہیں ہو کیونکہ تمہاری حیثیت اور مرتبہ سب سے جداگانہ ہے ایک تو اللہ نے تمہیں رسول پاک کی زوجیت کے لئے پسند فرمایا اور دوسرے تمہیں امہات المومنین بنایا لہذا تمہیں تقویٰ اور طہارت کا بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔ عام مومن عورتوں سے تمہاری حیثیت اور مرتبہ ہمیشہ ممتاز رہے گا۔

(ب) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔

مفہوم: زمانہ جاہلیت میں عورتیں عام طور پر بے پردہ پھرتیں اور اپنے جسم ولباس کی بے جا نمائش کا اعلانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اسلام اس بد اخلاقی اور حیا سوزی کو کیسے برداشت کرتا اس نے حکم جاری کر دیا کہ گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر اپنے حسن و جمال کی بے جا نمائش نہ کرتی پھرو۔

(ج) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى۔

ترجمہ: اور جس طرح جاہلیت (کے دنوں میں) اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

مفہوم: اسلام عفت اور حیا کا سب سے بڑا داعی ہے۔ ظاہری نمود و نمائش اور ریاکاری کی بالکل اجازت نہیں دیتا، لہذا خاص طور پر عورتوں کے لئے یہ لازم قرار دیا گیا کہ وہ صرف اور صرف شرعی ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلیں اور شمع محفل بننے سے اجتناب کریں اور دوسروں کو ہرگز اپنی زیب وزینت نہ دکھائیں۔

اَلدَّرسُ الخَامِسُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۳۵ تا ۴۰)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

اِنَّ	الْمُسْلِمِيْنَ	وَالْمُسْلِمٰتِ	وَالْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	مسلمان مرد	اور مسلمان عورتیں	اور مومن مرد	اور مومن عورتیں
وَالْقٰنِتِيْنَ	وَالْقٰنِتٰتِ	وَالصّٰدِقِيْنَ	وَالصّٰدِقٰتِ	وَالصّٰبِرِيْنَ
اور فرماں بردار مرد	اور فرماں بردار عورتیں	اور راست باز مرد	اور راست باز عورتیں	اور صبر کرنے والے مرد
وَالصّٰبِرٰتِ	وَالْخٰشِعِيْنَ	وَالْخٰشِعٰتِ	وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور صبر کرنے والی عورتیں	اور فروتنی (عاجزی) کرنے والے مرد	اور فروتنی (عاجزی) کرنے والی عورتیں	اور خیرات کرنے والے مرد	اور خیرات کرنے والی عورتیں

وَالصّٰٓئِمِيْنَ	وَالصّٰٓئِمٰتِ	وَالْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَالْحٰفِظٰتِ
اور روزے رکھنے والے مرد	اور روزے رکھنے والی عورتیں	اور حفاظت کرنے والے مرد	اپنی شرمگاہیں	اور حفاظت کرنے والی عورتیں
وَالذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّالذّٰكِرٰتِ	اَعَدَّ اللّٰهُ
اور یاد کرنے والے مرد	اللہ	بکثرت	یاد کرنے والی عورتیں	اللہ نے تیار کیا
لَهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّاَجْرًا عَظِيْمًا		
ان کے لئے	بخشش	اور اجر عظیم		

(جو لوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی (عاجزی) کرنے والے مرد اور فروتنی (عاجزی) کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

وَمَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	اِذَا	قَضَى
اور نہیں ہے	کسی مومن مرد کے لئے	اور نہ کسی مومن عورت کے لئے	جب	فیصلہ کر دیں
اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗٓ	اَمْرًا	اَنْ يَّكُوْنَ	لَهُمُ
اللہ	اور اس کا رسول	کسی کام کا	کہ ہو	ان کے لئے
الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ	وَمَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ
کوئی اختیار	ان کے کام میں	اور جو	نافرمانی کرے گا	اللہ
وَرَسُوْلَهٗ		فَقَدْ ضَلَّ	ضَلٰلًا	مُّبِيْنًا
اور اس کا رسول		تو البتہ وہ گمراہی میں جا پڑا	گمراہی	صریح

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

وَاِذْ	تَقُوْلُ	لِلَّذِیْٓ	اَنْعَمَ اللّٰهُ	عَلَیْهِ
اور جب	آپ کہتے تھے	اس شخص کو	اللہ نے احسان کیا	اس پر
وَاَنْعَمْتَ	عَلَیْهِ	اَمْسِكْ	عَلَیْكَ	زَوْجَكَ
اور تم نے بھی احسان کیا	اس پر	روکے رکھ	اپنے پاس	اپنی بیوی
وَاتَّقِ اللّٰهَ	وَتُخْفِیْ	فِیْ نَفْسِكَ	مَا اللّٰهُ	مُبْدِیْهِ
اور اللہ سے ڈر	اور آپ پوشیدہ کرتے تھے	اپنے دل میں	جو اللہ	اس کو ظاہر کرنے والا
وَتَخْشَی	النَّاسَ	وَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ
اور آپ ڈرتے تھے	لوگ	اور اللہ	زیادہ مستحق	کہ
تَخْشٰىهُ	فَلَمَّا	قَضٰی	زَیْدٌ	مِنْهَا
تم اس سے ڈرو	پھر جب	پوری کرلی	زید	اس سے
وَطَرًا	زَوَّجْنٰكَهَا	لِكَیْ	لَا یَكُوْنَ	عَلَی
اپنی حاجت	ہم نے اسے تمہارے نکاح میں دے دیا	تاکہ	نہ رہے	پر
الْمُؤْمِنِیْنَ	حَرَجٌ	فِیْٓ اَزْوَاجِ	اَدْعِیَآىِٕهِمْ	اِذَا
مومنوں	کچھ تنگی	بیویوں میں	اپنے منہ بولے	جب وہ
			بیٹے	

قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا	وَكَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ
پوری کر چکیں	ان سے	اپنی حاجت	اور ہے	اللہ کا حکم
مَفْعُوْلًا				
ہو کر رہنے والا				

اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ خدا ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے اپنی حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ﴿٣٨﴾

مَا كَانَ	عَلَى النَّبِيِّ	مِنْ حَرَجٍ	فِيمَا	فَرَضَ اللّٰهُ
نہیں ہے	پیغمبر پر	کچھ حرج	اس میں جو	مقرر کیا اللہ نے
لَهٗ	سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي	الَّذِيْنَ	خَلَوْا
اس کے لئے	اللہ کا دستور	میں	وہ جو	گزر چکے

مِنْ قَبْلُ	وَكَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قَدَرًا	مَّقْدُوْرًا
پہلے	اور ہے	اللہ خدا کا حکم	مقرر کیا ہوا	اندازہ سے

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے۔ اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

الَّذِيْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَيَخْشَوْنَهٗ	وَلَا يَخْشَوْنَ
وہ جو	پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور اس سے ڈرتے ہیں	اور وہ نہیں ڈرتے
اَحَدًا	اِلَّا اللّٰهَ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيْبًا
کسی سے	اللہ کے سوا	اور کافی ہے	اللہ	حساب لینے والا

اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَآ	اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ
نہیں ہیں	محمد ﷺ	والد	کسی کے	تمہارے مردوں میں سے
وَلٰكِنْ	رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَخَاتَمَ	النَّبِيّٖنَ	وَكَانَ
اور لیکن	اللہ کے رسول	اور مہر	نبیوں	اور ہے

اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا	
اللہ	ہر چیز سے	واقف (جاننے والا)	

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَلْقٰنِتٰتِ	مطیع فرمانبردار عورتیں۔
اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ	صدقہ دینے والے۔
اَلْخِيَرَةُ	اختیار۔
اَمْسِكْ	تو روک رکھ۔
تُخْفِيْ	تو چھپاتا ہے۔
مُبْدِيْ	ظاہر کرنے والا۔
وَطَرًا	حاجت۔
خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	آخری نبی۔

اَلتَّمَارِیْن (مشق سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اس کے لئے انھیں کس اجر کی نوید سنائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ الاحزاب میں مسلمان مرد اور عورتوں کے مندرجہ ذیل اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اس کے لئے انھیں اجر کی نوید سنائی گئی ہے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے مرد اور عورتیں، مومن مرد اور عورتیں، فرمانبردار مرد اور عورتیں، سچے مرد اور عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے مرد اور عورتیں، صدقہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

سوال نمبر 2: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کے بارے میں اہل ایمان کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

جواب: اللہ اور رسول ﷺ جب کوئی فیصلہ کر دیتے ہیں تو اہل ایمان کو تسلیم کر لینا چاہیے اور انکار کی یا ذاتی اختیار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتا وہ صریح گمراہ ہے۔

سوال نمبر3: سورۃ الاحزاب میں حضرت زیدؓ کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان کی وضاحت کریں؟

جواب: حضرت زیدؓ کو حضور ﷺ نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اس کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کر دی تھی۔ حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ سمجھاتے رہے کہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دو لیکن انہوں نے طلاق دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے زیدؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا تا کہ مومنوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کچھ تنگی نہ رہے۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں۔

(الف) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

(ب) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(ج) الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ

جواب۔ (الف) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

ترجمہ: اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول ﷺ کوئی امیر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔

مفہوم: مومن مرد اور عورت دونوں کے لئے اللہ کے حکم کی پیروی کرنا لازم ہے اور اس سلسلے میں یہ بات مد نظر رہے کہ حکم خدا پر اعتراض کرنے اور اس کا انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ

اور رسول ﷺ جب کسی معاملے میں حکم فرمادیں تو اس کے بعد کسی مومن مرد یا عورت کے پاس پسند و ناپسند اور ذاتی اختیار استعمال کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(ب) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔

مفہوم: اس آیت میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لہذا کسی کو بھی آپ ﷺ کا بیٹا نہ جانو۔ البتہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام مومن آپ ﷺ کے امتی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہ دی جائے گی آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت دائمی اور لازوال ہے۔

(ج) اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ

ترجمہ: اور خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے ہیں اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

مفہوم: اس آیت مبارکہ میں تبلیغ کرنے والے کے لئے یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر نکلے تو اس کے دل میں کسی قسم کا خوف اور خدشہ دشمن کے حوالے سے نہیں ہونا چاہیے۔ انبیا اور رسولوں کو اللہ کے پیغامات کو پہنچانے کے سلسلے میں اس کا ذات کے سوا کبھی کسی کا ڈر نہیں رہا کیونکہ اللہ ہی کفایت کرنے والا ہے اور اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ شامل حال رہتی ہے۔

اَلدَّرسُ السَّادِسُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۵۹ تا ۶۸)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَبَنٰتِكَ	وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اے پیغمبر ﷺ	کہہ دو	اپنی بیویوں کو	اور اپنی بیٹیوں کو	اور مسلمانوں کی عورتوں سے
يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	ذٰلِكَ اَدْنٰٓى	اَنْ يُّعْرَفْنَ
لٹکا لیا کریں	اپنے اوپر	اپنی چادریں	وہ زیادہ قریب ہے	کہ انہیں پہچانا جائے
فَلَا يُؤْذَيْنَ		وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
ان کو ایذا نہ دے		اور ہے اللہ	بخشنے والا	مہربان

اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اگر باز نہ آئیں	منافق	اور وہ جن کے دلوں میں
مَّرَضٌ	وَّالْمُرْجِفُوْنَ	فِي الْمَدِيْنَةِ
مرض	اور جو بری بری خبریں اُڑایا کرتے ہیں	مدینہ میں
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ	ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ	اِلَّا قَلِيْلًا
ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے	پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے	مگر تھوڑے دن

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو مدینے (کے شہر میں) بُری بُری خبریں اُڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

مَّلْعُوْنِيْنَ	اَيْنَمَا	ثُقِفُوْٓا	اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا	تَقْتِيْلًا
پھٹکارے ہوئے	جہاں کہیں	وہ پائے گئے	پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالو	قتل کرنا

(وہ بھی) پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ
طریقہ اللہ کا	میں جو	گزر گئے	سے پہلے
وَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا	
اور تو کبھی نہیں پائے گا	اللہ کے طریقے کو	بدلنا	

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے۔ اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾

يَسْئَلُكَ	النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	اِنَّمَا عِلْمُهَا
سوال کرتے ہیں آپ سے	لوگ	قیامت کی نسبت	کہہ دو	اس کا علم
عِنْدَ اللّٰهِ	وَمَا يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا
خدا ہی کو ہے	اور تمہیں کیا معلوم	شاید قیامت	ہو	قریب

لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾

اِنَّ اللّٰهَ	لَعَنَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَاَعَدَّ لَهُمْ	سَعِيْرًا
بے شک اللہ	لعنت کی ہے	کافروں پر	اور تیار کر رکھی ہے	بھڑکتی آگ

بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۶۵

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ اَبَدًا	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا
ہمیشہ رہنے والے	اس میں ہمیشہ	نہیں پائیں گے	کوئی دوست	اور نہ کوئی مددگار

اس میں ہمیشہ آباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝۶۶

يَوْمَ تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ	فِي النَّارِ	يَقُوْلُوْنَ	يٰلَيْتَنَآ
جس دن اُلٹ پلٹ کیا جائے گا	چہروں کو	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش ہم
اَطَعْنَا اللّٰهَ		وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا		
اللہ کی اطاعت کی ہوتی		اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی		

جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝۶۷

وَقَالُوْا	رَبَّنَآ	اِنَّآ اَطَعْنَا	سَادَتَنَا
اور انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	بے شک ہم نے اطاعت کی	اپنے سرداروں
وَكُبَرَآءَنَا		فَاَضَلُّوْنَا	السَّبِيْلَا
اور بڑے لوگوں کا		پس انہوں نے گمراہ کر دیا	راستہ

اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَالْعَنْهُمْ	لَعْنًا كَبِيْرًا
اے ہمارے رب دے انہیں	دگنا	سے عذاب	اور لعنت کر ان پر	بڑی لعنت

اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

يُدْنِيْنَ	نیچے کر لیا کریں۔
جَلَابِيْبِ	چادریں (واحد جِلْبَابٌ)۔
اَنْ يُّعْرَفْنَ	کہ وہ پہچان لی جائیں۔
اَلْمُرْجِفُوْنَ	افواہیں پھیلانے والے۔
لَنُغْرِيَنَّكَ	ہم تجھے پیچھے لگا دیں گے۔
لَا يُجَاوِرُوْنَ	وہ پڑوس میں نہ رہ سکیں گے۔
وَمَا يُدْرِيْكَ	تجھے کیا خبر۔

اَلتَّمَارِیْن (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ احزاب میں مسلمان عورتوں کو پردے کے متعلق کیا ہدایات دی گئی ہیں اور اس کی کیا حکمت بتائی گئی ہے؟

جواب: پردے کے احکامات:

سورۃ الاحزاب میں مسلمان عورتوں کو پردے کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ باہر نکلیں تو بڑی چادر سے اپنے جسم کو ڈھانپ لیں اور چہرے کا اکثر حصہ چھپا لیا کریں۔ اِس میں حکمت یہ ہے کہ جب مسلمان عورتیں ایسی حالت میں باہر نکلیں گی تو دور سے پہچان لی جائیں گی کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں اور وہ پاک دامن ہیں اِس لئے انہیں ستایا نہیں جائے گا۔

سوال نمبر 2: سورۃ الاحزاب کی آیات میں منافقین مدینہ کو کیا تنبیہ کی گئی ہے اور انھیں کیا وعید سنائی گئی ہے؟

جواب: منافقین مدینہ کو تنبیہ:

منافقین مدینہ کا کام یہ تھا کہ مسلمانوں میں کم ہمتی پیدا کرنے کے لئے افواہیں اڑاتے تھے۔ ان کو وعید سنائی گئی کہ اگر وہ اپنے اس مکروہ فعل سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ ان کا پیچھا کریں گے اور ان کو یہاں پڑوس میں رہنے نہیں دیں گے۔ یہ لوگ پھٹکارے ہوئے ہیں۔ ان کا انجام یہ ہے کہ جہاں پکڑے گئے جان سے مار ڈالے گئے۔

سوال نمبر 3: سورۃ الاحزاب کی آیات میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق دریافت کرنے پر اللہ نے فرما دیا کہ اس کا علم سوائے میرے کسی کو نہیں اس روز کافر جہنم واصل کئے جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ وہاں

نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار جس دن ان کے منہ آگ میں لٹکائے جائیں گے تو کہیں گے کاش ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانتے۔ تنگ آکر اپنے سرداروں اور بڑے رہنماؤں کو بُرا بھلا کہیں گے اور اللہ سے التجا کریں گے کہ ان کو دوگنا عذاب دے کیونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۶۹ تا ۷۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا	مُوْسٰى
اے جو ایمان لائے	نہ ہونا تم	ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے رنج پہنچایا	موسیٰؑ
فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ	مِمَّا قَالُوْا	وَكَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا
تو بری کر دیا اللہ	سے جو انہوں نے کہا	اور وہ تھا	اللہ کے نزدیک آبرو والے

مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَقُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا
اے جو ایمان لائے	تم ڈرو اللہ سے	اور تم کہو	بات سیدھی

نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار جس دن ان کے منہ آگ میں لٹکائے جائیں گے تو کہیں گے کاش ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانتے۔ تنگ آکر اپنے سرداروں اور بڑے رہنماؤں کو بُرا بھلا کہیں گے اور اللہ سے التجا کریں گے کہ ان کو دوگنا عذاب دے کیونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ (آیات ۶۹ تا ۷۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا	مُوْسٰى
اے جو ایمان لائے	نہ ہونا تم	ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے رنج پہنچایا	موسیٰؑ
فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ	مِمَّا قَالُوْا	وَكَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا
تو بری کر دیا اللہ	سے جو انہوں نے کہا	اور وہ تھا	اللہ کے نزدیک آبرو والے

مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَقُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا
اے جو ایمان لائے	تم ڈرو اللہ سے	اور تم کہو	بات سیدھی

مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۱

يُصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ	وَيَغْفِرْ لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ
اصلاح کر دے گا	تمہارے واسطے	اعمال تمہارے	اور بخش دے گا	تمہارے گناہ
وَمَنْ	يُّطِعِ اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا
اور جو	اطاعت کرے اللہ کی	اور اس کے رسول کی	تو وہ یقیناً کامیاب ہوا	بڑی کامیابی

وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝۷۲

اِنَّا عَرَضْنَا	الْاَمَانَةَ	عَلَى السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَالْجِبَالِ
بے شک ہم نے پیش کیا	امانت	آسمانوں پر	اور زمین	اور پہاڑوں
فَاَبَيْنَ	اَنْ يَّحْمِلْنَهَا	وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا	وَحَمَلَهَا	الْاِنْسَانُ
پس انہوں نے انکار کیا	اس کے اٹھانے سے	اور اس سے ڈر گئے	اس کو اٹھالیا	انسان

اِنَّهٗ كَانَ	ظَلُوْمًا	جَهُوْلًا		
بے شک وہ تھا	ظالم	جاہل		

ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَالْمُنٰفِقٰتِ	وَالْمُشْرِكِيْنَ
تاکہ عذاب دے اللہ	منافق مردوں	اور منافق عورتوں	اور مشرک مردوں
وَالْمُشْرِكٰتِ	وَيَتُوْبَ اللّٰهُ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور مشرک عورتوں	اور توبہ قبول کرتا ہے	مومن مردوں کی	اور مومن عورتوں
وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	
اور ہے اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	

تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

بَرَّاَ	اس نے بے عیب ثابت کیا۔ برات کی۔
وَجِيْهًا	باعزت، صاحب وجاہت۔

قَوْلًا سَدِيْدًا	سیدھی بات۔ غیر مبہم جس میں کوئی پیچیدگی باقی نہ رہے اور جس کا مفہوم واضح ہو۔
عَرَضْنَا	ہم نے پیش کیا۔
اَشْفَقْنَ	وہ ڈر گئیں۔
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا	بڑا ظالم اور جاہل۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰؑ کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ الاحزاب میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ پر عیب لگا کر ایذا پہنچائی۔ موسیٰؑ کی نسبت لوگوں نے اذیت ناک باتیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے سب کا ابطال (غلط ثابت کرنا) کر دیا اور موسیٰؑ کا بے داغ اور بے خطا ہونا ثابت کر دیا۔

سوال نمبر 2: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کا مفہوم بتایئے اور ہمارے لئے اس میں کیا رہنمائی ہے؟ سورۃ الاحزاب کے حوالے سے جواب لکھئے؟

جواب: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا:

مفہوم: اِن الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور پرہیز گاری اختیار کرو اور ہمیشہ سیدھی بات کرو یعنی کوئی لگی لپٹی بات نہ ہو۔ اور زبان کو درست رکھو کسی کو گالی گلوچ نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، غلط بیانی سے اجتناب کرو اور کسی کو دھوکہ دینے والی بات نہ کریں۔

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ (امتحان لینے والی)

تعارف

قرآن مجید کی 60 ویں سورۃ جو 28 ویں پارے میں ہے۔ اس سورۃ کے 2 رکوع ہیں جن میں 13 آیات ہیں۔ یہ مدنی سورۃ ہے۔ اس سورۃ کا زمانۂ نزول صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان کا ہے۔

شانِ نزول

اہم مضامین:

اس سورۃ میں دو ایسے معاملات پر کلام فرمایا گیا ہے جن کا زمانہ تاریخی طور پر معلوم ہے۔ پہلا معاملہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کا ہے جنہوں نے فتح مکہ سے کچھ مدت پہلے ایک خفیہ خط کے ذریعہ سے قریش کے سرداروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارادے کی اطلاع بھیجی تھی کہ آپ ان پر حملہ کرنے والے ہیں۔

دوسرا معاملہ ان مسلمان عورتوں کا ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے لگی تھیں اور ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہو گیا تھا کہ شرائطِ صلح کی رو سے مسلمان مردوں کی طرح کیا ان عورتوں کو بھی کفار کے حوالے کر دیا جائے؟ ان دو معاملات کے ذکر سے یہ بات قطعی طور پر متعین ہو جاتی ہے کہ یہ سورت صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی دور میں نازل ہوئی ہے۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا معاملہ بھی ہے جس کا ذکر سورۃ کے آخر میں آیا ہے، اور وہ یہ کہ جب عورتیں ایمان لا کر بیعت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ ان سے کن باتوں کا عہد لیں۔

موضوع اور مباحث:

اس سورت کے تین حصے ہیں:

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ:

پہلا حصہ آغازِ سورت سے آیت 9 تک چلتا ہے اور سورت کے خاتمہ پر آیت 13 بھی اسی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے اس فعل پر سخت گرفت کی گئی ہے کہ انہوں نے محض اپنے اہل و عیال کو بچانے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک نہایت اہم جنگی راز سے دشمنوں کو خبردار کرنے کی کوشش کی تھی جسے اگر بروقت ناکام نہ کر دیا گیا ہوتا تو فتح مکہ کے موقع پر بڑا کشت و خون ہوتا، مسلمانوں کی بھی بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوتیں، قریش کے بھی بہت سے وہ لوگ مارے جاتے جو بعد میں اسلام کی عظیم خدمت انجام دینے والے تھے، وہ تمام فوائد بھی ضائع ہو جاتے جو مکہ کو پرامن طریقے سے فتح کرنے کی صورت میں حاصل ہو سکتے تھے، اور اتنے عظیم نقصانات صرف اس وجہ سے ہوتے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص اپنے بال بچوں کو جنگ کے خطرات سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کی غلطی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ:

اس شدید غلطی پر تنبیہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ کسی مومن کو کسی حال میں اور کسی غرض کے لیے بھی اسلام کے دشمن کافروں کے ساتھ محبت اور دوستی کا تعلق نہ رکھنا چاہیے اور کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیے جو کفر و اسلام کی کشمکش میں کفار کے لیے مفید ہو۔ البتہ جو کافر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عملاً دشمنی اور ایذا رسانی کا برتاؤ نہ کر رہے ہوں ان کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے مسائل:

دوسرا حصہ آیت 10 – 11 پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک اہم معاشرتی مسئلے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو اس وقت بڑی پیچیدگی پیدا کر رہا تھا۔ مکہ میں بہت سی مسلمان عورتیں ایسی تھیں جن کے شوہر کافر تھے اور وہ کسی نہ کسی طرح ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جاتی تھیں۔ اسی طرح مدینہ میں بہت سے مسلمان مرد ایسے تھے جن کی بیویاں کافر تھیں اور وہ مکہ ہی میں رہ گئی تھیں۔ ان کے بارے میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ان کے درمیان رشتہ ازدواج باقی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالٰی نے اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ فرما دیا کہ مسلمان عورت کے لیے کافر شوہر حلال نہیں ہے اور مسلمان مرد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ مشرک بیوی کو اپنے نکاح میں رکھے۔ یہ فیصلہ بڑے اہم قانونی نتائج رکھتا ہے۔

عورتوں کی بیعت:

تیسرا حصہ آیت 12 پر مشتمل ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جو عورتیں اسلام قبول کریں ان سے آپ ان بڑی بڑی برائیوں سے بچنے کا عہد لیں جو جاہلیتِ عرب کے معاشرے میں عورتوں کے اندر پھیلی ہوئی تھیں اور اس بات کا اقرار کرائیں کہ آئندہ وہ بھلائی کے ان تمام طریقوں کی پیروی کریں گی جن کا حکم اللہ کے رسول کی طرف سے ان کو دیا جائے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة (امتحان لینے والی)

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا : دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ تم کافروں کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ہے۔

(الف) منکر ہیں ✓ (ب) ماننے والے ہیں

(ج) نفرت کرنے والے ہیں (د) محبت کرنے والے ہیں

2۔ ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو نہ بناؤ:

(الف) دوست ✓ (ب) بھائی

(ج) مددگار (د) ہمسایہ

3۔ تم کافروں کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو:

(الف) غصے سے (ب) خوشی خوشی

(ج) علی الاعلان (د) پوشیدہ پوشیدہ ✓

4۔ مومنو! کافر چاہتے ہیں کہ تم بھی ہو جاؤ:

(الف) مشرک (ب) منافق

(ج) کافر ✓ (د) گناہگار

5۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ:

(الف) ماں باپ (ب) اساتذہ

(ج) بیوی (د) اولاد ✓

6۔ اے ہمارے پروردگار! کافروں کے ہاتھوں ہمیں نہ دلانا:

(الف) شکست (ب) عذاب ✓

(ج) غصہ (د) حساب

7۔ مومنو! ان لوگوں سے جن پر اللہ غصے ہوا ہے نہ کرو:

(الف) دوستی ✓ (ب) بھائی چارہ

(ج) محبت (د) نفرت

8۔ تمہیں نیک چال چلنی ہے ابراہیمؑ کی اور ان کے:

(الف) رفقاء کی ✓ (ب) دوستوں کی

(ج) والدین کی (د) رشتہ داروں کی

9۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمہارے خداؤں سے ہیں۔

(الف) علیٰحدہ (ب) بے پرواہ ✓

(ج) بدظن (د) بے تعلق

10۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا میں خدا سے آپ کے لیے مانگوں گا۔

(الف) دعائے خیر (ب) مال

(ج) معافی (د) مغفرت ✓

11۔ مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو

(الف) ان کو واپس بھیج دو (ب) ان کی تلاشی لے لو

(ج) ان کی آزمائش کرلو ✓ (د) انہیں پناہ دو

12۔ اَلْكَوَافِرِ سے مراد ہے۔

(الف) کافر عورتیں ✓ (ب) منافق عورتیں

(ج) کافر مرد (د) منافق مرد

13۔ عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور جن سے تم دشمنی رکھتے ہو:

(الف) نفرت پیدا کردے (ب) محبت پیدا کردے ✓

(ج) دوستی پیدا کردے (د) ہمدردی پیدا کردے

14۔ تُلْقُوْنَ کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں

(ج) تم چھپاتے ہو (د) تم ڈالتے ہو ✓

15۔ تُسِرُّوْنَ کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں

(ج) تم چھپاتے ہو ✓ (د) تم ڈالتے ہو

16۔ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں ✓

(ج) تم چھپاتے ہو (د) تم ڈالتے ہو

17۔ بُرَءٰٓؤُا کا معنی ہے:

(الف) بے زار ✓ (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں

(ج) تم چھپاتے ہو (د) تم ڈالتے ہو

18۔ عَادَيْتُمْ کا معنی ہے:

(الف) عزت وناموس (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو

(ج) اُنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی ✓

(د) تم نے دُشمنی مول لی

19۔ ظٰهَرُوْا کا معنی ہے:

(الف) عزت وناموس (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو

(ج) اُنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی ✓

(د) تم نے دُشمنی مول لی

20۔ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کا معنی ہے:

(الف) عزت وناموس (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو ✓

(ج) اُنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی

(د) تم نے دُشمنی مول لی

21۔ عِصَمِ کا معنی ہے:

(الف) عزت وناموس ✓ (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو

(ج) اُنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی

(د) تم نے دُشمنی مول لی

22۔ يَرْجُوا کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) پھر تمہاری نوبت آئے

(ج) وہ مایوس ہوگئے (د) وہ اُمید رکھتا ہے ✓

23۔ قَدْ يَئِسُوا کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) پھر تمہاری نوبت آئے

(ج) وہ مایوس ہو گئے ✓ (د) وہ اُمید رکھتا ہے

24۔ فَعَاقَبْتُمْ کا معنی ہے:

(الف) حلال (ب) پھر تمہاری نوبت آئے ✓

(ج) وہ مایوس ہو گئے (د) وہ اُمید رکھتا ہے

25۔ حِلُّ کا معنی ہے:

(الف) حلال ✓ (ب) پھر تمہاری نوبت آئے

(ج) وہ مایوس ہو گئے (د) وہ اُمید رکھتا ہے

26۔ "سورۃ الممتحنہ" کی آیات ہیں۔

(الف) 13 ✓ (ب) 11

(ج) 15 (د) 9

27۔ مسلمانوں میں اگر کوئی کفار سے پوشیدہ دوستی کرے گا تو وہ۔

(الف) نقصان اٹھائے گا (ب) فائدہ اٹھائے گا

(ج) مسلمانوں سے دشمنی کرے گا

(د) سیدھے راستے سے بھٹک جائے گا ✓

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ مکی ہے یا مدنی؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ مدنی سورۃ ہے۔

سوال نمبر2: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کس زمانے میں نازل ہوئی؟

جواب: اس سورۃ کا زمانہ نزول صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان کا ہے۔ جب قریش مکہ نے معاہدۂ حدیبیہ کو توڑ دیا تھا اور حضور ﷺ خفیہ طور پر فتح مکہ کی تیاریاں فرما رہے تھے۔

سوال نمبر3: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں:

جواب: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ میں 2 رکوع اور 13 آیات ہیں۔

سوال نمبر4: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کے لفظی معنی امتحان لینے والی سورت ہے۔

سوال نمبر5: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس سورۃ میں ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کی تلقین کی گئی ہے۔

سوال نمبر6: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ کی پہلی آیت میں کون سے صحابی کے حوالے سے تمام مومنین کو ہدایت کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃُ میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے حوالے سے تمام مومنین کو ہدایت کی گئی ہے۔

سوال نمبر7: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ سے کیا غلطی سرزد ہوئی؟

جواب: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مکہ سے آنے والی ایک مغنیہ سارہ کے ہاتھ ایک خفیہ خط کے ذریعہ سے قریش کے سرداروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفیہ جنگی تیاریوں کی اطلاع دینے کی کوشش کی تھی۔

سوال نمبر8: اہل اسلام کی پوشیدہ دوستی کے مقابلے میں کفار کا ان کے ساتھ رویہ کیا ہے؟

جواب: اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔

سوال نمبر9: ترجمہ کیجئے:

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جواب: ترجمہ: قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد۔

سوال نمبر10: معانی لکھیں: اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ۔

جواب: اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ: اگر وہ تم پر قابو پا جائیں۔

سوال نمبر11: حضرت ابراہیمؑ نے اپنے رب سے کیا دعا فرمائی؟

جواب: ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر آنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلانا اور اے پروردگار ہمارے ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

سوال نمبر12: معنی تحریر کیجئے: بُرَءٰٓؤُا اور اَلْكَوَافِرِ

جواب: بُرَءٰٓؤُا: بے زار۔ اَلْكَوَافِرِ: کافر عورتیں۔

سوال نمبر13: کون سے کفار کے ساتھ نیکی کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

سوال نمبر14: کفار کی دشمنی دوستی میں کیسے تبدیل ہو سکتی ہے؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔ عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے۔ اور خدا قادر ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال نمبر15: معنی لکھیں: فَامْتَحِنُوْهُنَّ اور فَعَاقَبْتُمْ

جواب: فَامْتَحِنُوْهُنَّ : تم ان کی آزمائش کر لو۔

فَعَاقَبْتُمْ: پھر تمھاری نوبت آئے۔

سوال نمبر16: ترجمہ کیجئے: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

جواب: ترجمہ: خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

سوال نمبر17: معنی لکھئے: عَادَيْتُمْ

جواب: عَادَيْتُمْ: تم نے دشمنی مول لی۔

سوال نمبر18: ترجمہ کیجئے: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

جواب: ترجمہ: اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم ان عورتوں سے نکاح کر لو۔

اَلدَّرسُ السَّابِعُ (الف)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ (آیات ۱تا۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ	وَعَدُوَّكُمْ
اے	ایمان والو	تم نہ بناؤ	میرا دشمن	اور اپنے دشمن
اَوْلِيَآءَ	تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَقَدْ كَفَرُوْا
دوست	تم پیغام بھیجتے ہو	ان کی طرف	دوستی کا	اور وہ منکر ہو چکے ہیں
بِمَا جَآءَكُمْ	مِّنَ الْحَقِّ	يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَاِيَّاكُمْ
اسکے جو تمہارے پاس آیا	حق سے	جلاوطن کرتے ہیں	رسول	اور تمہیں بھی

اَنْ	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ	رَبِّكُمْ	اِنْ
کہ	تم ایمان لاتے ہو	اللہ پر	تمہارا رب	اگر
كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِيْ
تم نکلتے ہو	جہاد کے لئے	میرے راستے میں	اور چاہنے کے لئے	میری رضا
تُسِرُّوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَاَنَا اَعْلَمُ	بِمَآ
تم پوشیدہ	تم ان کی طرف	دوستی کا پیغام	اور میں خوب جانتا ہوں	وہ جو
اَخْفَيْتُمْ	وَمَآ	اَعْلَنْتُمْ	وَمَنْ	يَّفْعَلْهُ
تم مخفی کرتے ہو	اور جو	ظاہر کرتے ہو	اور جو	یہ کرے گا
مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ	السَّبِيْلِ
تم میں سے	تو تحقیق	وہ بھٹک گیا	سیدھا	راستہ

مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں۔ اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ اور جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۲

اِنْ	يَّثْقَفُوْكُمْ	يَكُوْنُوْا	لَكُمْ	اَعْدَآءً
اگر	وہ تمہیں پائیں	وہ ہو جائیں	تمہارے	دشمن
وَّيَبْسُطُوْٓا	اِلَيْكُمْ	اَيْدِيَهُمْ	وَاَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ
اور وہ کھولیں	تم پر	اپنے ہاتھ	اور اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ
وَوَدُّوْا		لَوْ تَكْفُرُوْنَ		
اور وہ چاہتے ہیں		تم کسی طرح کافر ہو جاؤ		

اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۳

لَنْ تَنْفَعَكُمْ	اَرْحَامُكُمْ	وَلَآ	اَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تمہیں ہرگز نفع نہ دیں گے	تمہارے رشتے	اور نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن
يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ	وَاللّٰهُ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
وہ فیصلہ کرے گا	تمہارے درمیان	اور اللہ	جو تم کرتے ہو	دیکھتا ہے

قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد۔ اس روز وہی تم میں فیصلہ کرے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

قَدْ كَانَتْ	لَكُمْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	فِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ
بیشک ہے	تمہارے لیے	نیک چال (بہترین نمونہ)	میں	ابراہیم
وَالَّذِيْنَ	مَعَهٗ	اِذْ قَالُوْا	لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا بُرَءٰٓؤُا
اور جو	اس کے ساتھ	جب انہوں نے کہا	اپنی قوم کو	بیشک بے تعلق
مِنْكُمْ	وَمِمَّا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَفَرْنَا
تم سے	ان سے جن کی	تم پوجتے ہو	خدا کے سوا	ہم منکر ہیں
بِكُمْ	وَبَدَا	بَيْنَنَا	وَبَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
تمہارے	اور ظاہر ہو گئی	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان	عداوت

وَالْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ
اور دشمنی	ہمیشہ کے لیے	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	اللہ پر
وَحْدَهٗٓ	اِلَّا قَوْلَ	اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ
واحد	مگر کہنا	ابراہیمؑ	اپنے باپ سے	میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا
لَكَ	وَمَآ	اَمْلِكُ	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ
تمہارے لئے	اور نہیں	میں اختیار رکھتا	تمہارے لئے	اللہ سے
مِنْ شَيْءٍ	رَبَّنَا	عَلَيْكَ	تَوَكَّلْنَا	وَاِلَيْكَ
کچھ بھی	اے ہمارے پروردگار	تجھ ہی پر	ہمارا بھروسہ ہے	اور تیری ہی طرف
اَنَبْنَا		وَاِلَيْكَ		الْمَصِيْرُ
ہم رجوع کرتے ہیں		اور تیری ہی طرف		لوٹ کر آنا ہے

تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم خدائے واحد اور ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر آنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اے ہمارے رب	ہمیں نہ بنا	آزمائش	ان کے لئے جنہوں نے	کافر۔ کفر کیا
وَاغْفِرْ	لَنَا	رَبَّنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ
معاف فرما	ہمیں	اے ہمارے رب	بے شک تو	تو ہی
الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ			
غالب	حکمت والا ہے			

اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلاتا اور اے پروردگار ہمارے ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

لَقَدْ كَانَ	لَكُمْ	فِيْهِمْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنْ
تحقیق ہے	تمہارے لئے	ان میں	نیک چال	اس کے لئے جو
كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَمَنْ	يَّتَوَلَّ
امید رکھتا ہو	اللہ	اور روز آخرت	اور جو	روگردانی کرے گا
فَاِنَّ اللّٰهَ	هُوَ الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ		
تو بیشک اللہ	بے پرواہ	سزاوار حمد (وثنا) ہے		

تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روز آخرت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو اسے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ اور روگردانی کرے تو خدا بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد (وثنا) ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

تُلْقُوْنَ	تم ڈالتے ہو۔
تُسِرُّوْنَ	تم چھپاتے ہو۔
اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ	اگر وہ تم پر قابو پا جائیں۔
بُرَءٰٓؤُا	بے زار۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ رویہ:

کفار اللہ اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں اور تمہارے بھی۔ انہوں نے ایمان لانے کی پاداش میں اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔

لہذا ان سے دوستانہ برتاؤ کرنا یا دوستانہ پیغام بھیجنا ایمان والوں کو زیب نہیں دیتا۔

سوال نمبر2: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دشمنان حق اِسلام کی کن باتوں کے سبب انہیں دوست اور رازدان بنانے سے منع کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل باتوں کی وجہ سے مسلمانوں کو کفار کے ساتھ دوستی رکھنے سے منع فرمایا ہے:۔

(۱) کفار نے تمہارے ساتھ جنگ کی ہو۔

(۲) تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہو۔

(۳) تمہیں تمہارے گھروں سے نکالنے میں اوروں کی مدد کی ہو اور آخر میں فرمایا جو اُن سے دوستی کرے گا وہ ظالم ہے۔

سوال نمبر3: جب اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پا لیتے ہیں تو ان کا اہل ایمان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں جواب دیں؟

جواب: اہل کفر کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک:

جب اہل کفر اہل ایمان پر غلبہ پا لیتے ہیں تو وہ مسلمانوں پر ہاتھ اور زبانیں بھی چلاتے ہیں گالی گلوچ بھی کرتے ہیں اور مار دھاڑ بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ کافر ہو جائیں۔

سوال نمبر4: سورۃ الممتحنہ میں حضرت ابراہیمؑ کے کس اسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ کا اسوۂ حسنہ:

حضرت ابراہیمؑ اور ان کے رفقاء نے اپنی بے دین اور بت پرست قوم سے علیٰحدگی اختیار کر لی اور ان کے بتوں سے بھی بیزاری کا اعلان کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کافروں کے ساتھ کھلی

دشمنی ہے جب تک وہ ایک خدا پر ایمان نہ لائیں۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ اسوہ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے دشمنان اسلام سے قطع تعلق کر لو۔

اَلدَّرسُ السَّابِعُ (ب)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ (آیات ۷ تا ۱۳)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦

عَسَى اللّٰهُ	اَنْ	يَّجْعَلَ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَ
عجب نہیں کہ اللہ	کہ	وہ کر دے	تمہارے درمیان	اور درمیان
الَّذِيْنَ	عَادَيْتُمْ	مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً	وَاللّٰهُ
ان لوگوں کے	تم دشمنی رکھتے ہو	ان سے	دوستی	اور اللہ
قَدِيْرٌ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	
قادر ہے	اور اللہ	خدا بخشنے والا	مہربان ہے	

عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے۔ اور خدا قادر ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑧

لَا يَنْهٰكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ	الَّذِيْنَ	لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
تحقیق منع نہیں کرتا	اللہ	سے	جو لوگ	تم سے نہیں لڑتے
فِي الدِّيْنِ	وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ	دِيَارِكُمْ	اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
دین میں	اور انہوں نے تم کو نکالا	سے	تمہارے گھر	کہ تم دوستی کرو ان سے
وَتُقْسِطُوْٓا	اِلَيْهِمْ	اِنَّ اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ
اور تم انصاف کرو	ان سے	بیشک اللہ	دوست رکھتا ہے	انصاف کرنے والے

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اِنَّمَا	يَنْهٰكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ	الَّذِيْنَ
اس کے سوا نہیں	تمہیں منع کرتا ہے	اللہ	سے	جو لوگ
قٰتَلُوْكُمْ	فِي الدِّيْنِ	وَاَخْرَجُوْكُمْ	مِّنْ	دِيَارِكُمْ
تم سے لڑے	دین میں	تمہارے نکالنے میں	سے	تمہارے گھر

وَظٰهَرُوْا	عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ تَوَلَّوْهُمْ	وَمَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ
انہوں نے مدد کی	تمہارے نکالنے میں	کہ تم دوستی کرو	اور	ان سے دوستی رکھے گا
فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ		
تو وہی لوگ	وہ	ظالم (جمع)		

خدا ان ہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اِذَا جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ
اے	ایمان والو	جب تمہارے پاس آئیں	مومن عورتیں	مہاجر عورتیں
فَامْتَحِنُوْهُنَّ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ	فَاِنْ
تو ان کی آزمائش کرلو	اللہ	خوب جانتا ہے	ان کے ایمان کو	سو اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ	اِلَى	الْكُفَّارِ
تم کو معلوم ہو	مومن عورتیں	تو ان کو واپس نہ بھیجو	طرف	کفار
لَا هُنَّ	حِلٌّ	لَهُمْ	وَلَا هُمْ	يَحِلُّوْنَ
وہ عورتیں نہیں	حلال	ان کے لئے	اور نہ وہ مرد	وہ حلال ہیں
لَهُنَّ	وَاٰتُوْهُمْ	مَّآ اَنْفَقُوْا	وَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
ان عورتوں کے لئے	اور تم ان کو دے دو	جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا	اور کچھ گناہ نہیں	تم پر
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَلَا تُمْسِكُوْا
کہ تم ان عورتوں سے نکاح کرلو	جب	تم انہیں دے دو	ان کے مہر	اور تم نہ قبضہ رکھو
بِعِصَمِ	الْكَوَافِرِ	وَاسْئَلُوْا	مَآ اَنْفَقْتُمْ	وَلْيَسْئَلُوْا
ناموس	کافر عورتیں	تم ان سے طلب کرلو	جو تم نے خرچ کیا	چاہیئے کہ وہ طلب کرلیں

مَآ اَنْفَقُوْا	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ اللّٰهِ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ
جو انہوں نے خرچ کیا	یہ	خدا کا حکم	فیصلہ کئے دیتا ہے	تمہارے درمیان
وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ		
اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا		

مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ان کی آزمائش کرلو۔ (اور) خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں اور نہ وہ ان کو جائز۔ اور جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کرلو اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دے دو) اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو تم ان سے طلب کرلو اور جو کچھ انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کرلیں۔ یہ خدا کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ⑪

وَاِنْ	فَاتَكُمْ	شَيْءٌ	مِّنْ	اَزْوَاجِكُمْ
اور اگر	تمہارے ہاتھ سے نکل جائے	کوئی	سے	تمہاری بیویاں
اِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ	فَاٰتُوا	الَّذِيْنَ	ذَهَبَتْ
کفار کی طرف	تو ان کو سزا دو	پس دو	انکو جن کی	چلی گئی

اَزْوَاجُهُمْ	مِثْلَ	مَآ اَنْفَقُوْا	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	الَّذِیْٓ
ان کی عورتیں	اس قدر	جو انہوں نے خرچ کیا	اور خدا سے ڈرو	وہ جس
اَنْتُمْ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ		
تم	اس پر	ایمان لائے ہو		

اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور اس کا مہر وصول نہ ہوا ہو) پھر تم ان سے جنگ کرو (اور ان سے تم کو غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی عورتیں چلی گئی ہیں ان کو (اس مال میں سے) اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	اِذَا	جَآءَكَ	الْمُؤْمِنٰتُ	يُبَايِعْنَكَ
اے پیغمبر ﷺ	جب	تمہارے پاس آئیں	مومن عورتیں	آپ سے بیعت کرنے کو
عَلٰٓى اَنْ	لَّا يُشْرِكْنَ	بِاللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّلَا يَسْرِقْنَ
اس پر کہ	وہ شریک نہ کریں گی	خدا کے ساتھ	کسی چیز کو	اور نہ چوری کریں گی

وَلَا يَزْنِيْنَ	وَلَا يَقْتُلْنَ	اَوْلَادَهُنَّ	وَلَا يَأْتِيْنَ	بِبُهْتَانٍ
اور نہ بدکاری کریں گی	اور نہ قتل کریں گی	اپنی اولاد	اور نہ لائیں گی	بہتان سے
يَّفْتَرِيْنَهٗ	بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ	وَاَرْجُلِهِنَّ	وَلَا يَعْصِيْنَكَ	فِيْ مَعْرُوْفٍ
جو انہوں نے باندھا ہو	اپنے ہاتھوں کے درمیان	اور اپنے پاؤں	اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی	نیک کاموں میں
فَبَايِعْهُنَّ	وَاسْتَغْفِرْ	لَهُنَّ	اللّٰهَ	اِنَّ اللّٰهَ
تو آپ ان سے بیعت لے لیں	اور بخشش مانگو	ان کے لئے	اللہ	بے شک اللہ
غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ			
بخشنے والا	رحم کرنے والا			

اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ بدکاری کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ اللَّهُ
اے	ایمان والو	تم دوستی نہ کرو	وہ لوگ	اللہ نے غضب کیا
عَلَيْهِمْ	قَدْ يَئِسُوا	مِنَ	الْآخِرَةِ	كَمَا
ان پر	وہ ناامید ہو چکے	سے	آخرت	جیسے
يَئِسَ	الْكُفَّارُ	مِنْ	أَصْحَابِ الْقُبُورِ	
مایوس ہیں	کافر (جمع)	سے	قبروں والوں (مردوں)	

مومنو! ان لوگوں سے جن پر خدا غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مردوں (کے جی اُٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح ان لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی امید نہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

عَادَيْتُمْ	تم نے دشمنی مول لی۔
أَنْ تَبَرُّوْ	کہ تم نیکی (بھلائی) کرو۔
ظٰهَرُوْا	انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی۔
فَامْتَحِنُوْهُنَّ	تم ان کی آزمائش کرلو۔
حِلٌّ	حلال۔
عِصَمِ	عزت وناموس۔
الْكَوَافِرِ	کافر عورتیں۔
فَعَاقَبْتُمْ	پھر تمھاری نوبت آئے۔

يُبَايِعْنَ	وہ بیعت کرتی ہیں۔
قَدْ يَئِسُوا	وہ مایوس ہو گئے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الممتحنہ کی روشنی میں بتایئے اللہ تعالیٰ نے کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی ہے؟

جواب: مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خود تو مسلمان نہ ہوئے لیکن مسلمان ہونے والوں سے بھی ضد اور پرخاش نہ رکھی۔ نہ دین کے معاملے میں ان سے لڑے اور نہ ستانے اور جلاوطن کرنے میں ظالموں کے مددگار بنے۔ اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو کیا تلقین فرمائی ہے؟

جواب: ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:۔

وہ واقعی ایمان لائی ہیں یا نہیں اور اگر اِن کے مومن ہو جانے کا علم ہو جائے تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجا جائے، ان کو حق مہر ادا کر کے اُن سے نکاح کیا جا سکتا ہے اور کفار نے جو مہر اُن عورتوں کو دیا تھا وہ کفار کو واپس کر دیں۔

سوال نمبر3 : سورۃ الممتحنہ میں نبی اکرم ﷺ کو مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کے لئے کہا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الممتحنہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو ارشاد فرمایا کہ اگر مومن عورتیں آپ کے پاس بیعت کیلئے آئیں تو درج ذیل باتوں پر اُن سے بیعت لے لینا۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

(۲) چوری نہیں کریں گی۔

(۳) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

(۴) اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان نہیں باندھ لائیں گی۔

(۵) نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی۔

مِنْ هَدْیِ الْحَدِیْثِ

سوال نمبر 1: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

11۔ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ وَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ ھَدَمَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ۔

جواب: ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا اس نے گویا دین کو ڈھایا۔

تشریح: نماز کی اہمیت:

اس حدیث میں دین کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کا ستون نماز ہے۔ جس نے اس ستون کو قائم رکھا گویا اس نے دین کی عمارت کو قائم رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا، تو اس نے گویا پورے دین ہی کی عمارت کو ڈھا دیا۔ اس سے نماز کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

دنیا اور آخرت کی فلاح کا ذریعہ:

ہر مسلمان کے لئے روزانہ پانچ مرتبہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے۔ موذن اسے نماز اور فلاح کی طرح بلاتا ہے۔ اگر وہ اس پکار پر لبیک کہتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ نماز ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے جو ترکِ نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کرنے سے ایک مومن کے ایمان کی صداقت پر واضح دلیل ہے لہذا دین کو مضبوط بنانے کیلئے تمام مسلمانوں کو باجماعت نماز ضرور ادا کرنی چاہیے۔

سوال نمبر2: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

12۔ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

جواب: ترجمہ: جب تم نے جمعہ کے دِن اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ "خاموش ہو جاؤ" جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول بات کی۔

تشریح: خطبہ جمعہ کی اہمیت:

علماء اور دانا لوگ کا قول ہے کہ علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات کو خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔ وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور بھی ضروری ہے کہ اُسے توجہ اور غور سے سنا جائے کیونکہ کسی بات کو جب تک توجہ سے نہیں سنا جائے گا تب تک اُس کی سمجھ نہیں آئے گی اور جب سمجھ نہیں آئے گی تو اُس پر عمل پیرا ہونا انتہائی ایک مشکل کام ہے۔ اِس لئے جمعہ کے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہوتی ہے اور خطبہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں رہنمائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آداب:

اس لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے خطبہ کو غور و فکر اور توجہ سے سنا جائے اور توجہ کی اتنی تاکید ہے کہ اگر پاس کوئی دوسرا شخص باتیں کر رہا ہے تو آپ اُسے یہ الفاظ نہیں کہہ سکتے "چپ ہو جاؤ" کیونکہ اِس آواز سے کافی لوگوں کی توجہ ہٹ جائے گی اور خطبہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اگر کوئی بہت زیادہ شور و غل کر رہا ہے تو آپ زیادہ سے زیادہ اشارہ کر کے چپ ہونے کے لئے کہہ سکتے ہیں۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم نماز جمعہ جب ادا کرنے جائیں تو اُس کے تمام آداب کا خیال رکھیں اور جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں اور جمعہ کے خطبہ

کو غور و فکر سے سنیں اور اُن اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تا کہ ہماری دین و دنیا سنور جائے۔

سوال نمبر 3: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

13۔ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ۔

جواب: ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دِن لوگوں کی گردنوں پر پھلانگ کر گیا (گویا) اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔

تشریح: آداب جمعہ:

اِس حدیث مبارکہ میں آداب جمعہ، احترام انسانیت، تہذیب و سلیقہ اور نظم و ضبط کی تعلیم دی گئی۔ حدیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے دیر سے آنے والے حضرات جب دوسرے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آتے ہیں تو اِس سے نمازیوں کو تکلیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ چیزیں باعثِ گناہ بنتی ہیں اِس لئے جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

آداب مجلس:

اور یہ چیز مجلس کے آداب میں شامل ہے کہ مجلس میں کوئی بھی عمل ایسا نہ کیا جائے جو کسی مسلمان کی اذیت کا باعث بنے اور کسی دوسرے کو اٹھا کر اُس کی جگہ پر بیٹھا جائے۔

احترام انسانیت:

اِس حدیث مبارکہ میں احترام انسانیت کی تعلیم بھی دی گئی ہے کہ اِنسان کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ مخلوق بنایا ہے لہٰذا اِس کا ادب احترام کیا جائے ایسے اجتماعات میں کسی دوسرے کو ایذا نہیں دینی چاہیے بلکہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے گہرا تعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ نماز جمعہ، عیدین اور دیگر ایسے اجتماعات کو موقعوں پر جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائیں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگی جائیں تاکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے جو کہ گناہ کا باعث ہے۔

سوال نمبر4: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

14۔ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

جواب: ترجمہ: جب نماز کھڑی ہو جائے تو اِس کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان (اور وقار) سے چلتے ہوئے آؤ جو (نماز) تم پالو اُسے ادا کرلو اور جو تم سے رہ جائے تو اُسے پورا کرلو۔

تشریح: باجماعت نماز ادا کرنے کی اہمیت و فضیلت:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے نماز باجماعت کی طرف تاکید فرمائی ہے کہ پوری کوشش کی جائے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے لیکن اُس کے لئے چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے سب سے پہلے جیسے ہی اذان ہو تو باجماعت نماز کی تیاری کر کے مسجد کی جانب چل دینا چاہیے اور تمام کام وغیرہ چھوڑ دینے چاہئیں تاکہ مکمل فرض نماز باجماعت ادا کی جائے کیونکہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

نماز کے لیے اطمینان کے ساتھ چل کر آنا:

اور اگر کسی مجبوری یا کسی ضروری کام کی وجہ سے تھوڑی بہت تاخیر ہو گئی تو جماعت کو پانے کے لئے دوڑنا، بھاگنا اور گرنا پڑنا ہرگز مناسب نہیں یہ تمام امور انسانی اخلاق کے منافی ہیں پھر اِن اور سے انسان گر سکتا ہے اُسے چوٹ لگ سکتی ہے وہ زخمی ہو سکتا ہے اور اِس کی اِس وجہ سے کسی

دوسرے کو بھی نقصان ہو سکتا ہے اِس لئے اگرچہ جماعت کھڑی ہو چکی ہے لیکن مکمل اطمینان اور وقار سے چل کر مسجد میں داخل ہوا جائے۔

آداب مسجد:

اور پھر مسجد میں تو بالکل بھاگنا دوڑنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ مسجدؔ کے آداب کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ اِس سے ناراض ہوتا ہے۔ اور پھر اُس کا طریقہ یہ ہے کہ اطمینان اور سکون اور وقار سے چل کر جماعت میں شریک ہوا جائے جتنی رکعتیں جماعت کے ساتھ مل جائیں وہ ادا کی جائیں اور جو رہ جائیں انہیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کر لیا جائے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ نماز کے لئے وقت سے پہلے تیاری کی جائے تاکہ باجماعت نماز ادا کی جائے اور پھر اِسی سے ہمیشہ ہر کام کے لئے ہمیں عادت ہو جائے گی کہ ہم ہر کام کو وقت سے پہلے اُسے کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

سوال نمبر5: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

15۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

جواب: ترجمہ: جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اِس کی (راتوں) میں قیام کیا اُس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

تشریح: رمضان کے روزوں کی فضیلت:

روزہ اِسلام کا ایک اہم رکن ہے اور اِس پورے مہینے میں ایک دینی فضا قائم ہو جاتی ہے اور انسان برائی سے بچا رہتا ہے کیونکہ اِس مہینے میں شیطان کو بڑے بڑے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے جو انسانی گمراہی کا بڑا سبب ہے۔

فصل بہار:

اِس مہینے میں انسان کے اندر دینی مزاج اور صبر تقویٰ پیدا کرنے کے لئے ایک مخصوص دینی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ اِسی لئے اِس ماہ مبارک کو نیکیوں کی فصل بہار قرار دیا جاتا ہے۔

رمضان کی برکات:

رمضان کے پورے مہینے میں روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں اَب جو کوئی مومن ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بارگاہِ الٰہی سے ثواب اور اجر کی امید کے ساتھ روزے رکھے اس برکت والے مہینے کی راتوں میں قیام کر کے نماز تراویح اور نماز تہجد وغیرہ اور دیگر نوافل اور ذکر اذکار میں اپنے آپ کو مشغول رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دے گا کیونکہ حدیث قدسی ہے:۔

ترجمہ: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اِس کا بدلہ دوں گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ روزے کا بدلہ جتنا چاہے گا عطا فرمائے گا۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور اِس راتوں میں قیام کریں تاکہ ہماری عملی زندگی بہتر سے بہتر گزر سکے کیونکہ روزے سے انسان کی جسمانی صحت تندرست رہتی ہے۔

سوال نمبر6: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

16۔لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِہٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ۔

جواب: ترجمہ: روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

تشریح: افطاری کے وقت خوشی:

در حقیقت روزہ ایک مشقت والی عبادت ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور اِس کا صلہ اور انعام بھی بڑھیا ہوتا ہے روزہ جب دِن بھر بھوکا پیاسا رہ کر رکھا جاتا ہے تو جب شام کو افطار کیا جاتا ہے تو بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہر چیز کی قدر و قیمت اُس کی ضد سے معلوم ہوتی ہے جب دِن بھر بھوکا اور پیاسا رہا جاتا ہے تو کھانے اور پانی کی قدر و قیمت بھی صحیح انداز سے معلوم ہوتی ہے اور انسان کھانے اور پانی دیکھ کر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اُسے ہر چیز بھول جاتی ہے۔ اُس وقت اُسے تمام چیزوں کھانا اور پانی پیارا لگ رہا ہوتا ہے اور اُس وقت اُس کی خوشی کی انتہا ہو جاتی ہے۔

رب سے ملاقات کے وقت خوشی:

اور دوسری خوشی روزہ دار کو اُس وقت ہو گی جب وہ اُس ذات سے ملے گا جس کے لئے اُس نے دنیا کی تمام رنگینیاں چھوڑیں رات کی نیندوں اور گرم بستروں کو خیر باد کہا اور اُس کی رضا کیلئے بھوکا پیاسا رہا اُسے ملنے کے لئے بے چین اور بے قرار رہا ہے تو قیامت کے دِن وہ ذات اُس روزہ دار سے ملے گی تو اُس وقت اُس کے لئے اِس سے بڑھ کر کوئی اور خوشی نہ ہو گی اِس لیے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک خوشی قیامت کے دِن اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم روزہ رکھیں اور دو خوشیوں کے حقدار ٹھہرنے کے ساتھ ساتھ انسان جسمانی طور پر بھی صحت مند رہتا ہے اور اُس کی دنیاوی زندگی بہتر گزرتی ہے۔

سوال نمبر7: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

17۔ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضٰى مَنَاسِكَهٗ وَسَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

جواب: ترجمہ: جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک (پورے) ادا کئے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دئے گئے۔

تشریح: حج کی فرضیت:

حج بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

مسلمانوں کی سلامتی:

حج کے سلسلے میں مکہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری کی جائے نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔

مسلمانوں کی سلامتی:

اس حدیث میں یہی بات کہی گئی ہے کہ جو حج اس اہتمام سے کیا جائے گا، اس کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

عملی زندگی سے تعلق:

اس حدیث مبارکہ میں مسلمانوں کیلئے حج کی اہمیت واضح کی گئی ہے حج کی وجہ سے مسلمانوں میں صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 8: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

18۔ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

جواب: ترجمہ: جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اُسے آگ پر حرام کر دیا۔

تشریح: دین کے لیے محنت کا اجر:

جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں اس پر اجر ہے اور جو قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے وہ اس کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کا باعث بنتا ہے۔

علم کی طلب، نماز کی ادائیگی، مسلمان بھائی کی مدد یا عبادت وغیرہ کے لئے اپنے قدم غبار آلود کرنا بھی فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے۔

دعوت و تبلیغ: اگر کوئی مسلمان اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کے لئے نکلے تو اس کے ہر قدم پر نیکی ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ:

اگر کوئی شخص جہاد فی سبیل اللہ کے عزم سے چلے تو یہ ایسا پسندیدہ عمل ہے کہ اس راستے میں اس کے غبار آلود ہونے والے قدموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیتا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم اللہ کی راہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں تا کہ جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

سوال نمبر9: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

19۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

جواب: ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔

تشریح: حکمرانوں کی ذمہ داری:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے ہر ایک کو کسی نہ کسی حوالے سے نگہبان اور ذمہ دار قرار دیا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص سے اُس کی رعیت کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہو گا اور پوچھا جائے گا کہ تم ذمہ داریوں کو کس حد تک نبھایا اور پورا کیا ہے۔

مثلاً اگر کوئی ریاست یا سربراہ مملکت ہے تو اُس سے پوچھا جائے گا کہ اُس نے اپنی رعایا سے کیسا سلوک کیا۔ اُن کو راہِ راست پر چلایا یا بُرے راستے پر۔

والدین کی ذمہ داری:

ماں باپ سے پوچھا جائے گا کہ اپنی اولاد کو کس قدر درست رکھا اُن کے حقوق و فرائض کیسے پورے کیے۔

اساتذہ کی ذمہ داری:

اِسی طرح اگر کوئی استاد ہے تو اُس کو اپنے شاگردوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور بہن بھائیوں میں سے چھوٹوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

تاجروں کی ذمہ داری:

تاجر سے اُس کی تجارت کے متعلق سوال ہو گا۔

علماء کی ذمہ داری:

کوئی عالم ہے تو اُس کو علم کے متعلق سوال ہو گا کہ آگے دوسروں تک علم پہنچایا الغرض ہر ایک سے اُس کے حقوق و فرائض اور ذمہ داریوں کے متعلق سوال ہو گا اور وہ اُس کا جوابدہ بھی ہو گا۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم چھوٹوں سے پیار محبت سے پیش آئیں اور اُن کو سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت دیں اور خود بھی اپنے آپ کو برائی سے بچائیں۔

سوال نمبر10: حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

20۔ خَيْرُ النَّاسِ مَن يَنْفَعُ النَّاسَ

جواب: ترجمہ: لوگوں میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

تشریح: انسانیت کی خدمت / انسانیت کی فلاح و بہبود:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں اُس شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اِس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کا مقدر ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ کسی کو مال و زر سے فائدہ پہنچایا جائے یا کسی کا فائدہ صرف دنیا ہی میں کیا جائے بلکہ

کسی کو کوئی اچھا مشورہ دینا بھی فائدہ ہے اور کسی کی اُخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے بھی اگر کوئی کام کیا جاتا ہے یا کوئی بات بتائی جاتی ہے تو بھی اُس کا فائدہ ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہیں اور اُسے فائدہ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں انسانوں میں سے بہترین بننے کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے اور اِسی میں ہماری دنیاوی کامیابی اور آخرت کا راز پوشیدہ ہے۔

مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْثِ

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا : دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ کس نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ کہا گیا ہے۔

(الف) فجر (ب) ظہر

(ج) عصر ✓ (د) مغرب

2۔ اَنْصِتْ کا معنی ہے:

(الف) چلے جاؤ (ب) خاموش ہو جاؤ ✓

(ج) خوش رہو (د) انتظار کرو

3۔ نماز جمعہ کس نماز کا نعم البدل ہے۔

(الف) ظہر ✓ (ب) عصر

(ج) مغرب (د) عشاء

4۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر گیا گویا اس نے پل بنایا:

(الف) نیکی کی طرف (ب) برائی کی طرف

(ج) جنت کی طرف (د) جہنم کی طرف ✓

5۔ دین کا ستون ہے۔

(الف) نماز ✓ (ب) حج

(ج) زکوٰۃ (د) روزہ

6۔ مسلمان کے لیے روزانہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے:

(الف) پانچ بار ✓ (ب) دو بار

(ج) تین بار (د) چار بار

7۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو شامل ہو جاؤ:

(الف) دوڑ کر (ب) آہستہ چل کر

(ج) وقار کے ساتھ چل کر ✓ (د) انتظار کرو

8۔ اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

(الف) جس نے اللہ کے لیے محبت کی

(ب) جس نے اللہ کے لیے عداوت کی

(ج) دونوں ✓

(د) درج شدہ میں سے کوئی بھی نہیں

9۔ روزہ دین اسلام کا ہے:

(الف) تیسرا رکن ✓ (ب) اہم رکن

(ج) چوتھا رکن (د) پانچواں رکن

10۔ ماہِ رمضان کو نیکیوں کا قرار دیا جا سکتا ہے:

(الف) آمد . (ب) فصل بہار ✓

(ج) بارش (د) خوشی

11۔ روزہ دنیا میں موجب راحت اور آخرت میں ہے۔

(الف) باعث رحمت (ب) باعث بخشش

(ج) باعث نجات ✓ (د) باعث کرم

12۔ حج بھی اسلام کا ہے:

(الف) پہلا رکن (ب) تیسرا رکن

(ج) چوتھا رکن ✓ (د) اہم رکن

13۔ حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(الف) ایک بار ✓ (ب) دو بار

(ج) تین بار (د) چار بار

14۔ رَاع سے مراد ہے:

(الف) صبر کرنے والا (ب) نگہبانی کرنے والا ✓

(ج) رعایت دینے والا (د) دوست

15۔ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں ہے۔

(الف) ذمہ دار (ب) جواب دہ ✓

(ج) نگہبان (د) حق دار

16۔ ماں باپ اپنی اولاد کے بارے میں جواب دہ ہیں:

(الف) خوراک (ب) لباس

(ج) تعلیم و تربیت ✓ (د) سیر و تفریح

17۔ جمعہ کا خطبہ کس رہنمائی کا ذریعہ ہے:

(الف) لین دین (ب) معاملات

(ج) عبادات (د) اسلامی تعلیمات ✓

18۔ کس کی ہستی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے:

(الف) علمائے دین (ب) والدین

(ج) رسول اللہ ﷺ ✓ (د) اسلاف

19۔ اگر کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد:

(الف) ریاکاری ہو (ب) اللہ کی رضا ہو ✓

(ج) دین میں سربلندی ہو (د) مال کی نمائش ہو

20۔ لوگوں میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو دیتا ہے:

(الف) دولت (ب) محبت

(ج) نفرت (د) نفع ✓

21۔ عربی زبان میں صائم کے معانی ہیں۔

(الف) بھوکا (ب) پیاسا

(ج) روزہ دار ✓ (د) مؤذن

22۔ ایک روزہ دار شخص کے لیے کتنی خوشیاں ہیں:

(الف) 2 ✓ (ب) 3

(ج) 4 (د) 5

23۔ نیکیوں کی فصل بہار کس مہینے کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) رمضان ✓ (ب) ربیع الاول

(ج) محرم (د) شعبان

24۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ:

(الف) بیماری سے (ب) دوزخ سے ✓

(ج) آرام سے (د) غفلت سے

25۔ مسلمان ایک دوسرے کے ہیں:

(الف) بھائی ✓ (ب) رہبر

(ج) معاون (د) مسافر

26۔ حدیث میں دین کو تشبیہ دی گئی ہے۔

(الف) پل (ب) عمارت ✓

(ج) سمندر (د) درخت

27۔ حدیث کی رو سے اس شخص نے دوزخ کی طرف پل بنالیا۔

(الف) جو کھڑے ہو کر پانی پیتا ہے

(ب) جو جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر گیا ✓

(ج) مسجد میں سو گیا (د) جس نے جمعہ کی نماز ادا نہ کی

28۔ علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات کو سنا جائے۔

(الف) غور سے (ب) خاموشی سے

(ج) ادب و احترام سے (د) خاموشی اور توجہ سے ✓

29۔ خانہ خدا کے آداب اور انسانی وقار کے خلاف ہے۔

(الف) جھوٹ بولنا (ب) چغلی کھانا

(ج) ناشائستہ عمل ✓ (د) شراب پینا

30۔ رمضان کے روزے مسلمانوں پر ہیں۔

(الف) مستحب (ب) سنت

(ج) فرض ✓ (د) واجب

31۔ نیکیوں کی بہار کہا گیا ہے۔

(الف) محرم (ب) ربیع الاول کو

(ج) رمضان کو ✓ (د) ذوالحج کو

32۔ روزہ دار کے لیے خوشیاں ہیں۔

(الف) 2 ✓ (ب) 3

(ج) 4 (د) 5

33۔ روزہ بظاہر ایک عبادت ہے۔

(الف) آسان (ب) مشقت طلب ✓

(ج) معتدل (د) مال طلب

34۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے دو خوشیاں رکھیں ہیں جو۔

(الف) نماز پڑھتا ہے (ب) حج کرتا ہے

(ج) روزہ رکھتا ہے ✓ (د) خدمت خلق کرتا ہے

35۔ حج کے لیے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔

(الف) مدینہ منورہ میں (ب) مکہ مکرمہ میں ✓

(ج) جدہ میں (د) کوفہ میں

36۔ حج فرض ہے۔

(الف) ہر مسلمان پر (ب) ہر تاجر پر

(ج) ہر مال دار مسلمان پر ✓ (د) ہر شہری پر

37۔ اگر کوئی شخص دین کی تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر ہے۔

(الف) معافی (ب) نیکی ✓

(ج) آگ (د) تکلیف

38۔ تم میں سے ہر ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بارے میں جوابدہ ہے۔

(الف) اپنی اولاد (ب) اپنے والدین

(ج) اپنی بیوی (د) اپنی رعیت ✓

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: نماز کی اہمیت پر دو جملے تحریر کریں؟

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ بے شک نماز برے کاموں اور فحاشی سے روکتی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

سوال نمبر 2: دین اسلام میں نماز کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا اس نے گویا دین کو ڈھایا۔

سوال نمبر 3: وہ کون سا عمل ہے جو انسان اور اللہ کے درمیان تعلق و رابطے کا ذریعہ ہے؟

جواب: نماز ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے جو ترکِ نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 4: حدیث نبوی ﷺ میں خطبہ جمعہ کے کیا آداب بتائے گئے ہیں؟

جواب: حدیث نبوی ﷺ میں ارشاد ہے کہ جب تم نے جمعہ کے دِن اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ "خاموش ہو جاؤ" جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول بات کی۔

سوال نمبر 5: مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ کا ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دِن لوگوں کی گردنوں پر پھلانگ کر گیا (گویا) اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔

سوال نمبر6: رسول اللہ ﷺ نے کس عمل کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دِن لوگوں کی گردنوں پر پھلانگ کر جانے کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

سوال نمبر7: نبی ﷺ نے باجماعت نماز میں شامل ہونے کے کیا آداب بتائے ہیں؟

جواب: ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اِس کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان (اور وقار) سے چلتے ہوئے آؤ جو (نماز) تم پالو اُسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے تو اُسے پورا کر لو۔

سوال نمبر8: کس روزہ دار کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں؟

جواب: ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:۔ جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اِس کی (راتوں) میں قیام کیا اُس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

سوال نمبر9: رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآنِ حکیم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

"اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔"

سوال نمبر10: حدیث مبارکہ میں روزہ دار کے لیے کن دو خوشیوں کا ذکر آیا ہے؟

جواب: روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

سوال نمبر11: نبی ﷺ نے حج کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے؟

جواب: ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:۔ جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک (پورے) ادا کئے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دئے گئے۔

سوال نمبر12: حج کے دوران کس بات کا اہتمام کرنا ضروری ہے؟

جواب: حج کے سلسلے میں مکہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔ لہذا اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری کی جائے نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔

سوال نمبر13: حج کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: حج ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

سوال نمبر14: جو قدم دینِ حق کی سربلندی کے اُٹھیں اُن کے بارے میں حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں؟

جواب: جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اُسے آگ پر حرام کر دیا۔

سوال نمبر15: رعیت و نگہبانی سے متعلقہ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ کا ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔

سوال نمبر16: لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟

جواب: لوگوں میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

سوال نمبر17: خَیْرُ النَّاسِ بننے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: خَیْرُ النَّاسِ بننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو زیادہ نفع پہنچائیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے ہر وقت کوشاں رہیں۔

سوال نمبر18: انسان کے کس عمل میں دنیاوی اور اُخروی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اِس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کا مقدر ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

سوال نمبر19: نماز کی اہمیت کے بارے میں کوئی ایک حدیث لکھئے۔

جواب: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ وَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ ھَدَمَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ۔

ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا اس نے گویا دین کو ڈھایا۔

سوال نمبر20: حضور ﷺ نے نماز اور دین کا باہمی تعلق کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا اس نے گویا دین کو ڈھایا۔

سوال نمبر 21: اللہ کی راہ میں قدم غبار آلود ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: علم کی طلب، نماز کی ادائیگی، مسلمان بھائی کی مدد یا عبادت وغیرہ کے لئے اپنے قدم غبار آلود کرنا ہے۔ جو کہ فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 22: حج کا اہم ترین رکن کون سا ہے؟

جواب: حج کا اہم ترین رکن "وقوف عرفہ" ہے۔

سوال نمبر 23: حج ادا کرنے کا کیا اجر ہے؟

جواب: ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:۔ جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک (پورے) ادا کئے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دئے گئے۔

سوال نمبر 24: ترجمہ لکھیں: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

جواب: ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔

سوال نمبر 25: جمعہ کے خطبہ سننے کے آداب بیان کریں۔

جواب: خطبہ جمعہ کے آداب:

جمعہ کے خطبہ کو غور و فکر اور توجہ سے سنا جائے اور توجہ کی اتنی تاکید ہے کہ اگر پاس کوئی دوسرا شخص باتیں کر رہا ہے تو آپ اُسے یہ الفاظ نہیں کہہ سکتے "چپ ہو جاؤ" کیونکہ اِس آواز سے کافی لوگوں کی توجہ ہٹ جائے گی اور خطبہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔

خطبہ جمعہ کے دوران تمام آداب کا خیال رکھیں اور جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں اور جمعہ کے خطبہ کو غور و فکر سے سنیں اور اُن اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تاکہ ہماری دین و دنیا سنور جائے۔

سوال نمبر26:- روزہ کے دو فوائد لکھیں۔

جواب: روزہ کے فوائد:

1۔ جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اِس کی (راتوں) میں قیام کیا اُس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

2۔ روزہ رکھنے میں انسان کے اندر دینی مزاج اور صبر تقویٰ پیدا کرنے کے لئے ایک مخصوص دینی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

موضوعاتی مطالعہ

طہارت اور جسمانی صفائی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: طہارت اور جسمانی صفائی :

اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات اور دینِ فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس دین میں تمام انسانوں، خاص طور پر مسلمانوں کو تمام چھوٹی اور بڑی باتوں سے قرآن و حدیث کے ذریعے آگاہ کر دیا ہے اور نبی کریم ﷺ آخری نبی بنا کر اپنے دین کو عملی طور پر سمجھا دیا ہے تاکہ ہر چیز واضح ہو جائے۔

طہارت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

طہارت اور پاکیزگی کے بنیادی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت اور حدیث سے واضح ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (المدثر۔۴۔۵)

ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی سے دور رہ۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ. (مسلم)

ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

طہارت سے مراد:

طہارت کا لغوی معنٰی پاک ہونا کے ہیں آج کے دور میں صفائی کا خیال تو رکھا جاتا ہے اور شریعت کو اپنائے بغیر عام غسل کرنے کو طہارت کے مفہوم میں لے آتے ہیں حالانکہ طہارت کا شرعی مفہوم بالکل مختلف اور شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں اور اِس کی شرائط کے مطابق صفائی نہ کی جائے تو طہارت نہیں ہو گی اور طہارت کے نہ ہونے کی وجہ سے کوئی عبادت قبول نہ ہو گی۔

سوال نمبر2: وضو کا مسنون طریقہ بیان کریں؟

جواب: وضو کا مسنون طریقہ:

وضو کا مسنون طریقہ حسب ذیل ہے۔

(1) اچھی طرح ہاتھوں کو دھونا۔

(2) تین بار کلی کرنا۔

(3) تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا۔

(4) چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھونا۔

(5) کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا۔

(6) سر کا مسح کرنا۔

(7) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(8) وضو کرتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

(9) جسم کے اعضاء کو تین بار دھونا۔

سوال نمبر 3: غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کا مسنون طریقہ:

غسل کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جسم کا جو حصہ گندا ہے اسے دھو لیا جائے اور اس کے بعد اگر ہو سکے تو وضو کر لینا بہتر ہے وگرنا تین بار اس طرح کلی کریں کہ حلق تک پانی پہنچ جائے۔ اس طرح تین بار ناک میں پانی ڈالیں۔ آخر میں پورے جسم پر تین بار پانی بہایا جائے اور جسم کو اچھی طرح مل کر صاف کر لیا جائے۔

غسل کی احتیاطی تدابیر:

مرد اور عورت کے لیے ضروری ہے کہ اس طرح نہائے کہ جسم کا کوئی بھی حصہ اور کوئی بال خشک نہ رہے۔

غسل کے دوران پانی اعتدال سے استعمال کیا جائے۔

غیر ضروری طور پر پانی ضائع نہ کیا جائے۔

پردے میں نہایا جائے۔

غسل کرتے وقت باتیں کرنا گنگنانا منع ہے۔

غسل کی مسنون صورتیں:

مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے۔

(۱) جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے۔

(۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے لئے۔

(۳) حج یا عمرے کے لئے احرام پہننے سے پہلے۔

(۴) یوم عرفہ (حج کے دن) زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

سوال نمبر4: طہارت کے بارے میں ایک آیت اور ایک حدیث بیان کریں؟

جواب: ارشادِ ربانی ہے:۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (المدثر۔۴۔۵)

ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی سے دور رہ۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. (مسلم)

ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

سوال نمبر5: طہارت کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: طہارت کے فوائد:

شریعت نے جو صفائی اور پاکیزگی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اُن کا مقصد انسان نقصان یا تکلیف پہنچانا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو اِس کے فائدے کی باتیں ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں:۔

(1) ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔

(2) انسان صاف ستھرا اور پاک وصاف رہتا ہے۔

(3) اُس کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

(4) نہانے سے پورا جسم صاف ہو جاتا ہے اور اِس طرح صفائی کے باعث انسان بے شمار بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(5) وضو کرنے اور نہانے سے ظاہری صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور روحانی بھی عبادت و ریاضت اور کام کاج وغیرہ میں لطف آتا ہے اور انسان ہشاش بشاش بھی رہتا ہے۔

(6) عبادت قبول ہوتی ہے اور عبادت اور کام کاج وغیرہ کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔

سوال نمبر6: خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے؟

i. جمعہ کے دن غسل مسنون ہے۔

ii. عیدین کے دن غسل سنت ہے۔

iii. غسل کرتے وقت پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہایا جائے۔

iv. پانی کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔

v. طہارت کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور ------ ہے۔

(الف) دین فطرت ✓ (ب) سبق

(ج) نصیحت (د) مذہب

2۔ طہارت پاکیزگی ----- کا حصہ ہے۔

(الف) دولت کا (ب) ایمان کا ✓

(ج) عزت کا (د) انسان کا

3۔ طہارت کے لغوی معنی ----- ہیں۔

(الف) صحیح ہونا (ب) درست ہونا

(ج) پاک ہونا ✓ (د) صاف ہونا

4۔ طہارت میں ۔۔۔۔۔ چیزیں شامل ہیں۔

(الف) دو ✓ (ب) تین

(ج) چار (د) پانچ

5۔ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور ۔۔۔۔۔ دور رہ۔

(الف) طہارت وپاکیزگی سے (ب) ناپاکی سے ✓

(ج) عمل صالح سے (د) روزہ سے

6۔ وضو میں سر کا مسح کرنا ۔۔۔۔۔

(الف) واجب ہے (ب) سنت ہے

(ج) فرض ہے ✓ (د) مستحب ہے

7۔ نماز سے پہلے وضو کرنا ۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) فرض ✓ (ب) سنت

(ج) واجب (د) مستحب

8۔ وضو کے ۔۔۔۔۔ فرائض ہیں۔

(الف) دو (ب) تین

(ج) چار ✓ (د) پانچ

9۔ غسل کے ۔۔۔۔۔ فرائض ہیں۔

(الف) تین ✓ (ب) چار

(ج) پانچ (د) چھ

10۔ جمعہ کے دن غسل کو حضور ﷺ نے قرار دیا۔

(الف) فرض (ب) سنت ✓

(ج) ثواب (د) مستحب

11۔ وضو میں ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا قرار دیا گیا ہے۔

(الف) فرض ✓ (ب) سنت

(ج) واجب (د) مستحب

12۔ وضو کرتے وقت جسم کے ہر عضو کو۔۔۔۔۔۔ دھونا سنت ہے۔

(الف) ایک بار (ب) دو بار

(ج) تین بار ✓ (د) چار بار

13۔ اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) مستحب (ب) سنت

(ج) فرض ✓ (د) واجب

14۔ جمعۃ المبارک اور عیدین (عید الفطر، عید الاضحیٰ) پر غسل کرنا۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) مستحب (ب) سنت ✓

(ج) فرض (د) واجب

15۔ وضو کرتے وقت اعضاء کو کتنی مرتبہ دھویا جائے۔

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ

(ج) تین مرتبہ ✓ (د) چار مرتبہ

16۔ طہارت اور پاکیزگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا حصہ ہے۔

(الف) احسان (ب) ایمان ✓

(ج) زندگی (د) کام

17۔ غسل کرتے وقت پورے جسم پر ۔۔۔۔۔۔۔ مرتبہ پانی بہایا جائے۔

(الف) ایک بار (ب) دو بار

(ج) تین بار ✓ (د) چار بار

18۔ غسل کرنے پر جسم پر پانی بہایا جائے۔

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ

(ج) تین مرتبہ ✓ (د) چار مرتبہ

19۔ طہارت میں شامل ہے۔

(الف) وضو (ب) غسل

(ج) وضو و غسل ✓ (د) صفائی

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: وضو کی دو سنتیں تحریر کریں؟

جواب: (1) تین بار کلی کرنا۔

(2) تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا۔

سوال نمبر 2: وضو کے فرائض کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: وضو کے چار فرائض ہیں:

1۔ چہرے کا دھونا: چہرے کی گولائی، لمبائی کے حدِ طول کے لحاظ سے پیشانی کی سطح کے شروع ہونے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور عرض (چوڑائی) کے لحاظ سے وہ تمام حصہ جو دونوں کانوں کی لَو کے درمیان ہے۔

2۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا۔

3۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

4۔ پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال نمبر3: غسل کے فرائض کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرض ہیں:

1۔ کلی کرنا۔

2۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

3۔ سارے بدن پر ایک بار اس طرح پانی بہانا کہ کوئی بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

سوال نمبر4: طہارت کے چند فوائد لکھیں؟

جواب: (1) ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔

(2) انسان صاف ستھرا اور پاک وصاف رہتا ہے۔

(3) اُس کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر5: سورۃ المدثر میں نبی ﷺ کو طہارت کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے۔

جواب: ارشادِ ربانی ہے:۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (المدثر۔۴۔۵)

ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی سے دور رہ۔

سوال نمبر6: طہارت میں کون سی دو چیزیں شامل ہیں؟

جواب: طہارت میں دو چیزیں وضو اور غسل شامل ہیں۔

سوال نمبر7: اللہ تعالیٰ نے دین میں چھوٹی بڑی باتوں (احکام دین) سے کس طرح لوگوں کو آگاہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس دین میں تمام انسانوں، خاص طور پر مسلمانوں کو تمام چھوٹی اور بڑی باتوں سے قرآن و حدیث کے ذریعے آگاہ کر دیا ہے اور نبی کریم ﷺ آخری نبی بنا کر اپنے دین کو عملی طور پر سمجھا دیا ہے تا کہ ہر چیز واضح ہو جائے۔

سوال نمبر8: غسل کے دوران کن چیزوں سے اجتناب ضروری ہے؟

جواب: غسل کے دوران مندرجہ ذیل چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔

1۔ غسل کے دوران پانی اعتدال سے استعمال کیا جائے۔

2۔ غیر ضروری طور پر پانی ضائع نہ کیا جائے۔

3۔ پردے میں نہایا جائے۔

4۔ غسل کرتے وقت باتیں کرنا گنگنانا منع ہے۔

سوال نمبر9: طہارت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں اور اِس کی شرائط کے مطابق صفائی اختیار کرنا طہارت کہلاتا ہے۔

سوال نمبر10: کن مواقع پر غسل کرنا مسنون ہے۔

جواب: غسل کی مسنون صورتیں:

مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے۔

(۱) جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے۔

(۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے لئے۔

(۳) حج یا عمرے کے لئے احرام پہننے سے پہلے۔

(۴) یوم عرفہ (حج کے دن) زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

سوال نمبر 11: طہارت وصفائی کے حوالے سے کسی آیت کا ترجمہ لکھئے؟

جواب: ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی سے دور رہ۔

سوال نمبر 12: ترجمہ تحریر کریں۔ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ.

جواب: ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

سوال نمبر 13: طہارت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔

سوال نمبر 14: جمعہ کے دن غسل کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو ہر مسلمان کے لئے مسنون قرار دیا۔

صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

جواب: صبر کا لغوی معنی:

صبر کا لغوی معنی روکنا اور برداشت کرنا ہے

صبر کا اصطلاحی معنی:

روزمرہ زندگی میں پریشانی تکلیف اور ناخوشگوار حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے ہمت سے کام لینا اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

صبر کے متعلق اسلامی تعلیمات:

صبر بندہ مومن کی خاص نشانی جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور پھر صبر کرنے والوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور پھر صبر کرنے والوں کے لئے طرح طرح کی خوشخبریاں بھی رکھی ہیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے " صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے"۔ گا اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" ایک اور جگہ یوں ارشاد ہے اور اپنے رب کیلئے صبر کر۔"

ایک مسلمان کو جب کسی دکھ، تکلیف یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑے تو اُسے سوچنا چاہیے کہ یہ میری آزمائش ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا مجھے اِس موقع پر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے اور اگر ایسے مواقع پر صبر کا دامن تھامے رکھا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہترین اجر کی امید ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ اطمینان و ثابت قدمی

کے ساتھ سخت و مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ ہر پریشانی اور گھبراہٹ سے نجات دلائے گا۔

اجتماعی زندگی میں صبر کے فوائد:

صبر کے متعلق اسلامی تعلیمات یہ بھی ہیں کہ صبر کے بے شمار فوائد بھی رکھے ہیں اور مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں صبر کے بے حد مفید نتائج بھی سامنے آتے ہیں کہ قوموں پر جب کوئی مصیبت یا آفت آجائے تو اُس کا مقابلہ صرف اور صرف صبر ہی سے کیا جا سکتا ہے اگر ایسے حالات میں بے صبری افراتفری، بد نظمی، مایوسی اور بے عملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں اکثر تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں اور ایسی قومیں آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں اور عالمی برادری میں اُن کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

دنیا و آخرت کی کامیابی:

چونکہ انسانی زندگی میں تنگی اور خوشحالی اور غم و خوشیاں بدل بدل کر آتے رہے ہیں اِس لئے صبر کرنے والے ہی حقیقی طور پر زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں جبکہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے زندگی کی مشکلات سے تنگ آکر زندگی سے مایوس ہو جائے ہیں۔ صبر سے انسان میں عرصہ، حوصلہ اور اعتماد بڑھتا ہے۔ صبر کو کامیابی کنجی قرار دیا گیا ہے۔ صبر میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوشیدہ ہے۔ صبر کا دنیاوی اجر کامیابی اور اُخروی اجر اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر2: قرآن وسنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: شکر کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اسکے احسانات پر سجدہ شکر ادا کیا جائے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں شکر کی اہمیت:

قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے اور فراخی و فراوانی انہیں لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:۔

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ (ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر شکر ادا کروگے تو تمہیں اور دیا جائے گا۔

شکر کی اہمیت کا اندازہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بھی ہوتا ہے:۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں۔

سوال نمبر3: شکر کے لغوی معنی کیا ہیں نیز شکر ادا کرنے کے طریقے بتایئے؟

جواب: شکر کے لغوی معنی:

شکر کے لغوی معنی ہیں کہ کسی کے احسان و عنایت پر اسکی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات و احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اسکے احسانات پر سجدہ شکر ادا کیا جائے۔

شکر کے طریقے:

شکر کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) زبان سے کلمات تشکر ادا کرنا۔

(۲) دل میں اللہ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس۔

(۳) اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔

سوال نمبر4: قرآن پاک میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: صبر کرنے والوں کیلئے بشارت:

صبر بندہ مومن کی خاص نشانی جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے۔ صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کی خوشخبریاں بھی رکھی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الأنفال:46)

ترجمہ: اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو صبر کرنے کا حکم دیا، فرمایا:۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ (الطور:48)

ترجمہ: پس آپ اپنے رب کے حکم سے صبر کیجئے۔

حضرت ایوبؑ نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا لہٰذا حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر و استقامت کی بناپر " نِعْمَ الْعَبْدُ " یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔

قرآن کریم کی سورۃ احقاف آیت نمبر 35 میں صبر کو اللہ تعالیٰ نے بڑے حوصلے والے رسولوں کی سنت قرار دیا ہے۔

دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوشخبری کے حق دار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔ (البقرہ: 155)

ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی تکلیف یا مصیبت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں۔ اسی میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔

سوال نمبر5: خالی جگہ پُر کیجئے؟

i۔ صبر و شکر ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں۔

i۔ قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید آئی ہے۔

iii۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو صبر کرنے کا حکم دیا۔

iv۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

v۔ دکھ تکلیف کو اللہ ہی دور کر سکتا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ صبر و شکر ایک مسلمان کے ایسے اوصاف ہیں جو کامل ہونے کی دلیل ہیں۔

(الف) قوم کے (ب) مذہب کے

(ج) ملت کے (د) ایمان کے ✓

2۔ ایک مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

(الف) صبر و شکر کو ✓ (ب) حکومت کو

(ج) اجتماعیت کو (د) سیاست کو

3۔ صبر کے لغوی معنی ہیں۔

(الف) جاننا (ب) روکنا

(ج) بچانا (د) روکنا اور برداشت کرنا ✓

4۔ شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔

(الف) دو (ب) تین ✓

(ج) چار (د) پانچ

5۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو تو تمہیں دیا جائے گا۔

(الف) بہت کم (ب) اور زیادہ ✓

(ج) بلند مقام (د) زیادہ صلہ

6۔ مصیبت کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

(الف) مال کی (ب) طاقت کی

(ج) اہمیت کی (د) مدد کی ✓

7۔ بے شک اللہ تعالیٰ ساتھ ہے۔

(الف) نیکوکاروں کے (ب) نمازیوں کے

(ج) صبر کرنے والوں کے ساتھ ✓ (د) یتیموں کے

8۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔

(الف) حضرت محمد ﷺ کو (ب) حضرت آدم علیہ السلام کو

(ج) حضرت ابراہیمؑ (د) حضرت ایوبؑ ✓

9۔ نعم العبد کا لقب دیا گیا۔

(الف) حضرت ایوبؑ ✓ (ب) حضرت ادریسؑ

(ج) حضرت موسیٰؑ (د) حضرت عیسیٰؑ

10۔ تکلیف یا مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہیے۔

(الف) اللہ کی رضا کے لیے ✓ (ب) اللہ کے شکر کے لیے

(ج) صبر کے لیے (د) آخرت کے لیے

11۔ شکر کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

(الف) اُستاد (ب) والدین

(ج) پاک پیغمبرؐ (د) اللہ ✓

12۔ شکر کا معنی ہے۔

(الف) چرچا کرنا (ب) برداشت کرنا

(ج) قابو پانا (د) احسان ماننا ✓

13۔ ایک مسلمان کے وہ اوصاف جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔

(الف) عدل و مساوات (ب) صبر و شکر

(ج) تقویٰ و توکل (د) یہ سب ✓

14۔ خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔۔۔

(الف) مسلمان کی (ب) مرد کی ✓

(ج) حکومت کی (د) معاشرہ کی

15۔ فرضیت جہاد سے پہلے بہترین عمل ہے۔

(الف) نماز (ب) ہجرت ✓

(ج) روزہ (د) حج

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: صبر کے معنی اور مفہوم لکھیں؟

جواب: صبر کا لغوی معنی: صبر کا لغوی معنی روکنا اور برداشت کرنا ہے

صبر کا اصطلاحی مفہوم:

روزمرہ زندگی میں پریشانی تکلیف اور ناخوشگوار حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے ہمت سے کام لینا اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

سوال نمبر 2: شکر سے کیا مُراد ہے؟

جواب: شکر کے لغوی معنی ہیں کہ کسی کے احسان و عنایت پر اسکی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات و احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اسکے احسانات پر سجدہ شکر ادا کیا جائے۔

سوال نمبر 3: ترجمہ کیجیے۔ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

جواب: ترجمہ: اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور دیا جائے گا۔

سوال نمبر 4: وہ کون سے اوصاف ہیں جو کسی مسلمان کے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں؟

جواب: صبر اور شکر ایک مسلمان کے وہ اوصاف ہیں جو اس کے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں۔

سوال نمبر5: مومن کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں صبر کو کیوں اہمیت دی گئی ہے۔

جواب: ایک مومن کو جب کسی دکھ، تکلیف یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑے تو اُسے سوچنا چاہیے کہ یہ میری آزمائش ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا مجھے اِس موقع پر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے اور اگر ایسے مواقع پر صبر کا دامن تھامے رکھا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہترین اجر کی امید ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ اطمینان و ثابت قدمی کے ساتھ سخت و مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ ہر پریشانی اور گھبراہٹ سے نجات دلائے گا۔

سوال نمبر6: اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر کو نعم العبد کہا ہے؟

جواب: حضرت ایوبؑ نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا لہٰذا حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر و استقامت کی بنا پر " نِعْمَ الْعَبْدُ " یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔

سوال نمبر7: مسلمان کو دُکھ اور تکلیف کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر مسلمان پر کوئی تکلیف یا مصیبت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں۔ اسی میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔

سوال نمبر8: کسی مصیبت یا مشکل میں ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی تکلیف یا مصیبت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں۔ اسی میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔

عائلی زندگی کی اہمیت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1: عائلی زندگی سے کیا مُراد ہے؟

جواب: عائلی زندگی:

عائلی زندگی سے مراد ہے خاندانی زندگی۔ انسان پیدائش سے موت تک تمام زندگی اپنے خاندان ہی میں گزارتا ہے۔ خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بنا پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن کی ابتدا بھی خاندانی نظام سے ہوئی اور اِس کی بقا کیلئے بھی اِس کا قیام ضروری ہے گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو ہے اور معاشرے کے اثرات خاندان پر مرتب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2: خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھیں ؟

جواب: خاندانی نظام:

معاشرے کی بنیاد خاندانی نظام اور مرد و عورت کی پاکیزہ عائلی زندگی پر ہے اِس پاکیزگی کے متاثر ہونے سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی ایڈز جیسے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں اِس لئے اسلام نے اللہ کی قائم کی ہوئی حدود پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اِس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں معاشرے کی شیرازہ بندی ناممکن ہے اور معاشرہ انتشار سے نہیں بچ سکتا۔

خوشحال خاندانی زندگی کا معاشرتی کردار:

عائلی زندگی کا معنی ہے خاندانی زندگی اور خاندانی زندگی اُسی صورت میں بہتر ہو سکتی ہے کہ جب معاشرے کے تمام افراد خوشحال ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوں۔ لہٰذا گھر یا خاندان انسان کی اولین درسگاہ یا تربیت گاہ ہے گھر کا ماحول صالح ہو گا تو وہاں پرورش اور تربیت پانے والے بچے بھی اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل ہونگے اور آئندہ معاشروں میں اپنا صالح کردار ادا کریں گے

اولاد کی تربیت:

البتہ اِس سے قبل اِن کی پرورش اور تربیت بہتر بنانا ماں باپ کا فرض ہے جیسے کوئی کاشتکار جسے اپنی زمین یا کھیت سے والہانہ محبت ہوتی ہے بہترین گندم کی فصل کی تیاری کیلئے وہ اِس میں شاندار بیج بوتا ہے۔ پانی دیتا ہے، زمین کو نرم کرتا ہے، کھاد ڈالتا ہے، حوادث سے بچاتا ہے۔ جب بیج سے پودا نکلتا ہے تو چند ماہ تک فصل کی پوری نگہبانی کرتا ہے یہ ساری جدوجہد کرنے کے بعد ایک ایک بیج سے ہزاروں دانوں کی ڈالیاں نکلتی ہیں جو سب کے لئے رزق اور خوشحالی کا باعث ہوتی ہے۔

اولاد کی پرورش اور ان کی شادی کی ذمہ داری:

اِسی طرح ایک گھر یا خاندان میں پہلے میاں بیوی آپس میں انتہائی پیار و محبت اور احساس و ہمدردی سے رہتے ہیں پھر جب ان کی اولاد ہوتی ہے تو اُن کی تربیت نیک اور صالح کرتے ہیں اِن میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا احساس پیدا کرتے ہیں ان کو اعلیٰ تعلیم و تربیت کا سامان مہیا کرتے ہیں اِن کو برائی اور گناہوں سے بچاتے ہیں پھر جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو شادیاں کر کے اُن کے گھر آباد کرتے ہیں اور اُن سے مزید خونی رشتے پھلتے پھولتے ہیں۔

نسل انسانی کی بقاء:

جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: (ترجمہ) "تمہیں ایک جان (حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اِسی ایک جوڑا تخلیق کیا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں" قرآن حکیم کی اِس آیت سے ثابت ہوا کہ نسل انسانی کی بقاء اور تسلسل کیلئے مرد اور عورت کا جوڑا بننا ضروری ہے کیونکہ انہیں کے باہمی تعلق سے آگے اولاد ہو گی۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ میں رشاد ہے: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں" اِس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ شوہر اور بیوی کا باہمی تعلق کسان اور کھیت کا ہے کسان کھیت میں صرف سیر و تفریح کے لئے نہیں جاتا بلکہ پیداوار کے لئے جاتا ہے اِسی طرح نسل انسانی کے کسان یعنی مرد کو انسانیت کی اِس کھیتی میں اِسی مقصد کے لئے جانا چاہیے کہ پیداوار ہو گی۔ اِسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نکاح میری سنت ہے جس نے میری اِس سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں"۔

مندرجہ بالا قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عائلی زندگی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اِسی عائلی زندگی کے بہتر انداز پر ہے انسان کی دنیاوی اور اُخروی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر 3 : زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

جواب: زوجین:

زوجین سے مراد شوہر اور بیوی ہیں یہ ایک ایسا پاکیزہ رشتہ ہے جس پر خاندان کی بنیاد ہوتی ہے۔

زوجین کے حقوق و فرائض:

اگر زوجین ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور قرآن و سنت کی روشنی میں پورے کریں تو معاشرہ ایک مثالی معاشرہ قائم ہو گا۔ اور اِن کے آپس کے حقوق درج ذیل ہیں:۔

بیوی کے حقوق:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت (نان نفقہ) مرد کی ذمہ داری ہے اسے چاہیے کہ اپنی مالی حالت کے مطابق بیوی بچوں کے لئے اخراجات و لباس اور مکان کا بندوبست کرے۔ بیوی کو اپنے مہر میں دی گئی رقم یا دیگر اپنی ذاتی ملکیت رکھنے اور کاروبار کرنے کا جائز حدود میں اختیار دے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اِس پر ظلم زیادتی نہ کرے اس معاملے میں اللہ سے ڈرے اور عدل و احسان کا رویہ اختیار کرے۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

ترجمہ: تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔

شوہر کے حقوق:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ (النساء: 34)

ترجمہ: نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اِس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی عدم موجودگی میں اِس کی تمام اشیاء کی ایک امانت کی طرح حفاظت کرے اِس کے راز افشانہ کرے گھر کی باتیں دوسروں کو نہ بتائے اور اِس کے اموال و اشیاء کے ساتھ ساتھ اِس کی آبرو اور اِس کے نسب و نسل کی بھی حفاظت کرے۔ آنحضور ﷺ کی زندگی بھی ہمارے لئے مینارہ نور ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

"کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اِسے مسرت ہو اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اِس کی عدم موجودگی میں اِس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔"

شوہر کے حقوق:

۱۔ بیوی کو چاہیے کہ اپنے خاوند کی ہر ممکن اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

۲۔ گھر میں امن و سکون قائم رکھے۔

۳۔ اپنی عفت و عصمت اور عزت و آبرو کی پوری حفاظت کرے۔

۴۔ شوہر کے مال و متاع کی پوری نگہبانی کرے۔

۵۔ شوہر پر اپنی محبتیں نچھاور کرے اور اِس کے لئے سنگھار کرے۔

۶۔ شوہر کی خدمت اور عزت و احترام میں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دے۔

۷۔ خاوند کے آرام و سکون کا مکمل خیال رکھے۔

۸۔ شوہر کے اقرباء سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

بیوی کے حقوق:

شوہر کی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کو پورا کرنا شوہر کے لئے لازم ہے تاکہ خاندانی زندگی بہتر سے بہتر گزر سکے۔ اور وہ حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔ نکاح کے بعد عورت کا حق مہر اِسے فوراً ادا کیا جائے۔

۲۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔

۳۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔

سوال نمبر 4: اولاد کے حقوق و فرائض کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اولاد کے حقوق و فرائض:

اسلام میں والدین پر اولاد کے حقوق مقرر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ۔

اولاد کے حقوق:

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی طرح پرورش کریں۔ تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کریں اور بعد اچھی جگہ ان کی شادی کریں اولاد کے درمیان عدل وانصاف قائم رکھیں والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد صالحہ ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہوتی ہے۔

اولاد کے فرائض:

اولاد کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا والدین کا ہر حکم بجا لائیں۔ ان سے رحمت محبت اور نرمی کا رویہ اختیار کریں اِن کی رائے کو اپنی رائے پر مقدم رکھیں۔ خاص طور پر جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اِن کے جذبات کا خیال رکھتے ہئے ان سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں اپنی مصروفیات سے مناسب وقت اِن کے لئے مختص کریں ان کی بھرپور خدمت کریں ان کی وفات کے بعد اِن کے لئے مغفرت کی دعا کریں جیسا کہ قرآن پاک کا ارشاد ہے:۔

فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۔ (الإسراء: 24-23)

ترجمہ: ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور اِن سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو اِن کے لئے جھکائے رکھو کہو اے رب! اِن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ اِن دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اولاد کے حقوق و فرائض:

۱۔ رزقِ حلال سے بچے کی پرورش کی جائے۔

۲۔ بچے کی تعلیم تربیت کا مکمل خیال رکھا جائے۔

۳۔ بچے میں جرات، بہادری اور خود اعتمادی جیسی صفات پیدا کی جائیں۔

۴۔ بچے میں تعاون و ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۵۔ بچے کے سامنے اپنے آپ بحیثیت نمونہ پیش کیا جائے۔

۶۔ تقویٰ اور پرہیز گاری جیسی صفات پیدا کی جائیں۔

۷۔ جب اولاد جوان ہو جائے اُن کی شادی بیاہ کا بندوبست کیا جائے۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا : دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ عائلی زندگی سے کیا مراد ہے؟

(الف) معاشی زندگی (ب) معاشرتی زندگی

(ج) سیاسی زندگی (د) خاندانی زندگی ✓

2۔ انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی گزارتا ہے۔

(الف) گھر میں (ب) بازار میں

(ج) خاندان میں ✓ (د) مسجد میں

3۔ انسانی تمدن کی ابتداء ہوئی۔

(الف) خاندان سے ✓ (ب) افراد سے

(ج) معاشرے سے (د) تعلقات سے

4۔ زوجین خاندان کے اہم ستون ہیں۔

(الف) دو ✓ (ب) تین

(ج) چار (د) پانچ

5۔ احصان کا معنی ہے۔

(الف) اتفاق ہونا (ب) قلعہ بند ہو کر بیٹھ جانا ✓

(ج) اکٹھے ہونا (د) نکاح ہونا

6۔ نکاح ایک جوڑے کے درمیان کس قسم کی زندگی کی بنیاد فراہم کرتا ہے؟

(الف) اخروی زندگی (ب) روزمرہ زندگی

(ج) عائلی زندگی ✓ (د) دینی زندگی

7۔ عائلی زندگی کا مقصد ہے۔

(الف) خوشگوار زندگی (ب) نسل انسانی کی بقا ✓

(ج) نکاح کرنا (د) مل جل کر رہنا

8۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ہے۔

(الف) اولاد پر (ب) معاشرے پر

(ج) مرد پر ✓ (د) حکومت پر

9۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اچھی عورت وہ ہے جب شوہر اسے دیکھے تو اُسے۔

(الف) مسرت ہو (ب) راحت ہو ✓

(ج) سکون ملے (د) رنج نہ ہو

10۔ اسلام میں والدین پر اولاد کے حقوق ہیں۔

(الف) مستحب (ب) لازم

(ج) فرض ✓ (د) مقرر

11۔ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ:

(الف) بیماری سے (ب) دوزخ سے ✓

(ج) آرام سے (د) غفلت سے

12۔ زَوْجَیْن سے کیا مراد ہے؟

(الف) بیوی (ب) شوہر

(ج) میاں بیوی ✓ (د) بہن بھائی

13۔ اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ۔

(الف) برائیوں سے (ب) دوزخ سے ✓

(ج) گناہوں سے (د) فساد سے

14۔ وارث کے حق میں کتنی وصیت جائز ہے۔

(الف) 1/3 ✓ (ب) 1/2

(ج) 2/3 (د) 1/5

15۔ لفظ "عِصَمِ" کا مطلب ہے۔

(الف) شہرت (ب) عزت ✓

(ج) طاقت (د) دولت

16۔ خیر کا معنی ہے۔

(الف) اچھا ہے (ب) برا

(ج) نقصان دہ (د) نفع بخش ✓

17۔ قرآن مجید میں رشتہ ازدواج کو کیا نام دیا گیا ہے؟

(الف) محصن (ب) مبلغ

(ج) احصان (د) زوجین ✓

18۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے ہو۔

(الف) شہروں (ب) اہل وعیال ✓

(ج) پڑوسیوں (د) اساتذہ

19۔ بیوی کے اخراجات کی ذمہ داری ہے۔

(الف) باپ کی (ب) ماں کی

(ج) بھائی کی (د) شوہر کی ✓

20۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کا مال کسی کو دے۔

(الف) بغیر اجازت ✓ (ب) اُدھار

(ج) امانت کے طور پر (د) قرض کے طور پر

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1 : عائلی زندگی کی دو سطور میں تعریف کریں؟

جواب: عائلی زندگی سے مراد ہے خاندانی زندگی۔ عائلی زندگی کا معنی ہے خاندانی زندگی اور خاندانی زندگی اُسی صورت میں بہتر ہو سکتی ہے کہ جب معاشرے کے تمام افراد خوشحال ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوں۔

سوال نمبر2: حقوق زوجین سے متعلق کسی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں؟

جواب: ترجمہ: نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

سوال نمبر3: اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو کون سا تعلق قرار دیا ہے؟

جواب: "تمہیں ایک جان (حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اسی ایک جوڑا تخلیق کیا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں"

سوال نمبر4: خاندان اور معاشرے کا باہمی تعلق بیان کریں۔

جواب: انسانی تمدن کی ابتدا بھی خاندانی نظام سے ہوئی اور اس کی بقا کیلئے بھی اس کا قیام ضروری ہے گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو ہے اور معاشرے کے اثرات خاندان پر مرتب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر5: اسلام نے انسانی معاشرے میں کس چیز کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے؟

جواب: معاشرے کی بنیاد خاندانی نظام اور مرد و عورت کی پاکیزہ عائلی زندگی پر ہے اس پاکیزگی کے متاثر ہونے سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی ایڈز جیسے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں اس لئے اسلام نے اللہ کی قائم کی ہوئی حدود پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں معاشرے کی شیرازہ بندی ناممکن ہے اور معاشرہ انتشار سے نہیں بچ سکتا۔

سوال نمبر6: معاشرے کے دو اہم ستون کون کون سے ہیں؟

جواب: زوجین یعنی شوہر اور بیوی معاشرے کے دو اہم ستون ہیں یہ ایک ایسا پاکیزہ رشتہ ہے جس پر خاندان کی بنیاد ہوتی ہے۔

سوال نمبر7: عائلی زندگی کی اہمیت کے حوالے سے قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: "تمہیں ایک جان (حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اسی ایک جوڑا تخلیق کیا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں"

سوال نمبر8: عائلی زندگی کے مقاصد کیا ہیں؟ مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک عائلی زندگی کا مقاصد نسل انسانی کی بقاء اور اس کی افزائش ہے۔ اور اس پاکیزہ زندگی کا واحد راستہ عقدِ نکاح ہے۔

سوال نمبر9: قرآن مجید نے نیک بیوی کی کیا صفت بیان کی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ (النساء: 34)

ترجمہ: نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اِس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

سوال نمبر10: نبی کریم ﷺ نے اچھی عورت (اچھی بیوی) کی کیا صفات بیان کی ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

"کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اِسے مسرت ہو اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اِس کی عدم موجودگی میں اِس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔"

سوال نمبر11: بیوی کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: بیوی کے حقوق:

شوہر کی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کو پورا کرنا شوہر کے لئے لازم ہے تاکہ خاندانی زندگی بہتر سے بہتر گزر سکے۔ اور وہ حقوق درج ذیل ہیں:

ا۔ نکاح کے بعد عورت کا حق مہر اِسے فوراً ادا کیا جائے۔

۲۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔

۳۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔

سوال نمبر 12: خاوند کے تین حقوق بیان کیجیے۔

جواب: شوہر کے حقوق:

۱۔ بیوی کو چاہیے کہ اپنے خاوند کی ہر ممکن اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

۲۔ گھر میں امن و سکون قائم رکھے۔

۳۔ اپنی عفت و عصمت اور عزت و آبرو کی پوری حفاظت کرے۔

سوال نمبر 13: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے متعلقہ آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور اِن سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو اِن کے لئے جھکائے رکھو کہو اے رب! اِن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ اِن دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

سوال نمبر 14: اولاد کے فرائض مختصراً تحریر کریں۔

جواب: اولاد کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا والدین کا ہر حکم بجا لائیں۔ ان سے رحمت محبت اور نرمی کا رویہ اختیار کریں اِن کی رائے کو اپنی رائے پر مقدم رکھیں۔ خاص طور پر جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اِن کے جذبات کا خیال رکھتے ہئے ان سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں اپنی مصروفیات سے مناسب وقت اِن کے لئے مختص کریں ان کی بھرپور خدمت کریں ان کی وفات کے بعد اِن کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

سوال نمبر 15: والدین کے چند فرائض لکھیں۔

جواب: والدین کے فرائض:

۱۔ رزقِ حلال سے بچے کی پرورش کی جائے۔

۲۔ بچے کی تعلیم تربیت کا مکمل خیال رکھا جائے۔

۳۔ بچے میں جرات، بہادری اور خود اعتمادی جیسی صفات پیدا کی جائیں۔

۴۔ بچے میں تعاون و ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۵۔ بچے کے سامنے اپنے آپ بحیثیت نمونہ پیش کیا جائے۔

۶۔ تقویٰ اور پرہیز گاری جیسی صفات پیدا کی جائیں۔

۷۔ جب اولاد جوان ہو جائے اُن کی شادی بیاہ کا بندوبست کیا جائے۔

سوال نمبر16: قرآن نے رشتہ ازواج کو کیا نام دیا ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قرآن نے رشتہ ازدواج کو احصان کا نام دیا ہے۔ احصان کا مطلب ہے "قلعہ بند ہو کر محفوظ ہو جانا" چونکہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد زوجین "مُحصِن" یعنی قلعہ بند یا محفوظ ہو جاتے ہیں۔ غیر اخلاقی حملوں سے بچاؤ کے لیے انہیں ایک مضبوط دیوار اور حصار مل جاتا ہے۔

سوال نمبر17: اہلِ خانہ سے حسنِ سلوک سے متعلقہ حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں؟

جواب: ترجمہ: تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔

سوال نمبر18: زوجین سے کیا مراد ہے؟

جواب: زوجین سے مراد ہے میاں بیوی جن سے گھریلو زندگی کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

سوال نمبر19: اولاد کے دو حقوق لکھیں۔

جواب: والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی طرح پرورش کریں تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کریں اور بعد اچھی جگہ ان کی شادی کریں اولاد کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھیں والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد صالحہ ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہوتی ہے۔

ہجرت و جہاد

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: ہجرت سے کیا مراد ہے۔ سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب: ہجرت: ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہے۔

ہجرت کا اسلامی مفہوم:

اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں، برسر اقتدار لوگ انہیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں لہذا ان کو وہاں اسلام پر زندگی گزارنا مشکل ہو تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔

سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں حکم:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا۔ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

عَفُوًّا غَفُورًا۔ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔ (النساء: 97-100)

ترجمہ: "جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتہ ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم عاجز و ناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گھر کی طرف نکل جائے۔ پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

سوال نمبر2: ہجرت کرنے والوں کو سورہ نحل میں کیا بشارتیں دی گئی ہیں؟

جواب: ہجرت کرنے والوں کیلئے بشارتیں:

سورۃ النحل میں ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ (النحل: 41-42)

ترجمہ: "جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لئے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ (اسے) جانتے۔ یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں"۔

اسی طرح ہجرت کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے حق دار بھی قرار پاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (النحل: 110)

ترجمہ: "پھر جن لوگوں نے بلائیں اُٹھانے کے بعد ترکِ وطن کیا پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے۔ بے شک تمہارا پروردگار ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحم کرنے والا ہے۔"

سوال نمبر 3: جہاد سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں

جواب: جہاد:

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم ہے" حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب خاندان اور قوم کی جانیں قربان کر دینا۔ حق کے دشمنوں کی تدبیروں اور کوششوں کو ناکام بنانا۔ ان کے حملوں کو روکنا اس کے لیے میدان جنگ میں آکر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

جہاد ایک منظم کوشش کا نام ہے اور اسلام میں اس کے واضح اصول و ضوابط ہیں۔ جہاد کے لئے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔

جہاد کی اقسام:

جہاد کی اہمیت اور فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کی مختلف اقسام ہیں۔

(1) جہاد بالعلم:

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالعلم" ہے۔ جہاد بالعلم سے مراد اپنے قلم اور زبان کے ذریعے طاغوتی قوتوں اور اِسلام دشمن عناصر کا پردہ چاک کرنا ہے۔ دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے اور اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ اگر انسان عقل و شعور اور علم و دانش رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کو بھی اس سے فیض پہنچائے قرآن نے یہ بات اس طرح واضح فرمائی:۔

اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل: 125)

ترجمہ: "لوگوں کو اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کر دو۔ اور اِن سے مجادلہ (بحث و مباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو۔"

اسی طرح علمی انداز میں دین کی دعوت و تبلیغ بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اور نتائج و افادیت کی بنا پر اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ الفرقان میں اسے "جِهَادًا كَبِيرًا" قرار دیا گیا ہے۔

(2) جہاد بالمال:

جہاد کی ایک اور قسم "جہاد بالمال" ہے۔ دین کی سربلندی، اشاعت اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال و دولت کو خرچ کرنا جہاد بالمال کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال و دولت عطا کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اسے اللہ کی رضا کے راستے میں خرچ کیا جائے اور حق کی حمایت و نصرت کے سلسلے میں انفاق سے گریز نہ کیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ۔ (التوبة: 20)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں مالوں اور جانوں سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبے پر فائز ہیں۔

انسان کو اپنے مال و دولت کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہوتی ہے اور اِسے خرچ کرنے کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے وہ مزید بڑھتا چلا جائے لیکن ایک مومن کی یہ خوبی ہے کہ وہ اِس مال کو جمع کرنے کی بجائے اِسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اِس افضل و اعلیٰ جہاد میں شریک ہو جاتا ہے۔

(3) جہاد بالنّفس:

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالنّفس" یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا بھی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دی جائے۔ عام طور پر جب لفظ جہاد بولا جاتا ہے تو اس سے یہی جہاد مراد ہوتا ہے۔ جس کو قرآن میں قتال کہا گیا ہے۔

جہاد کے لیے جنگی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اور جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ (۱۵۴۔ سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں، (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

شہید کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان کے لیے اجر عظیم، جنتوں اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

فرائض کی ادائیگی کے ذریعے جہاد:

جہاد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہر نیک کام اور فرض کی ادائیگی میں اپنی جان و مال اور دماغ کی پوری قوت صرف کی جائے۔

حج مبرور:

ایک مرتبہ عورتوں نے جہاد کی اجازت چاہی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارا جہاد حج مبرور ہے"۔

والدین کی خدمت کے ذریعے جہاد:

ایک صحابیؓ جہاد میں شرکت کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ماں باپ ہیں۔ اس نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا تو تم ان کی خدمت کے ذریعے جہاد کرو۔

ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق وعدل کہنا:

اسی طرح کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق وعدل کہنے کو بھی جہاد بلکہ بہت بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

سوال نمبر4: جہاد اکبر کسے کہا گیا ہے؟ تفصیلاً بتائیے۔

جواب: جہاد اکبر:

بعض علماء کی رائے میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور وہ اسے "جہاد اکبر" قرار دیتے ہیں۔ بعض صحیح احادیث اور قرآن کریم سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔ (النازعات: 40-41)

ترجمہ: ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہو گا اور جس نے اپنے نفس کو ہر بری خواہش سے روکا۔ تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہو گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ۔

(العنکبوت: 69)

ترجمہ: جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جہاد کیا (یعنی محنت اور تکلیف اُٹھائی) ہم ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

نفس کی اصلاح کر کے اُسے کتاب و سنت کا مُطیع و تابع کر دینا۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:۔

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔ (الترمذی)

ترجمہ: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔

سوال نمبر 5: جہاد کے فضائل بیان کیجئے؟

جواب: جہاد کے فضائل:

جہاد ایک منظم کوشش کا نام ہے۔ دین اسلام میں اس کے واضح اصول و ضوابط ہیں۔

جہاد کے لئے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔

قرآن کی روشنی میں جہاد کے فضائل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا۔ (النساء: 74)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔

پھر سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ (سورۃ بقرہ: 154)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں، (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

احادیث کی روشنی میں جہاد کے فضائل:

جہاد کی فضیلت و اہمیت حضور نبی کریم ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات میں واضح ہو جاتی ہے۔

"سب لوگوں سے زیادہ اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو جہاد کے لیئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اس کی پشت پر بیٹھ کر دوڑتا پھرتا ہے۔ جب بھی وہ کسی دشمن کے آنے کا شور یا دشمن کی طرف چلنے کا کھٹکا سنتا ہے تو تیزی سے دوڑ پڑتا ہے۔ وہ شہادت اور موت کو موت کی جگہوں سے تلاش کر رہا ہوتا ہے"۔ (مسلم)

"جنت تلواروں کے سائے تلے ہے"۔ (مسلم)

"اللہ کے راستے میں جس آدمی کے پاؤں پر غبار پڑی اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی"۔ (البخاری)

جہاد کی برکتیں، فوائد اور حکمت:

تکمیلِ ایمان، ظلم سے نجات، کافروں سے آزادی، خلافت کا قیام، امن کا قیام، فلاح یعنی حقیقی کامیابی، اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ، فتنہ ارتداد کا علاج، پاکیزہ روزی مالِ غنیمت وغیرہ۔

حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: حقوق العباد کی فہرست بنایئے؟

جواب: حقوق العباد:

بندوں کے ایک دوسرے پر عائد حقوق حقوق العباد کہلاتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے انسان کو برابری کا حق دیا۔

(1) ملازموں اور خدمات گاروں کے حقوق:

ملازموں اور خدمات گاروں کے ساتھ اپنے برابری کے سلوک سے عملی نمونہ پیش کیا اور ان کے اس حق کے بارے میں خاص طور پر تاکید فرمائی۔

(2) ہمسایوں کے حقوق:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں خاص طور پر تاکید فرمائی: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

جبرائیلؑ بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وارثت میں شریک کر دیں۔

(3) والدین کے حقوق:

ماں باپ کی حیثیت سے انسان کو حضرت محمد ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں بہت سے حقوق حاصل ہوئے۔ والدین سے حسن سلوک کو اسلام نے اپنی اساسی تعلیم قرار دیا ہے۔ ہر مرد اور عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرنا فرض ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والدین کی خدمت کرنے کو جہاد سے افضل قرار دیا۔ روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شریک جہاد ہونے کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم ماں باپ کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو یعنی ان کی خدمت سے ہی جہاد کا ثواب مل جائے گا۔

(4) عورتوں کے حقوق:

حضور ﷺ نے اپنے عمل سے عورتوں کے احترام کا حق دیا۔ روزِ اول سے اسلام نے عورت کے مذہبی، سماجی، معاشرتی، قانونی، آئینی، سیاسی اور انتظامی کردار کا نہ صرف اعتراف کیا بلکہ اس کے جملہ حقوق کی ضمانت بھی فراہم کی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے، اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔"

1۔ عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو۔

2۔ خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

3۔ عورتوں سے نیک سلوک کرو۔

(5) زوجین کے حقوق:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت (نان نفقہ) مرد کی ذمہ داری ہے اسے چاہیے کہ اپنی مالی حالت کے مطابق بیوی بچوں کے لئے اخراجات و لباس اور مکان کا بندوبست کرے۔ بیوی کو اپنے مہر میں دی گئی رقم یا دیگر اپنی ذاتی ملکیت رکھنے اور کاروبار کرنے کا جائز حدود میں اختیار دے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اِس پر ظلم زیادتی نہ کرے اس معاملے میں اللہ سے ڈرے اور عدل و احسان کا رویہ اختیار کرے۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔

بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی عدم موجودگی میں اِس کی تمام اشیاء کی ایک امانت کی طرح حفاظت کرے اِس کے راز افشانہ کرے گھر کی باتیں دوسروں کو نہ بتائے اور اِس کے اموال و اشیاء کے ساتھ ساتھ اِس کی آبرو اور اِس کے نسب و نسل کی بھی حفاظت کرے۔

(6) رشتہ داروں کے حقوق:

اسلام رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور اچھے برتاؤ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ رشتہ دار مفلس و محتاج ہوں اور کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو حسبِ استطاعت ان کی مالی مدد کرتے رہنا اسی طرح ان کی خوشی و غمی میں ہمیشہ شریک رہنا، صلہ رحمی کرنا اور کبھی بھی ان کے ساتھ قطع تعلق نہ کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ قرآن و حدیث میں پتہ چلتا ہے کہ رشتہ داروں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ نے کتنی اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔

(7) مریضوں کے حقوق:

آپ ﷺ نے بیماروں کی عیادت کی تلقین فرمائی۔ اسطرح بیمار کو یہ حق ملا کہ اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہے۔ اور اللہ سے محبت کا تقاضا ہے نبی کریمؐ خود بھی مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کی صحت یابی کی دعا کرتے

تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا اس کے بندوں سے بے تعلق نہیں ہو سکتا۔ مریض کی غم خواری اور ہمدردی سے غفلت برتنا دراصل اللہ سے غافل ہونا ہے۔

(8) مہمانوں کے حقوق:

اسلام میں مہمانوں کے حقوق کے بارے میں بہت زور دیا گیا ہے۔ ان سے حسن سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ رسولؐ اللہ کے گھر میں جب کوئی مہمان آتا تو آپ اس کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ مہمانوں کی خاطر و مدارات کرنا انبیاءؑ کی سنت ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مفہوم: "پھر وہ جلدی سے گھر میں جا کر ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کر کے بھنوا کر لائے اور مہمانوں کے سامنے پیش کیا"۔ (سورۃ الذاریات)

(9) مزدوروں کے حقوق:

مزدور کو حق دیا کہ اسے اس کی مزدوری فوری طور پر ادا کی جانی چاہیے۔ دین اسلام ہی مزدوروں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ مزدور کے حقوق کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے جس میں نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

(10) یتیموں کے حقوق:

آپ ﷺ کے فرمودات سے یتیم کو یہ حق حاصل ہوا کہ اس سے حسن سلوک کیا جائے اور اسکی ضروریات پوری کی جائیں۔ یتیموں کے حقوق پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم میں تیئس مختلف مواقع پر یتیم کا ذکر کیا گیا ہے جن میں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، اُن کے اموال کی حفاظت اور اُن کی نگہداشت کرنے کی تلقین کی گئی ہے، اور اُن کے ساتھ زیادتی کرنے والے، ان کے حقوق و مال غصب کرنے والے پر وعید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ○ (النساء: 4 : 10)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں نری آگ بھرتے ہیں، اور وہ جلد ہی دہکتی ہوئی آگ میں جا گریں گے"

(11) قیدیوں کے حقوق:

حضور ﷺ نے خود اپنے عمل سے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔

جنگ بدر میں قیدیوں کو فدیہ لے کر انہیں آزاد کر دیا گیا اور جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور پڑھنا لکھنا جانتے تھے اُن کے ذمے یہ کام لگا دیا گیا کہ وہ دَس دَس مسلمان بچوں کو تعلیم دیں۔ اِس کے بعد وہ بھی آزاد ہیں۔

(12) غلاموں کے حقوق:

آپ ﷺ نے فرمایا غلاموں کا خیال رکھو۔ جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ، جو تم پہنو اسی میں سے ان کو پہناؤ۔ اگر وہ ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو انہیں فروخت کر دو اور انہیں سزا نہ دو۔

سوال نمبر2 : خطبہ حجتہ الوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق اور ان کے فرائض تحریر کیجئے؟

جواب: عورتوں کے حقوق:

۱۔ تمہاری بیویوں کا تم پر اور ان کا تم پر حق ہے۔

۲۔ انہیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق اچھا پہناؤ۔

۳۔ عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو۔

۴۔ خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۔ عورتوں سے نیک سلوک کرو۔

سوال نمبر 3: انسانی مساوات پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟

جواب: انسانی مساوات:

خطبہ حجتہ الوداع میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں اللہ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو تم میں سے زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے، بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ سارے انسان آدمؑ کی اولاد ہیں۔"

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر ا: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

1۔ انسانی زندگی، عزت و ناموس اور مال و اسباب کا تحفظ کس نے فراہم کیا؟

(الف) آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ نے ✓

(ب) بزرگان نے

(ج) جنگوں نے (د) صحابہؓ نے

2۔ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق انسان کو حق حاصل ہے کہ اس کے جان و مال کا تحفظ کرے۔

(الف) بھائی (ب) والد

(ج) معاشرہ ✓ (د) ہمسائے

3۔ حضور ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے انسان کو کس کا حق دیا:

(الف) سیاست کا (ب) حکومت کا

(ج) برابری کا ✓ (د) برتری کا

4۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ اپنے برابری کے سلوک سے نمونہ پیش کیا۔

(الف) نظریاتی (ب) عملی ✓

(ج) غیر منصفانہ (د) غیر عادلانہ

5۔ حضور ﷺ نے حقوق کی خاص طور پر تاکید کی ہے۔

(الف) بندوں کے (ب) فقیروں

(ج) ہمسایوں کے ✓ (د) دوستوں کے

6۔ نبی ﷺ نے فرمایا! جبرائیلؑ مجھے بار بار حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے۔

(الف) والدین کے ساتھ (ب) مجاہدین کے ساتھ

(ج) پڑوسی کے ساتھ ✓ (د) بچوں کے ساتھ

7۔ نبی ﷺ نے فرمایا! جبرائیلؑ کی بار بار تاکید سے مجھے خیال ہوا کہ ہمسائے کو میرے ساتھ شریک کر دیں گے۔

(الف) زندگی میں (ب) جنگ میں

(ج) وراثت میں ✓ (د) کاروبار میں

8۔ ہر فرد کسی نہ کسی کا ہوتا ہے۔

(الف) دشمن (ب) دیوانہ

(ج) ہمسایہ ✓ (د) افسر

9۔ نبی ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں والدین کو بہت سے ملے:

(الف) حقوق ✓ (ب) تحفظات

(ج) اموال (د) ارباب

10۔ نبی ﷺ نے بیمار کے بارے میں تاکید فرمائی۔

(الف) عیادت کی ✓ (ب) مدد کی

(ج) حفاظت کی (د) دوا کی

11۔ نبی ﷺ نے مزدور کو حق دیا کہ اس کی فوری طور پر ادا کی جائے۔

(الف) مزدوری ✓ (ب) تنخواہ

(ج) جائیداد (د) ملازمت

12۔ حضور ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ مظاہرہ فرمایا۔

(الف) حسن سلوک کا ✓ (ب) ظلم کا

(ج) پریشانی کا (د) انتقامی کارروائی کا

13۔ نبی ﷺ نے انسان کا حق دیا۔

(الف) خلوت و عزلت کا ✓ (ب) مداخلت کا

(ج) عبادت کا (د) سوال کا

14۔ آپ ﷺ نے انسان کی خلوت و عزلت یعنی پرائیویسی کے حق میں منع کیا۔

(الف) مداخلت سے ✓ (ب) مدافعت سے

(ج) معاونت سے (د) تعاون سے

15۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کس سے پیدا کیا۔

(الف) مرد اور عورت سے ✓ (ب) عورت سے

(ج) مرد سے (د) پانی سے

16۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مرد اور عورت سے پیدا کرنے کے بعد بانٹ دیا۔

(الف) جماعتوں اور قبیلوں میں ✓ (ب) گروہوں میں

(ج) فرقوں میں (د) لوگوں میں

17۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قبیلوں اور جماعتوں میں بانٹ دیا تاکہ وہ۔

(الف) پہچانے جا سکیں ✓ (ب) اکٹھے نہ ہو سکیں

(ج) حملہ نہ کر سکیں (د) اتحاد نہ کر سکیں

18۔ بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف ہے۔

(الف) مال (ب) دولت

(ج) بیٹے (د) تقویٰ ✓

19۔ آدمؑ کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ بنائے گئے۔

(الف) پانی سے (ب) سونے سے

(ج) چاندی سے (د) مٹی سے ✓

20۔ نبی ﷺ نے فرمایا فضیلت اور برتری کے سارے دعوے خون و مال کے بارے میں مطالبے اور انتقام میرے پاؤں تلے۔

(الف) روندے جا چکے ہیں ✓ (ب) موجود ہیں

(ج) تیر رہے ہیں (د) ڈوب رہے ہیں

21۔ آپ نے فرمایا قتل عمد کا لیا جائے۔

(الف) روپیہ (ب) جزیہ

(ج) قصاص ✓ (د) فدیہ

22۔ وہ قتل جو غیر ارادی طور پر لاٹھی یا پتھر لگنے سے کوئی ہلاک ہو جائے۔

(الف) قتل عمد ہے (ب) قتال

(ج) جہاد ہے (د) قتل غیر عمد ہے ✓

23۔ جان بوجھ کر اور ارادے سے کیا جانے والا قتل، کہلاتا ہے۔

(الف) قتل عمد ✓ (ب) قتل غیر عمد

(ج) حادثہ (د) اتفاق

24۔ قتل غیر عمد میں دیت ہے۔

(الف) سو اونٹ ✓ (ب) دو سو اونٹ

(ج) تین سو اونٹ (د) چار سو اونٹ

25۔ سو اونٹوں سے زیادہ دیت طلب کرنے والا کن لوگوں میں شمار ہو گا۔

(الف) جدید دور کے (ب) زمانہ قدیم کے

(ج) قرون وسطیٰ کے (د) زمانہ جاہلیت کے ✓

26۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں مارنے لگو۔

(الف) پتھر (ب) اینٹ

(ج) جانور (د) گردنیں ✓

27۔ آپ ﷺ نے فرمایا! دیکھا میں نے پہنچا دیا ہے۔

(الف) حق ✓ (ب) خط

(ج) مال (د) کام

28۔ پس اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ امانت رکھوانے والے کو پہنچانے کا۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) پابند ✓ (ب) پابند نہیں

(ج) زمہ دار نہیں (د) چوکیدار نہیں

29۔ نبی ﷺ نے کس قسم کے کاروبار کو ممنوع قرار دیا۔

(الف) سود ✓ (ب) تجارت

(ج) مزدوری (د) ملازمت

30۔ لوگو! خدا نے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے۔

(الف) میراث میں ✓ (ب) ملک میں

(ج) ریاست میں (د) گھروں میں

31۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اب وارث کے حق میں ایک تہائی سے زائد جائز نہیں۔

(الف) ہدایت (ب) بخشش

(ج) وصیت ✓ (د) نصیحت

32۔ وارث کے حق میں کتنی وصیت جائز ہے۔

(الف) 1/3 ✓ (ب) 1/2

(ج) 1/4 (د) 1/5

33۔ حرام کاری کی سزا ہے۔

(الف) گولی مارنا (ب) سنگسار ✓

(ج) گولہ باری (د) تلوار

34۔ نبی ﷺ نے فرمایا عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔

(الف) فوری ✓ (ب) دیر سے

(ج) قسطوں پر (د) مرضی سے

35۔ بدلہ دینا چاہیے۔

(الف) تحفے کا ✓ (ب) حساب کا

(ج) جواب کا (د) سلام کا

36۔ جو کوئی ضامن بنے تو اسے ادا کرنا چاہیے۔

(الف) تاوان ✓ (ب) ٹیکس

(ج) قرض (د) جرمانہ

37۔ اپنے جرم کا خود ہی ذمہ دار ہو گا۔

(الف) مجرم ✓ (ب) مجرم کا باپ

(ج) مجرم کا بھائی (د) مجرم کا ہمسایہ

38۔ تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے کہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں ایسے لوگوں کو جنہیں تم کرتے ہو۔

(الف) پسند (ب) نفرت

(ج) محبت (د) ناپسند ✓

39۔ عورتوں کو کام نہیں کرنا چاہیے۔

(الف) معیوب ✓ (ب) خاوند کا

(ج) والدین کا (د) پڑوسیوں کا

40۔ نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں کام لو۔

(الف) سختی سے (ب) فراخ دلی سے ✓

(ج) کرختگی سے (د) زور سے

41۔ عورتیں کوئی املاک نہیں تم نے انہیں امانت کے طور پر قبول کیا ہے۔

(الف) خدا کی ✓ (ب) ماں باپ کی

(ج) اساتذہ کی (د) رشتہ داروں کی

42۔ آپ ﷺ نے کن کے بارے میں اللہ سے ڈرنے اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

(الف) ماں باپ کے بارے میں (ب) قانون کے بارے میں

(ج) عورتوں کے بارے میں ✓ (د) دوستوں کے بارے میں

43۔ کسی عورت کو جائز نہیں کہ وہ شوہر کا مال کسی کو دے۔

(الف) ادھار (ب) اجازت کے بغیر ✓

(ج) قرض کے طور پر (د) امانت کے طور پر

44۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا ہے۔

(الف) بھائی ✓ (ب) رشتے دار

(ج) دوست (د) دشمن

45۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ مسلمان بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جسے اس کا بھائی عطا کر دے۔

(الف) ڈر کر (ب) خوف زدہ ہو کر

(ج) برضا اور رغبت ✓ (د) مجبور ہو کر

46۔ اگر غلام خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انہیں۔

(الف) سزا دو (ب) قتل کر دو

(ج) فروخت کر دو ✓ (د) باندھ دو

47۔ پڑوسی کے بارے میں بار بار تاکید کرتے رہے۔

(الف) حضرت عزرائیلؑ (ب) حضرت میکائیلؑ

(ج) حضرت جبرائیلؑ ✓ (د) حضرت اسرافیلؑ

48۔ جناب رسول اللہؐ نے خطبہ حجتہ الوداع میں خاص طور پر تاکید فرمائی۔

(الف) رشتہ داروں کے حقوق (ب) ہمسایوں کے حقوق ✓

(ج) ماں باپ کے حقوق (د) اولاد کے حقوق

49۔ قرآن پاک کی رو سے ترکہ کے زیادہ حق دار ہیں۔

(الف) رشتہ دار ✓ (ب) دوست

(ج) ہمسائے (د) منہ بولے بیٹے

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال نمبر 1: حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ نے انسان کو کیا تحفظ فراہم کیا؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسانی زندگی، عزت و ناموس اور مال و اسباب کا تحفظ فراہم کیا۔

سوال نمبر 2: ہمسائے کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے خاص طور پر کیا تاکید فرمائی؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

جبرائیلؑ بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وارثت میں شریک کر دیں۔

سوال نمبر 3: بیماروں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے بیماروں کی عیادت کی تلقین فرمائی۔ اسطرح بیمار کو یہ حق ملا کہ اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔

سوال نمبر 4: آپ ﷺ نے مزدور کی مزدوری کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

سوال نمبر 5: آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی مساوات کا درس کس طرح دیا۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں اللہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو تم میں سے زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے، بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ سارے انسان آدمؑ کی اولاد ہیں۔"

سوال نمبر6: قتل عمد اور قتل غیر عمد سے کیا مراد ہے؟

جواب: قتل عمد: جان بوجھ کر کسی بے گناہ کو قتل کرنا قتل عمد کہلاتا ہے۔

قتل غیر عمد:

قتل غیر عمد وہ قتل ہے جس میں کوئی شخص پتھر یا لاٹھی لگنے سے ہلاک ہو جائے جبکہ مارنے والے کا ارادہ قتل نہ ہو۔

سوال نمبر7: قتل عمد اور قتل غیر عمد کا بدلہ کیا ہے؟

جواب: قتل عمد کا قصاص دیا جائے گا۔ (یعنی قتل کے بدلہ قتل)۔

قتل غیر عمد کی صورت میں ایک سو اُونٹ دیت مقرر ہے۔

سوال نمبر8: قصاص اور دیت سے کیا مراد ہے۔

جواب: قصاص: قصاص سے مراد قتل کا بدلہ قتل ہے۔

دیت: دیت سے مراد مقتول کے وارثوں کو قتل کا جرمانہ ادا کرنا ہے۔ جو سو اُونٹ مقرر ہے۔

سوال نمبر9: نبی اکرم ﷺ نے حق وراثت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے۔ اس لیے اب وارث کے حق میں (ایک تہائی سے زائد میں) کوئی وصیت جائز نہیں۔ جان لو کہ لڑکا

اس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

سوال نمبر10: حضور اکرم ﷺ نے مجرم کی سزا کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور اکرم ﷺ فرمایا: دیکھو مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے۔

سوال نمبر11: نبی کریم ﷺ کے خطبہ کی روشنی میں عورت کے دو حقوق و فرائض بیان کیجیے۔

جواب: ا۔ تمہاری بیویوں کا تم پر اور ان کا تم پر حق ہے۔

۲۔ انہیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق اچھا پہناؤ۔

۳۔ عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو۔

سوال نمبر12: حضور اکرم ﷺ نے شوہر کے بیوی پر کیا حقوق بیان فرمائے؟

جواب: بیویوں پر تمہارا حق اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی غیر مرد سے آلودہ نہ کریں اور ایسے لوگوں کو تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں جن کو تم ناپسند کرت ہو۔ انہیں کوئی معیوب کام نہیں کرنا چاہیے، اگر وہ کوئی ایسا کام کریں تو خدا نے تمھیں یہ اختیار دیا ہے کہ تم ان کی سرزنش کرو، ان سے بستر میں علیحدگی اختیار کرو اور (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں) انہیں ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔

سوال نمبر13: حضور اکرم ﷺ نے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔

خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ، اچھی طرح پہناؤ۔

سوال نمبر14: حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی حقوق کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: لوگو! میری بات سنو اور سمجھو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔، کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جسے اس کا بھائی برضاد رغبت عطا کر دے۔

سوال نمبر15: غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا غلاموں کا خیال رکھو۔ جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ، جو تم پہنو اسی میں سے ان کو پہناؤ۔ اگر وہ ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو انہیں فروخت کر دو اور انہیں سزا نہ دو۔

سوال نمبر16: اولاد کے چار حقوق بیان کریں۔

جواب: اولاد کے حقوق:

1۔ اپنی اولاد کی اچھی طرح پرورش کریں۔

2۔ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دیں۔

3۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کا اہتمام کریں۔

4۔ اپنی اولاد کی اچھی جگہ ان کی شادی کریں اولاد کے درمیان عدل وانصاف قائم رکھیں۔

سوال نمبر17: حقوق کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حقوق کی دو اقسام ہیں۔

1۔ حقوق اللہ: یعنی اللہ کے حقوق۔

2۔ حقوق العباد: بندوں کے ایک دوسرے پر عائد حقوق حقوق العباد کہلاتے ہیں۔

سوال نمبر18: اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت اور برتری کا کیا معیار بیان کیا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت اور برتری کا معیار تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر19: بیماروں کے دو حقوق تحریر کریں۔

جواب: آپ ﷺ نے بیماروں کی عیادت کی تلقین فرمائی۔ اسطرح بیمار کو یہ حق ملا کہ اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہے۔

سوال نمبر20: بیویاں اگر معیوب کام کریں تو خاوند کو کیا حق حاصل ہے؟

جواب: اگر وہ کوئی ایسا کام کریں تو خدا نے تمھیں یہ اختیار دیا ہے کہ تم ان کی سرزنش کرو، ان سے بستر میں علیحدگی اختیار کرو اور (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں) انہیں ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔

سوال نمبر21: حرام کاری کی کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟

جواب: جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔